﴿ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ﴾ ﴿...اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ﴾ (آل عمران:74) ﴿...عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا ﴾ (بنی اسرائیل:80)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ: حافظ محمد ظفر اللہ عاجزؔ

جلد 26 | جمعۃ المبارک 15/مارچ 2019ء | 07رجب 1440 ہجری قمری ☆ 15/امان 1398 ہجری شمسی | شمارہ 11

ارشاد نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم

حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

’’جو شخص صدق نیت سے شہادت کی تمنا کرے اللہ تعالیٰ اُسے شہداء کے زُمرہ میں شامل کرے گا خواہ اس کی وفات بستر پر ہی کیوں نہ ہو‘‘۔

(صحیح مسلم کتاب الامارۃ باب استحباب طلب الشھادۃ)

کلام امام الزّماں علیہ الصلوٰۃ والسلام

’’مرتبہ شہادت سے وہ مرتبہ مراد ہے جبکہ انسان اپنی قوّت ایمان سے اِس قدر اپنے خُدا اور روزِ جزا پر یقین کر لیتا ہے کہ گویا خدا تعالیٰ کو اپنی آنکھ سے دیکھنے لگتا ہے۔ تب اس یقین کی برکت سے اعمال صالحہ کی مرارت اور تلخی دُور ہو جاتی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی ہر ایک قضاء و قدر بباعث موافقت کے شہد کی طرح دِل میں نازل ہوتی اور تمام صحنِ سینہ کو حلاوت سے بھر دیتی ہے۔ اور ہر ایک ایلام انعام کے رنگ میں دکھائی دیتا ہے۔ سو شہید اُس شخص کو کہا جاتا ہے جو قُوّتِ ایمانی کی وجہ سے خدا تعالیٰ کا مشاہدہ کرتا ہو۔ اور اُس کے تلخ قضاء و قدر سے شہد شیرین کی طرح لذّت اٹھاتا ہے۔ اور اِسی معنے کی رو سے شہید کہلاتا ہے۔ اور یہ مرتبہ کامل مومن کے لیے بطور نشان کے ہے۔ ... شہید کا کمال یہ ہے کہ مصیبتوں اور دکھوں اور ابتلاؤں کے وقت میں ایسی قُوّتِ اخلاقی اور ثابت قدمی دکھلاوے کہ جو خارق عادت ہونے کی وجہ سے بطور نشان ہو جائے۔‘‘

(ضمیمہ تریاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 420-421 و 516)

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مصروفیات

*... مورخہ 25 فروری تا 07 مارچ 2019ء کے دوران حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی گوناگوں مصروفیات کے علاوہ دیگر امور کی ایک جھلک ہدیۂ قارئین ہے:

*... **25/فروری بروز سوموار:** حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج ایک دفتری ملاقات کے بعد اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں ہونے والی نئی تعمیرات کے معائنہ کی غرض سے سفر اختیار فرمایا۔ حضورِ انور نے نماز ظہر وعصر اسلام آباد میں ادا کیں اور پھر لندن واپسی ہوئی۔

*... **یکم مارچ بروز جمعۃ المبارک:** حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد بیت الفتوح مورڈن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو ایم ٹی اے کے مواصلاتی رابطوں نیز یو ٹیوب اور دیگر میڈیا پلیٹ فارمز کے ذریعہ ساری دنیا میں سنا اور دیکھا گیا۔ حضور انور نے اپنے خطبہ جمعہ میں اطاعت اور اخلاص و وفا کے پیکر چند بدری صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی سیرتِ مبارکہ کا دلنشین تذکرہ فرمایا۔

(اس خطبہ جمعہ کا خلاصہ اسی شمارہ میں ملاحظہ کیجیے)

دنیا بھر کے مختلف علاقوں میں مختلف قوموں سے تعلق رکھنے والے احباب کے استفادہ کے لئے امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات جمعہ و خطابات کا باقاعدگی کے ساتھ اردو کے علاوہ سات زبانوں میں رواں ترجمہ ایم ٹی اے پر براہِ راست نشر کیا جاتا ہے۔ ان زبانوں میں عربی، انگریزی، بنگلہ، جرمن، فرنچ، سواحیلی اور انڈونیشین شامل ہیں۔ جبکہ ایم ٹی اے افریقہ پر الگ سے انگریزی کے افریقی لہجہ (accent) میں بھی ترجمہ نشر کیا جاتا ہے۔

☆... آج 5 بجے مجلس خدام الاحمدیہ یو کے

باقی صفحہ نمبر 9 پر

اطاعت اور اخلاص و وفا کے پیکر بعض بدری اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ مبارکہ کا دلنشین تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ یکم/مارچ 2019ء بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، یو کے

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الفتوح مورڈن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی وژن احمدیہ کے توسّط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔ خطبہ جمعہ میں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے چند بدری اصحابؓ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم کی سیرتِ مبارکہ کا تذکرہ فرمایا۔ جمعہ کی اذان دینے کی سعادت محترم ضیاء الحق سیٹھی صاحب کے حصہ میں آئی۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور نے حضرت خَوۡلِیۡ بِنۡ اَبِیۡ خَوۡلِیۡ ؓ کی سیرت مبارکہ کا تذکرہ فرمایا۔ حضرت خولیؓ غزوۂ بدر اور احد اور تمام غزوات میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک رہے۔ ایک قول کے مطابق غزوۂ بدر میں حضرت خولیؓ اور آپؓ کے دو بھائی حضرت ہلال بن ابی خولیؓ اور حضرت عبد اللہ بن ابی خولیؓ بھی شامل تھے۔ حضرت خولیؓ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ خلافت میں وفات پائی۔ ان کے بعد حضورِ انور نے حضرت رَافِع بِن الۡمُعَلّٰیؓ کی سیرت مبارکہ کا تذکرہ فرمایا۔ آپؓ کا تعلق قبیلہ خزرج کی شاخ بنو حبیب سے تھا۔ آپ کی والدہ کا نام ادام بنت عوف تھا۔ آپؓ غزوۂ بدر میں شہید ہوئے۔

ان کے بعد حضورِ انور نے حضرت ذُو الشِّمَالَیۡنِ عُمَیۡر بن عَبۡدِ عَمۡرو ؓ کی سیرت مبارکہ کا تذکرہ فرمایا۔ آپ کی کنیت ابو محمد تھی۔ آپؓ کو ذوالشمالین کہا جاتا تھا کیونکہ آپؓ بائیں ہاتھ سے زیادہ کام لیتے تھے۔ دوسری روایت میں یہ ہے کہ آپؓ اپنے دونوں ہاتھوں سے کام کر لیتے تھے اس لئے آپؓ کو ذُو الۡیَدَیۡنِ بھی کہتے تھے۔ آپؓ کا تعلق قبیلہ بنو خزاعہ سے تھا۔ آپؓ تیس سال سے زائد عمر میں غزوۂ بدر میں شہید ہوئے۔ آپؓ کو اسامہ جشمی نے شہید کیا تھا۔ ان کے بعد حضورِ انور نے حضرت رافع بن یزیدؓ کی سیرت مبارکہ کا تذکرہ فرمایا۔ آپؓ کا تعلق انصار کے قبیلہ اوس کی شاخ بنو زعوراء بن عبد الاشھل سے تھا۔ آپؓ کی والدہ عقرب بنت معاذ مشہور صحابی حضرت سعد بن معاذؓ کی بہن تھیں۔ آپؓ غزوۂ بدر و احد میں شریک ہوئے اور غزوۂ احد میں شہید ہوئے۔

ان کے بعد حضرت ذَکۡوَان بِن عَبۡدِ قَیۡس ؓ کی سیرتِ مبارکہ کا تذکرہ ہوا۔ آپؓ کی کنیت ابو السبع تھی۔ آپؓ کا تعلق انصار کے قبیلہ خزرج کی شاخ بنو زُرَیۡق سے تھا۔ آپؓ بیعت عقبہ اولیٰ اور ثانیہ میں بھی شریک رہے۔ آپؓ کی ایک نمایاں بات یہ ہے کہ آپؓ مدینہ سے ہجرت کر کے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مکہ گئے۔ آپؓ کو انصاری مہاجر کہا جاتا تھا۔ آپؓ غزوۂ بدر اور احد میں شریک تھے اور غزوۂ احد میں شہادت کا رتبہ پایا۔ آپؓ کو ابو حکم بن اخنس نے شہید کیا تھا۔

ایک روایت کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احد کے موقع پر فرمایا کہ جو کوئی ایسے شخص کو دیکھنا چاہتا ہے جو کل جنت کے سبزے پر چل رہا ہو گا تو اس شخص کی طرف دیکھ لے۔ آپؐ کی مراد حضرت ذکوانؓ سے تھی۔ آپؓ نے جنگ احد میں شہادت کا رتبہ پایا۔ حضورِ انور نے حضرت ذکوانؓ کی شہادت کا واقعہ بھی بیان فرمایا۔

ان کے بعد حضورِ انور نے حضرت خُوَاتُ بۡنُ جُبَیۡر انصاری کی سیرت مبارکہ کا تذکرہ فرمایا۔ آپؓ کنیت ابو عبد اللہ اور ابو صالح بھی تھی۔ حضرت خواتؓ کا تعلق بنو ثعلبہ سے تھا اور حضرت خوات بن جبیر حضرت عبد اللہ بن جبیر کے بھائی تھے جنہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ احد میں درّے کی حفاظت کے لئے پچاس تیر اندازوں کے ساتھ مقرر فرمایا تھا۔ حضرت خواتؓ درمیانے قد کے تھے۔ آپؓ نے چالیس ہجری میں 74 برس کی عمر میں مدینہ میں وفات پائی۔ ایک روایت کے مطابق وفات کے وقت آپؓ کی عمر 94 سال تھی۔ آپؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ بدر کے لئے روانہ ہوئے لیکن راستے میں ایک پتھر کی نوک لگنے سے زخمی ہو گئے اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپؓ کو واپس مدینہ بھجوا دیا۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو غزوۂ بدر کے مالِ غنیمت اور اجر میں شامل فرمایا۔ گویا آپؓ ان لوگوں کی طرح ہی تھے

باقی صفحہ نمبر 2 پر

اس شمارہ میں:

☆... جذباتِ ظفرؔ (نظم) (02) ☆... **کیا دنیا کے امن کی بنیاد عیسائیت پر رکھی جا سکتی ہے؟** (03) ☆... خطبہ نکاح فرمودہ **حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز** (04) ☆... رپورٹ: جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل گھانا کے ورزشی پروگرامز (4) ☆... خطبہ جمعہ **حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز** فرمودہ 22/فروری 2019ء (05) ☆... الفت و مودّت۔ عائلی زندگی کا جزوِ لَا یَنۡفَکّ (10) ☆ جماعتِ احمدیہ گھانا کے 87ویں جلسہ سالانہ کا کامیاب انعقاد (13) ☆... **حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز** کا دورۂ امریکہ (15) تعارف کتاب۔ نورِ ہدایت (21) ☆... الفضل ڈائجسٹ (22) ☆... جلسہ سالانہ برطانیہ کے دوسرے روز **حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز** کا خطاب (24)

جو غزوۂ بدر میں شامل ہوئے۔ آپؓ غزوۂ احد، خندق اور دیگر تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے۔

حضورِ انور نے ایک واقعہ بھی بیان فرمایا جس میں نبی کریم ﷺ کے اسوہ سے اپنے صحابہ کی تربیت کرنے کا نہایت عمدہ اور بے مثال طریق سامنے آتا ہے۔ نیز یہ سمجھ میں آتا ہے کہ امامِ وقت سے کوئی بات نہیں چھپانی چاہیے نیز یہ کہ بلاوجہ لوگوں کی مجلس میں بیٹھ کر ان کی باتیں سننا غلط چیز ہے۔

حضرت خواتؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں بیمار ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میری عیادت فرمائی۔ جب میں شفایاب ہو گیا تو آپؐ نے فرمایا۔ اے خوات! تمہارا جسم تندرست ہو گیا ہے پس جو تم نے اللہ سے وعدہ کیا ہے وہ پورا کرو۔ میں نے عرض کیا میں نے اللہ سے کوئی وعدہ نہیں کیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ کوئی بھی مریض ایسا نہیں کہ جب وہ بیمار ہوتا ہے تو کوئی نذر نہیں مانتا یا نیت نہیں کرتا۔ ضرور کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے تندرست کر دے تو میں یہ کروں گا وہ کروں گا۔ پس اللہ سے کیا ہوا وعدہ وفا کرو جو بھی تم نے بات کہی ہے اسے پورا کرو۔ حضورِ انور نے فرمایا پس یہ ایسی بات ہے جو ہم سب کے لئے قابل غور اور قابل توجہ ہے۔

آپؓ غزوۂ خندق کے موقع پر بنو قریظہ کے عہد شکنی کرنے پر ان کی طرف بھجوائے جانے والے ایک وفد کا بھی حصہ تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خواتؓ کو اپنے گھوڑے پر بنو قریظہ کی طرف روانہ فرمایا اور اس گھوڑے کا نام جناح تھا۔

ان کے بعد حضورِ انور نے حضرت رَبِیْعَہ بن اَکْثَمؓ کی سیرت کا ذکر فرمایا۔ آپؓ کی کنیت ابو یزید تھی۔ آپؓ چھوٹے قد اور موٹے جسم کے مالک تھے۔ آپؓ کا تعلق قبیلہ اسد بن خزیمہ سے تھا۔ آپؓ نے غزوۂ بدر کے علاوہ غزوۂ احد، غزوۂ خندق، صلح حدیبیہ اور غزوۂ خیبر میں بھی شرکت کی اور غزوۂ خیبر میں ہی شہادت کا رتبہ بھی پایا۔ آپ کو حارث نامی یہودی نے نطاۃ کے مقام پر شہید کیا۔ نطاۃ خیبر میں موجود ایک قلعہ کا نام ہے۔ شہادت کے وقت آپؓ کی عمر 37 سال تھی۔

ان کے بعد حضورِ انور نے حضرت رِفَاعَہ بِن عَمْرو الْجُھَنِیؓ، حضرت زَیْد بِن وَدِیْعَہؓ، حضرت رِبْعِی بِن رَافِع اَنْصَارِی اور حضرت زَیْد بِن مُزَیْنؓ، کا ذکر فرمایا۔ بعد ازاں حضرت عِیَاض بِن زُھَیْرؓ کی سیرت مبارکہ کا تذکرہ فرمایا۔ آپؓ کی کنیت ابو سعد تھی۔ آپؓ کا تعلق فِہر قبیلہ سے تھا۔ آپؓ حبشہ کی طرف دوسری ہجرت میں شامل ہوئے۔ وہاں سے واپس آکر مدینہ ہجرت کی۔ آپؓ نے غزوۂ بدر، غزوۂ احد اور خندق سمیت تمام غزوات میں شرکت کی۔ حضرت عثمانؓ کے زمانہ خلافت میں تیس ہجری میں مدینہ میں آپؓ نے وفات پائی اور ایک روایت میں ہے کہ آپؓ کی وفات شام میں ہوئی۔

ان کے بعد حضورِ انور نے حضرت رِفَاعَہ بن عَمْرو اَنْصَارِیؓ اور حضرت زِیَاد بِن عَمْروؓ کی سیرت مبارکہ کا تذکرہ فرمایا۔

ان کے بعد حضرت سَالِم بِن عُمَیْر بِن ثابتؓ کا ذکر آیا۔ آپؓ بیعت عقبہ میں شامل ہوئے نیز غزوۂ بدر اور احد اور خندق اور تمام غزوات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ غزوۂ تبوک کے موقع پر جو غریب اصحاب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور وہ غزوۂ تبوک کے لئے جانا چاہتے تھے اور سواری نہ ہونے کی وجہ سے روتے تھے، حضرت سالمؓ بھی ان اصحاب میں شامل تھے۔

اس ضمن میں ایک آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا کہ یہ اصحابؓ سواری نہیں، صرف پاؤں میں پہننے کے لیے جوتیوں کے جوڑے طلب کر رہے تھے تا کہ بھاگتے ہوئے اپنے بھائیوں کے ساتھ اس جنگ میں شریک ہونے کے لئے پہنچ جائیں۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ ان کی غربت کا یہ حال تھا لیکن ان کا جذبۂ ایمانی قابلِ دید تھا۔ حضرت سالم بن عمیرؓ حضرت معاویہؓ کے زمانہ تک زندہ رہے۔

ان کے بعد حضورِ انور نے حضرت سُرَاقَہ بِن کَعْبؓ کی سیرتِ مبارکہ کا تذکرہ فرمایا۔ آپؓ غزوۂ بدر اور احد اور خندق سمیت تمام غزوات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے۔ آپؓ حضرت معاویہؓ کے زمانے میں فوت ہوئے اور کلبی کی روایت کے مطابق جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔

ان کے بعد حضرت سَائِب بِن مَظْعُوْنؓ۔ کی سیرت مبارکہ کا تذکرہ ہوا۔ آپؓ حضرت عثمان بن مظعونؓ کے سگے بھائی تھے۔ آپؓ حبشہ کی طرف ہجرت کرنے والے اولین مہاجروں میں سے تھے۔ حضرت سائبؓ کو غزوۂ بدر میں شامل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔ ایک روایت کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ بواط کے لئے روانگی کے وقت حضرت سائب بن مظعونؓ کو اپنے پیچھے امیر مقرر فرمایا۔ آپؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تجارت کرنے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔ چنانچہ سنن ابی داؤد کی روایت ہے کہ حضرت سائبؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو صحابہ نے آپؐ کے سامنے میرا ذکر اور تعریف کرنی شروع کر دی۔ اس پر آپؐ نے فرمایا میں اسے تم سے زیادہ جانتا ہوں۔ میں نے عرض کیا۔ صَدَقْتَ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ کُنْتَ شَرِیْکِیْ فَنِعْمَ الشَّرِیْكُ۔ كُنْتَ لَا تُدَارِیْ وَلَا تُمَارِیْ۔ کہ میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں! آپؐ نے سچ فرمایا۔ آپؐ تجارت میں میرے شریک تھے اور کیا ہی بہترین شراکت دار تھے۔ آپؐ نہ ہی مخالفت کرتے اور نہ ہی جھگڑا کرتے تھے۔

ان کے بعد حضورِ انور نے حضرت عَاصِم بِن قَیْسؓ اور پھر حضرت طُفَیْل بن مَالِك بن خَنْسَاءؓ۔ کی سیرت مبارکہ کا تذکرہ فرمایا۔ بعد ازاں حضرت طُفَیْل بن نُعْمَانؓ کی سیرت مبارکہ کا ذکر فرمایا۔ آپؓ بیعت عقبہ اور غزوۂ بدر میں شامل ہوئے۔ آپؓ نے غزوۂ احد میں بھی شرکت کی اور اس روز آپؓ کو تیرہ زخم آئے تھے۔ آپؓ غزوۂ خندق میں بھی شامل ہوئے اور اسی غزوہ میں شہادت کا رتبہ بھی حاصل کیا۔ وحشی بن حرب نے آپؓ کو شہید کیا تھا۔ بعد میں وحشی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آیا تھا۔ وحشی کہا کرتا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت حمزہؓ کو اور حضرت طفیل بن نعمانؓ کو میرے ہاتھوں سے عزت بخشی لیکن مجھے ان کے ہاتھوں سے ذلیل نہیں کیا یعنی میں کفر کی حالت میں قتل نہیں کیا گیا۔

ان کے بعد حضورِ انور نے حضرت ضَحَاك بِن عَبْدِ عَمْروؓ اور حضرت ضَحَاك بن حَارِثَہؓ کی سیرت مبارکہ کا تذکرہ فرمایا۔

اگلے صحابی جن کی سیرت مبارکہ کا تذکرہ حضورِ انور نے فرمایا حضرت خَلَّاد بن سُوَیْدؓ تھے۔ آپؓ نے غزوۂ بدر اور احد اور خندق میں شرکت کی۔ غزوۂ بنو قریظہ میں ایک یہودی عورت بُنانہ نے اوپر سے آپؓ پر بھاری پتھر پھینکا جس سے آپؓ کا سر پھٹ گیا اور آپؓ شہید ہو گئے۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خلّاد کے لئے دو شہیدوں کے برابر اجر ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد میں اس عورت کو بھی بطور قصاص قتل کروا دیا تھا۔

جذباتِ ظفرؔ

خدا کی رَہ میں ذلیل ہونا اور اس کی رَہ میں فقیر ہونا

یہی تو عزت ہے عاشقوں کی یہی ہے ان کا امیر ہونا

وزیر بننے کی مجھ کو خواہش نہ چاہتا ہوں سفیر ہونا

مجھے تو بھاتا ہے میرے پیارے ترے ہی در کا فقیر ہونا

مِری فقیری مجھے امیری ، مِری گدائی ہے مجھ کو شاہی

رہے تمہیں منعمو مبارک! امیر ہونا کبیر ہونا

عزیز ہوں گر نگہ میں تیری تو مجھ کو منظور ہے خوشی سے

بچشمِ دنیائے بے حقیقت ذلیل ہونا حقیر ہونا

مَیں دینِ احمدؐ پہ جان و دل سے کروں گا قربان ذرّہ ذرّہ

مگر یہ ہے شرط میرے پیارے کہ تو بھی میرا نصیر ہونا

کبھی بشارت وصال کی دی کبھی مجھے ہجر سے ڈرایا

سمجھ میں آیا ہے اس طرح بھی ترا بشیر و نذیر ہونا

مزا تو جب ہے حضورِ انور کہ دل ہمارا بھی ہو منوّر

اگرچہ ہے ہر طرح مسلّم تِرا سراجِ منیر ہونا

کٹھن ہے عشق و وفا کی منزل تڑپ رہے ہیں ہزار ہا دل

قسم تجھے تیری حُسنِ کامل ذرا مرے دستگیر ہونا

اگر نہیں آتشِ محبت تو خاک ہے زندگی کی لذّت

عجیب نعمت ہے اس جہاں میں ظفرؔ کسی کا اسیر ہونا

(مولانا ظفر محمد ظفرؔ)

حضورِ انور نے فرمایا کہ اگلے صحابی ہیں حضرت اَوْس بن خَوْلِی انصاریؓ۔ ان کی کنیت ابو لیلیٰ تھی۔ ان کا تعلق انصار کے قبیلہ خزرج کی شاخ بنو سالم بن غنم بن عوف سے تھا۔ آپؓ کی والدہ کا نام جمیلہ بنت اُبَی تھا جو عبد اللہ بن اُبَی بن سلول کی بہن تھیں۔ آپؓ غزوۂ بدر، احد اور خندق سمیت تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے۔ حضرت اوس بن خولی کا شمار 'کاملین' میں ہوتا تھا۔ جاہلیت اور ابتدائے اسلام میں 'کامل' اس شخص کو کہا جاتا تھا جو عربی لکھنا جانتا ہو، تیر اندازی کرنا اچھی طرح جانتا ہو اور تیراکی جانتا ہو۔ آپؓ کی وفات حضرت عثمانؓ کے دور خلافت میں مدینہ میں ہوئی۔

حضورِ انور نے حدیبیہ کے موقعہ پر حضرت ناجیہ بن اعجمؓ سے مروی آنحضرت ﷺ کا ایک ایمان افروز معجزہ بیان فرمایا کہ کس طرح آپؐ کی برکت سے ایک خشک کنواں دیکھتے ہی دیکھتے پانی سے لبریز ہو گیا۔ اس واقعہ سے مومنین کے ایمان میں مزید اضافہ ہوا لیکن منافقین اس عظیم الشان معجزہ سے کوئی فائدہ نہ اٹھا سکے۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو حضرت اوس بن خولیؓ نے حضرت علی بن ابی طالبؓ سے کہا کہ میں آپؓ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ ہمیں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شریک کر لیں چنانچہ حضرت علیؓ نے آپ کو اجازت دی۔

ایک اور روایت کے مطابق جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اور آپؐ کو غسل دینے کا ارادہ کیا گیا تو انصار کی خواہش پر ان کے نمائندہ کے طور پر تو حضرت اوس بن خولیؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل اور تدفین میں شریک رہے۔

حضرت اوس بن خولیؓ سے مروی ہے کہ آپؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؐ نے فرمایا اے اوسؓ! جو اللہ تعالیٰ کے لئے عاجزی اور انکساری اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے درجات بڑھاتا ہے اور جو تکبر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو ذلیل کرتا ہے۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ یہ بہت ضروری سبق ہے جو ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے۔

اللہ تعالیٰ ان سب بزرگ صحابہ کے درجات بلند فرماتا چلا جائے۔

☆...☆...☆

حضرت مصلح موعودؓ کا معرکۃ الآراء لیکچر

کیا دنیا کے امن کی بنیاد عیسائیت پر رکھی جا سکتی ہے؟

(فرمودہ 15 فروری 1920ء بمقام بریڈ لاہال لاہور)

قسط نمبر 3

تیسری بات جو مسیحیت نے بیان کی ہے وہ یہ ہے کہ ’’شریر کا مقابلہ نہ کرنا‘‘ (متی 5/39) یہ تعلیم ایسی ہے کہ بعض موقعوں کے لیے تو اچھی ہے اور بعض کے لیے بُری۔ اگرچہ یہ شرط مسیحیت نے نہیں لگائی بلکہ اسلام نے لگائی ہے کہ ایسے موقع پر مقابلہ نہیں کرنا چاہیے جہاں اصلاح مدنظر ہو۔ پھر ایک اَور بات جو بہت باریک ہے اس کو مسیحیت نے معلوم نہیں کیا بلکہ اسلام نے کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ بد کا مقابلہ اور بدی کا مقابلہ، ظلم کا مقابلہ اور ظالم کا مقابلہ یہ دونوں علیحدہ علیحدہ باتیں ہیں اور ان میں بہت بڑا فرق ہے اور قرآن نے ان میں امتیاز قائم کیا ہے۔ چنانچہ قرآن جہاں یہ کہتا ہے کہ ظالم کو معاف کر دینا چاہیے اگر اصلاح مدنظر ہو وہاں یہ بھی کہتا ہے کہ ظلم کو کبھی معاف نہیں کرنا چاہیے۔ اسی طرح جہاں یہ کہتا ہے کہ بد کو معاف کر دینا چاہیے بشرطیکہ بُرا نتیجہ نہ نکلتا ہو وہاں یہ بھی کہتا ہے کہ بدی کو مت پھیلنے دو۔ اور یہ ایسا فرق ہے کہ جس کو وہی سمجھ سکتا ہے جو علم النفس سے خوب واقف ہو۔ چنانچہ قرآن کریم میں آتا ہے وَ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ النَّہَارِ وَ زُلَفًا مِّنَ الَّیۡلِ۔ اِنَّ الۡحَسَنٰتِ یُذۡہِبۡنَ السَّیِّاٰتِ (ھود:115) خدا تعالیٰ فرماتا ہے مومن وہ ہوتے ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں اور بدی کو نیک ذرائع سے مٹاتے ہیں۔ یہ وہ تعلیم ہے جو اسلام کو تمام دنیا کے مذاہب سے ممتاز کرتی ہے۔ ہر ایک مومن کو خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ امن قائم کرنے کے لیے تمہارا یہ کام ہے کہ بدی کو مٹاؤ۔ ہم ظالم کے متعلق تو تمہیں یہ کہتے ہیں کہ کبھی اسے معاف کر دو اور کبھی سزا دو اسی طرح شریر کے متعلق کہتے ہیں کہ کبھی اسے معاف کر دو اور کبھی سزا دو مگر یہ حکم ہر وقت اور ہر موقع کے لیے ہے جہاں ظلم اور شرارت کو پاؤ، جہاں چوری، ڈاکا، زنا پھیلا ہوا دیکھو اس کو دور کرو۔ یہ تعلیم اَور کسی مذہب میں نہیں پائی جاتی۔ یہاں خدا تعالیٰ نے ایک اور بات بیان فرمائی ہے اور وہ یہ کہ ہوسکتا تھا کہ بدی اور شرارت کو مٹانے کے لیے خود ایسے طریق سے مقابلہ کیا جاتا کہ وہ مقابلہ بدی ہو جاتا۔ مثلاً ایک شخص چوری کرنے سے باز نہیں آتا تو اس کے گھر میں نقب لگائی جاتی۔ اس کے متعلق خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسا نہیں ہونا چاہیے بلکہ بدی کو نیکی سے مٹانا چاہیے یعنی بدی کے مقابلہ میں بدی کرنے کی اجازت نہیں دی گئی بلکہ نیک ذرائع سے اس کو دور کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

(4) چوتھی بات مسیحیت کی یہ ہے کہ اپنے دشمنوں سے محبت رکھو اور اپنے ستانے والوں کے لیے دعا مانگو (متی 5/44) ایک حد تک یہ تعلیم اچھی ہے گو الفاظ واضح نہیں ہیں مگر قرآن اس سے اعلیٰ تعلیم دیتا ہے اور کہتا ہے کہ تمہیں ہر ایک کا خیر خواہ ہونا چاہیے۔ اس میں اور عیسائیت کی تعلیم میں ایک تو یہ فرق ہے کہ مومن کی نظر قرآن نے بہت وسیع کر دی ہے اور اس کے حلقۂ ہمدردی اور خیر خواہی میں ان کو بھی شامل کر دیا ہے جس کو وہ نہیں جانتا۔ دشمن گو اس کا دشمن ہی ہوتا ہے تاہم وہ اس کو جانتا تو ہے مگر اسلام کہتا ہے کہ جس کو تم نہیں جانتے اس سے بھی محبت کرو۔ چنانچہ فرماتا ہے کُنۡتُمۡ خَیۡرَ اُمَّۃٍ اُخۡرِجَتۡ لِلنَّاسِ تَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَ تَنۡہَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡکَرِ وَ تُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰہِ (آل عمران :111) اے مسلمانو! تم سب سے اعلیٰ درجہ کی قوم ہو کیونکہ تمہارے پیدا کرنے کی غرض ہی یہ ہے کہ ساری دنیا کو فائدہ پہنچاؤ۔ ورنہ تم اس لیے اعلیٰ قوم نہیں ہو کہ تمہارا نام مسلمان ہے یا اس لیے نہیں ہو کہ تم ظاہری طور پر قرآن پڑھتے ہو یا اس لیے نہیں ہو کہ نمازیں پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے ہو یا اس لیے نہیں کہ حج کرتے ہو بلکہ اس لیے ہو کہ تمہارے پیدا کرنے کی غرض یہ ہے کہ تم لوگوں کو فائدہ پہنچاؤ اور ساری دنیا میں گھوم گھوم کر اچھی باتیں بتاؤ۔

پس اسلام یہی نہیں کہتا کہ تم دشمن سے پیار کرو بلکہ یہ کہتا ہے کہ ایک اجنبی سے بھی ہمدردی کرو۔ اس لیے فرمایا تمہارا یہ فرض ہے کہ جہاں لوگوں کو بدی اور ظلمت میں مبتلا دیکھو وہاں تم پہنچو اور لوگوں کو اس سے بچاؤ۔

(5) پانچویں بات عیسائیت یہ بتاتی ہے کہ خیرات چھپا کر کرو۔ چنانچہ انجیل کہتی ہے کہ ’’جب تو خیرات کرے تو جو تیرا داہنا ہاتھ کرتا ہے اسے تیرا بایاں ہاتھ نہ جانے تا کہ تیری خیرات پوشیدہ رہے‘‘ (متی 3-4/5) یہ اچھی بات ہے کیونکہ بعض اوقات خیرات کے جتانے سے بڑے بڑے فساد پیدا ہو جاتے ہیں لیکن قرآن کریم نے اس بارہ میں جو تعلیم دی ہے وہ بہت اعلیٰ ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے اَلَّذِیۡنَ یُنۡفِقُوۡنَ اَمۡوَالَہُمۡ بِالَّیۡلِ وَ النَّہَارِ سِرًّا وَّ عَلَانِیَۃً فَلَہُمۡ اَجۡرُہُمۡ عِنۡدَ رَبِّہِمۡ ۚ وَ لَا خَوۡفٌ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا ہُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ (البقرہ:275) کہ مومن وہ ہوتے ہیں جو اپنے اموال کو رات اور دن کو چھپا کر اور ظاہر کر کے خدا کے لیے خرچ کرتے ہیں ان کو اپنے رب کی طرف سے بہت بڑا اجر ملتا ہے اور انہیں خوف اور حزن نہیں ہوتا۔

اب دیکھو انجیل تو یہ کہتی ہے کہ پوشیدہ خرچ کرو ظاہر نہ کرو مگر یہ کامل تعلیم نہیں ہوسکتی کیونکہ پوشیدہ خرچ کرنے کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ خرچ کرنے والا دوسروں کے لیے نمونہ نہیں بن سکتا اور عام لوگ نمونہ کو دیکھ کر بہت سے کام کرنے پر آمادہ ہو جایا کرتے ہیں۔ تو پوشیدہ طور پر خدا کی راہ میں دینا اچھا ہے مگر کسی وقت ظاہر طور پر دینا بھی اچھا ہوتا ہے کیونکہ اس سے دوسروں کو بھی تحریک ہوتی ہے۔ پس انجیل کی یہ تعلیم اچھی ہے مگر اس میں ایک پہلو کو لے لیا گیا ہے اور دوسرے پہلو کو چھوڑ دیا گیا ہے۔ اس لیے قرآن نے اس بارے میں جو تعلیم دی ہے وہ بہت اعلیٰ ہے اور اس میں دونوں پہلوؤں کو لیا گیا ہے۔ پھر ظاہر طور پر خیرات دینے میں جو خطرہ تھا کہ دینے والا لینے والوں پر احسان جتلائے گا یا اس میں عُجب پیدا ہو گا یا لوگوں پر اس کا ناجائز رعب بیٹھے گا اس کے متعلق فرمایا یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تُبۡطِلُوۡا صَدَقٰتِکُمۡ بِالۡمَنِّ وَ الۡاَذٰی ۙ کَالَّذِیۡ یُنۡفِقُ مَالَہٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَ لَا یُؤۡمِنُ بِاللّٰہِ وَ الۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ (البقرۃ :265) اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو احسان جتا کر اور دکھ دے کر اپنے صدقات کو باطل نہ کرو۔ کسی مسلمان کے لیے یہ جائز نہیں کہ ان لوگوں کی طرح اپنے مال کو خرچ کرے جو لوگوں کو دکھانے کے لیے کرتے ہیں اور اللہ اور یوم آخرت پر ایمان نہیں رکھتے کیونکہ تم جو کچھ خدا کی راہ میں دیتے ہو وہ مفت ہی نہیں دیتے بلکہ اجر پانے کے لیے دیتے ہو اور امید رکھتے ہو کہ خدا کی طرف سے تمہیں اس کا بدلہ ملے گا۔ پس جب یہ بات ہے تو پھر تمہارا کیا حق ہے کہ کسی پر احسان جتلاؤ۔ اگر تم ایسا کرو گے تو پھر ہم تمہیں اس کا کوئی بدلہ نہیں دیں گے۔ اس طرح اسلام نے ان نقائص کو دور کر دیا جو ظاہری طور پر خیرات کرنے سے پیدا ہو سکتے تھے۔

(6) پھر انجیل تو صرف یہ کہتی ہے کہ خیرات دو مگر قرآن اس سے اعلیٰ تعلیم دیتا ہے اور بتاتا ہے کہ کس طرح دو، کب دو اور کہاں دو۔ چنانچہ فرماتا ہے وَ اٰتَی الۡمَالَ عَلٰی حُبِّہٖ (البقرۃ:178) پھر اس چھوٹے سے فقرہ میں تین مضمون بیان کر دیے گئے ہیں۔ اول یہ کہ مومن کس لیے مال خرچ کرتے ہیں اس لیے کہ خدا کو پیارے ہو جائیں یعنی وہ لوگوں پر اپنا مال اس لیے خرچ نہیں کرتے کہ لوگ ان کی تعریف کریں بلکہ اس لیے کرتے ہیں کہ خدا ان پر خوش ہو جائے۔ دوم یہ کہ مومن مال دیتا ہے دین کی خاطر یعنی خدا کی راہ میں مال دینے سے اس کو محبت ہو جاتی ہے۔ اس کو صدقہ خیرات دینا بوجھ معلوم نہیں ہوتا بلکہ اس سے اسے اسی طرح خوشی ہوتی ہے جس طرح عمدہ کھانا کھانے، اچھے کپڑے پہننے اور سیر کرنے سے ہوتی ہے۔ پس مومن وہ ہوتا ہے جس کو صدقہ دینے سے خوشی ہوتی ہے۔ وہ یہ نہیں سمجھتا کہ میں نے فلاں کو جو مال دیا ہے تو اس پر احسان کیا ہے بلکہ یہ خیال کرتا ہے کہ اس کا مجھ پر احسان ہے کہ اس نے مجھ سے لے لیا ہے۔ سوم اس میں اس مضمون کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ مومن وہ ہوتا ہے جو خدا کی راہ میں مال دے مال کی محبت کے ہوتے ہوئے۔ یعنی ایسا مال نہ دے کہ جس کی اسے ضرورت نہ ہو اور جس سے وہ محبت نہ رکھتا ہو بلکہ وہ مال دے جس سے اسے محبت ہو۔ اگر کوئی پھٹے پرانے کپڑے یا ٹوٹی ہوئی جوتی دے تو وہ کیا صدقہ ہوا۔ ان کو اس نے پھینک ہی دینا تھا۔ صدقہ اصل میں اسی مال کا ہوتا ہے جس کی انسان کو خود ضرورت ہو اور اسے خدا کے رستہ میں دے۔ پھر بتایا کیا صدقہ دے۔ فرمایا مِمَّا رَزَقۡنٰہُمۡ عام مذاہب کہتے ہیں کہ مال کا صدقہ دو مگر قرآن کہتا ہے کہ جو چیز بھی انسان کو خدا کی طرف سے ملی ہو اسے خرچ کرے۔ مال و دولت، علم و ہنر، جرأت و بہادری، حوصلہ و جوانمردی، غرضیکہ جو کچھ اسے ملا ہے اسے بنی نوع انسان کے لیے لگا دے اور سمجھے کہ میں تو ایک ہرکارہ ہوں جس کو یہ چیزیں دوسروں کو پہنچانے کے لیے خدا نے دی ہیں۔

پھر اسلام نے دین میں یہ ایک خاص خصوصیت رکھی ہے کہ اپنے قریبیوں کو دے۔ اس میں یہ شرط نہیں لگائی گئی کہ غریب رشتہ داروں کو دے بلکہ سب کو دے۔ اس میں یہ بتایا ہے کہ صرف صدقہ و خیرات ہی نہیں دینا چاہیے بلکہ دوستوں کو ہدیہ دے اور یہ آپس میں محبت اور الفت بڑھانے کا اسلام نے ایسا طریق بتایا ہے کہ جو اور کسی مذہب نے نہیں بتایا۔

(7) پھر انجیل تو یہ کہتی ہے کہ ’’اپنے واسطے زمین پر مال جمع نہ کرو‘‘ (متی 6/19) بتاتی ہے کہ مالدار خدا کی بادشاہت میں داخل نہیں ہوسکتا (متی 19/23) مگر اسلام کہتا ہے کہ ہر ایک کے لیے یہ حکم نہیں ہے کہ وہ مال جمع نہ کرے کیونکہ اگر ہر ایک اس طرح کرے تو دنیا کی تمام ترقیاں رک جاتی ہیں۔ یہ ریلیں، تاریں، ڈاک خانے اور آسائش و آرام کے دوسرے سامان اسی وقت تک قائم رہ سکتے ہیں جب تک مال پاس ہو۔ لیکن اگر تمام کے تمام لوگ مال کو چھوڑ دیں تو نتیجہ یہ ہو کہ انسان دنیا کی اس تمدنی ترقی پر ہرگز نہ پہنچ سکتا جس پر اب پہنچا ہوا ہے حالانکہ خدا تعالیٰ نے یہ چیزیں پیدا ہی اس لیے کی ہیں کہ ان کے ذریعہ انسان ترقی کرے۔ خدا تعالیٰ نے بھی لوہا، سونا، عمدہ عمدہ غذائیں اور دوسری چیزیں کیوں پیدا کی ہیں؟ اس لیے کہ انسان ان سے فائدہ اٹھائے۔ لیکن اگر انسان ان کو چھوڑ دے تو معلوم ہوا کہ ان کو خدا نے الگ پیدا کیا ہے لیکن چونکہ خدا تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی کوئی چیز لغو نہیں ہے اس لیے معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ کا یہی منشا ہے کہ انسان ان چیزوں سے بھی تعلق رکھے اور فائدہ اٹھائے ورنہ اگر ان کو چھوڑ دے گا تو تباہ ہو جائے گا۔

دراصل اسلام نے لوگوں کے دو گروہ قرار دیے ہیں۔ ایک متوکل جو تقویٰ میں بڑھے ہوئے ہوتے ہیں اور جن کا فرض دین کو قائم کرنا ہوتا ہے ان کا کام مال جمع کرنا نہیں ہوتا۔ اور دوسرے وہ جن کا فرض ہے کہ مال و دولت سے کام لیں۔ ایک صوفی نے اس مسئلہ کو بہت عمدگی سے حل کیا ہے۔ اس سے کسی نے پوچھا زکوٰۃ کے متعلق کیا حکم ہے؟ اس نے کہا زکوٰۃ کے متعلق دو حکم ہیں۔ ایک میرے لیے اور وہ یہ کہ اگر میرے پاس چالیس روپے جمع ہوں تو میں سال کے بعد اکتالیس روپے زکوٰۃ دوں۔ اور ایک تیرے لیے کہ چالیس روپے پر سال کے بعد ایک روپیہ زکوٰۃ دے۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ تیرا کام دنیا کمانا ہے اس لیے تجھے چالیس روپے پر ایک روپیہ دینا چاہیے مگر میرا کام اور ہے۔ اگر میں دنیا کمانے لگ جاؤں تو ایک تو جو کچھ کماؤں وہ دے دوں اور اس پر سزا کے طور پر اور بھی دوں۔

تو اسلام نے یہ فرق رکھا ہے کہ ایک فریق تو کلیۃً دین کے کاموں میں لگا رہے اور دوسرا فریق دنیا کے کاروبار بھی کر لے۔ چنانچہ عام لوگوں کے متعلق فرمایا۔ وَ لَا تَجۡعَلۡ یَدَکَ مَغۡلُوۡلَۃً اِلٰی عُنُقِکَ وَ لَا تَبۡسُطۡہَا کُلَّ الۡبَسۡطِ فَتَقۡعُدَ مَلُوۡمًا مَّحۡسُوۡرًا (بنی اسرائیل : 30) کہ اے شخص! اگر تیرے پاس مال ہو تو تُو نہ تو ایسا کر کہ کوئی تیرے پاس مانگنے آئے اور تو نہ دے اور نہ اپنے ہاتھوں کو اس طرح کھلا چھوڑ کہ سب کچھ خرچ کر دے۔ یعنی نہ تو اسراف کر اور نہ بخیل بن۔ یہ دونوں باتیں تیرے لیے جائز نہیں ہیں۔ اس طرح اسلام نے ایک طرف تو نظام عالم کو قائم کر دیا اور تمدنی ترقی کا رستہ کھول دیا اور دوسری طرف صدقہ و خیرات اور ہدیہ کا حکم دے کر آپس میں اخوت کا تعلق پیدا کر دیا۔ اگر دنیا اسلام کی اس تعلیم پر عمل کرتی تو آج یہ بولشویک کا گروہ نہ پیدا ہوتا۔ لیکن اس پر عمل نہ کرنے کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ اب دو قسم کے لوگ پیدا ہو گئے ہیں۔ ایک تو وہ جنہوں نے مال جمع کر لیا اور دوسرے وہ جو غریب اور نادار ہو گئے۔ اس کے ماتحت یہ دو گروہ نکل آئے جن میں سے مالدار گروہ تو یہ کہتا ہے کہ سارا نفع ہم اٹھائیں اور اس کے مقابلہ میں مزدوری پیشہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ دنیا کا سب مال لوگوں کا ہے اس لیے سب خزانے حکومت کے قبضہ میں ہونے چاہئیں تا کہ وہ سب کو نفع پہنچائے اور ایک خاص گروہ سارا فائدہ نہ اٹھائے۔ ایسا کیوں ہوا؟ اسی لیے کہ اسلام کی اس تعلیم پر عمل نہ کیا گیا۔ اب جو بولشویک کہتے ہیں کہ ہم میں دنیا کے مال دار لوگوں کا مقابلہ کرنے کی طاقت نہیں ہے۔ ہم کہتے ہیں اسلام میں طاقت ہے اس کو قبول کرو اور پھر دیکھو مقابلہ ہوتا ہے یا نہیں۔ اب بولشویک کیوں لڑ رہے ہیں؟ اس لیے کہ وہ سمجھتے ہیں ساری دولت ایک خاص حلقہ میں محدود ہو گئی ہے اور باقی لوگ بھوکے مر رہے ہیں لیکن اگر اسلام کی تعلیم کے ماتحت امراء صدقہ و خیرات کرتے، زکوٰۃ دیتے تو وہ کیوں ایسا کرتے۔

(8) پھر انجیل کہتی ہے کہ تو بُری خواہش سے کسی عورت

پرنظرنہ ڈال (متی 5/28)اور بدنظری کرنے والے کے لیے سزا تجویز کی گئی ہے (متی 5/29) جس سے فتنہ اور شر کا سد باب ہوسکتا ہے۔ ہم کہتے ہیں یہ امن قائم کرنے کا ایک ذریعہ ہے مگر اسلام اس سے بڑھ کرتعلیم دیتا ہے۔اور وہ یہ کہ غیر مرد اور غیر عورت علیحدہ علیحدہ رہیں اور ایک دوسرے پر نظرہی نہ ڈالیں۔ دیکھو نظرِ بد تو تب بنتی ہے جب بار بار پڑتی ہے ورنہ پہلی نظر بد نہیں ہوتی۔ پہلی نظر ڈالنے والے کو کیا علم ہوتا ہے کہ جس پر اس کی نظر پڑنے لگی ہے وہ نک کٹی بدصورت عورت ہے یا خوبصورت۔ ہاں جب ایک دفعہ نظر ڈالنے کے بعد دوسری دفعہ ڈالتا ہے تو وہ بد ہوجاتی ہے۔ لیکن اگر اس کی پہلی نظرہی نہ پڑتی تو اس کی دوسری نظر کیوں بد ہوتی۔ اسی لیے قرآن کہتا ہے قُلۡ لِّلۡمُؤۡمِنِیۡنَ یَغُضُّوۡا مِنۡ اَبۡصَارِہِمۡ وَ یَحۡفَظُوۡا فُرُوۡجَہُمۡ (النور:31) کہ مومنوں کو کہہ دے اپنی نظریں نیچی رکھا کریں۔ یورپ پردہ پر بڑے بڑے اعتراض کرتا ہے اور موجودہ پردہ بے شک قابلِ اعتراض ہے مگر ہم کہتے ہیں یہ اسلامی پردہ نہیں ہے اور میں اس کو مذہبی پردہ نہیں کہتا بلکہ سیاسی پردہ کہتا ہوں۔ وجہ یہ کہ ہم جن لوگوں کے ماتحت رہتے ہیں ان کے نزدیک عفت اور عصمت کی قیمت روپیہ ہے مگر ہمارے نزدیک اس کی قدر و قیمت بہت زیادہ ہے۔ اب اگر کسی کی عصمت پر حملہ ہو تو وہ سوائے اس کے کہ عدالت میں جاکر چند روپے لے لے اور کیا کرسکتی ہے۔ لیکن اگر اسلامی قانون کے مطابق اس کی سزا سنگسار کرنا ہو تو پھر عورتوں کے لیے پردہ کا وہی طریق ہے جو اسلام نے بتایا ہے۔ لیکن یہ طریق اسی وقت اختیار کیا جاسکتا ہے جبکہ ہمارے حکمران عورتوں کی عصمت کی وہی قدر قرار دیں جو اسلام نے قرار دی ہے اور اس پر حملہ کرنے والے کو وہی سزا دیں جو اسلام نے مقرر کی ہے۔ خیر اس کو چھوڑ کر ہم اس حکم کی طرف متوجہ ہوتے ہیں جس کے ذریعہ بدنظری کے برے نتائج کا سد باب کیا گیا ہے کہ مرد اپنی آنکھیں نیچی رکھیں اور عورتیں اپنی آنکھیں۔ اس طرح نہ ان کی ایک دوسرے پر نظر پڑے گی اور نہ بد نظری ہوگی۔ لیکن اس کی بجائے یہ کہنا کہ بری خواہش سے کسی عورت پر نظر نہ ڈال ایسا ہی معاملہ ہے جیسا کہ حافظ نے کہا ہے

درمیان قعر دریا تختہ بندم کردہ ای
باز می گوئی کہ دامن تر مکن ہشیار باش

یہ کہنا کہ غیر عورت کو دیکھ تو سہی لیکن بدنظری نہ ہو ایسی ہی بات ہے جیسا کہ کسی کو کہا جائے آگ میں ہاتھ تو ڈال لیکن جلے نہ یا پانی میں تو کود پڑ لیکن ڈوبنا نہ، گیلا نہ ہونا۔ چھت پر سے تو گر پڑ لیکن چوٹ نہ کھانا۔ کیونکہ جب ایک مرد غیر عورت پر نظر ڈالے گا اور اسے دیکھے گا تو اس کی نظر بد ہوجائے گی اور اس طرح فتنہ پڑے گا۔ اس کے متعلق اسلام ہی کی ایسی تعلیم ہے کہ جس پر عمل کرنے سے امن قائم رہ سکتا ہے۔

....(باقی آئندہ)

خطبہ نکاح

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مؤرخہ 05 مارچ 2017ء بروز اتوار مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ تشہد و تعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت میں چند نکاحوں کے اعلان کروں گا۔ پہلا نکاح عزیزہ یاسمین یان (نو مبائعہ) کا ہے جو جرمنی کی رہنے والی ہیں۔ ان کا نکاح عزیزم فرہاد احمد ملک غفار، جو جامعہ احمدیہ سے فارغ ہوکر مربی بنے ہیں ان کے ساتھ تین ہزار یورو حق مہر پر ہو رہا ہے۔ یہ ملک عبد الغفار صاحب کے بیٹے ہیں۔ دلہن کیونکہ نومبائعہ ہیں تو ان کے وکیل بشارت احمد نعیم صاحب ہیں۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا اور پھر فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ قرۃ العین (واقفۂ نو) کا ہے جو سید محمد عبد اللہ صاحب مربی سلسلہ امریکہ کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح خالد احمد خان کے ساتھ پانچ ہزار نیوزی لینڈ ڈالر حق مہر پر طے پایا ہے۔ جو اس سال جامعہ احمدیہ کینیڈا سے مربی بن کے فارغ ہوئے ہیں اور بشیر احمد خان نیوزی لینڈ کے بیٹے ہیں۔ لڑکی کے والد یہاں نہیں ہیں امریکہ میں ہیں۔ ان کے وکیل منیر جاوید صاحب ہیں۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر اگلے نکاح کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ مہرین صابر کا ہے جو تنویر احمد صاحب صابر کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم فائز احمد ناصر جو جامعہ احمدیہ یوکے درجہ شاہد کے طالب علم ہیں، کے ساتھ تین ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

اس کے بعد حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا اور پھر فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ نائلہ غزل کریم کا ہے جو عبد الکریم صاحب لندن کی بیٹی ہیں۔ یہ عزیزم ذوالفقار احمد عباسی جو درجہ شاہد جامعہ احمدیہ یوکے کے طالب علم ہیں اور صفدر حسین عباسی صاحب کے بیٹے ہیں، کے ساتھ تین ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

اس نکاح کے فریقین کے مابین ایجاب و قبول کروانے کے بعد حضور انور نے فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ زوہا زیاد عامر کا ہے جو زیاد احمد عامر صاحب فلسطین کی بیٹی ہیں۔ یہ عزیزم ذیشان خالد درجہ شاہد جامعہ احمدیہ یوکے کے طالب علم ہیں، عطاء الحبیب خالد صاحب کے بیٹے ہیں، کے ساتھ تین ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ دلہن کے وکیل محمد شریف عودہ صاحب ہیں۔

اس کے بعد حضور انور نے فریقین کے درمیان ایجاب و قبول کروایا اور لڑکی کے وکیل مکرم محمد شریف عودہ صاحب سے انگریزی میں ایجاب و قبول کروایا۔ اور پھر فرمایا:

یہ سارے نکاح جو آج ہوئے ہیں۔ یہ ان کے ہیں جو مربی بن کے، مبلغ بن کے میدان عمل میں آگئے ہیں یا انشاءاللہ ایک سال میں آنے والے ہیں۔ ان کو جہاں اپنی عائلی ذمہ داریوں کا ہمیشہ خیال رکھنا چاہئے اور ان کو ان کا علم بھی ہے، وہاں ان کی ہونے والی بیویوں کو بھی خیال رکھنا چاہیے کہ واقف زندگی سے بیاہنے پر جب رضامندی کی ہے اور بیاہی گئی ہیں تو پھر کسی قسم کے مالی لحاظ سے دنیاوی مطالبات نہیں ہونے چاہئیں۔ دوسرے ہمیشہ لڑکیوں کو اپنے پردہ کے لحاظ سے، اپنے لباس کے لحاظ سے، اپنی حیاء کے لحاظ سے، اپنی چال چلن کے لحاظ سے، اپنے اخلاق کے لحاظ سے باقی احمدی خواتین کے لئے نمونہ ہونا چاہیے۔ ان کے والدین اور وکیل ان تک یہ پیغام پہنچا بھی دیں۔ اور مربیان بھی جہاں اپنی بیویوں سے نیک سلوک کریں وہاں ان کو ان باتوں کی طرف بھی توجہ دلائیں۔ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے یہ نکاح اور شادیاں مبارک فرمائے۔ اور آئندہ ان کی نیک نسلیں بھی پیدا ہوں۔

نکاحوں کے اعلان کے بعد حضور انور نے دعا کروائی اور ان تمام نکاحوں کے فریقین کو شرف مصافحہ بخشا۔

(مرتبہ:۔ظہیر احمد خان مربی سلسلہ۔انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن)

☆...☆...☆

جامعات کی خبریں

مقابلہ پیدل سفر

(از جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل گھانا) جامعہ احمدیہ گھانا میں روزانہ ورزش اور کھیلوں کے لئے وقت مختص ہے۔ اس کے علاوہ مختلف مقابلہ جات بھی کروائے جاتے ہیں۔ طلباء میں مسابقت کی روح پیدا کرنے کے لئے انہیں چار گروپس (شفقت، عدالت، قناعت اور امانت) میں تقسیم کیا گیا ہے اور ہر گروپ کی الگ الگ رنگ کی یونیفارم مہیا کی گئی ہے۔ ہر سال دس کلومیٹر تیز پیدل چلنے کا مقابلہ بھی کروایا جاتا ہے۔ 25/اکتوبر 2018ء کو یہ مقابلہ منعقد ہوا۔ تمام طلباء مقررہ یونیفارم میں اس مقابلہ کے لیے حاضر ہوئے۔ مقابلہ بروقت شروع ہوکر ڈیڑھ گھنٹے میں مکمل ہوا۔ پہلی پانچ پوزیشنز حاصل کرنے والے طلباء کے نام درج ذیل ہیں۔ 1۔ ابراہیم گاسامبا (گیمبیا)۔ 2۔ ییگا ہارون (یوگنڈا)۔ 3۔ صلاح الدین کینیوا (سیرالیون)۔ 4۔ اولینیکا عبد السلام (نائیجیریا)۔ 5۔ عبد اللہ سودیس (گھانا)

مقابلہ کے دوران کسی بھی ہنگامی صورت حال سے نمٹنے کے لئے طبی امداد کا بھی انتظام موجود تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کوئی ہنگامی صورتحال پیدا نہ ہوئی اور بخیر وخوبی یہ پروگرام اپنے اختتام کو پہنچا۔ فالحمد للہ علیٰ ذلک۔

کراس کنٹری ریس کا انعقاد

ہر سال جامعہ میں کراس کنٹری ریس کا بھی انعقاد ہوتا ہے۔ 6دسمبر 2018ء بروز جمعرات شعبہ کھیل کے زیر انتظام سالانہ کراس کنٹری ریس کا انعقاد ہوا۔ ریس کا آغاز صبح ساڑھے چھ بجے ہوا۔ مکرم ساجد محمود بٹر صاحب نے دعا کروائی جس کے بعد ریس شروع ہوگئی۔

یہ 10 کلومیٹر ریس جامعہ سے شروع ہوئی اور مضافات میں ایک گاؤں 'سپروڈو' سے ہوتے ہوئے، ایک دریا کا پل عبور کر کے اگلے گاؤں Aminsano تک اور اسی راستہ سے واپس جامعہ تک تھی۔ کسی بھی قسم کی ایمرجنسی سے نمٹنے اور فوری طبی امداد پہنچانے کے لئے ایک کار اور ایک موٹر سائیکل کا انتظام کیا گیا تھا اور راستے میں تین جگہوں پر پانی اور ٹافیاں مہیا کرنے کے لیے پوسٹیں بنائی گئی تھیں۔

اس ریس میں 170 طلباء نے شرکت کی۔ پہلی پانچ پوزیشنز حاصل کرنے والے طلباء کے اسماء درج ذیل ہیں:

1 ۔ابراہیم گاسامبا (گیمبیا) 2۔صدام رجب (کینیا) 3۔عیدی ابواو (کینیا) 4۔حمید کامارا (گیمبیا) 5۔باری عبد السلام (آئیوری کوسٹ)

دو دلچسپ نمائشی فٹبال میچ

جامعہ کے طلباء کی جسمانی استعدادوں کو بڑھانے اور مختلف کھیلوں کی مشق کروانے کے لئے روزانہ کی کھیل کے علاوہ بعض ٹیموں کے ساتھ نمائشی میچز بھی کروائے جاتے ہیں، اس طرح طلباء کو باہر کی ٹیموں کے ساتھ بھی کھیلنے کا موقع ملتا ہے۔

اس سلسلے میں 16 دسمبر 2018ء کو طلباء اور جامعہ کے کارکنان کے مابین جامعہ کی گراؤنڈ میں ایک میچ کھیلا گیا جو طلباء نے ایک صِفر سے جیت لیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذلک۔

دوسرا میچ 31 دسمبر کو جامعہ کے طلباء نے منکسم (Mankessim) جماعت کے خدام کے ساتھ کھیلا۔ طلباء پوری تیاری اور سپورٹس یونیفارم میں منکسم گئے جہاں کے خدام نے پُرتپاک طریقے سے ٹیم کا استقبال کیا اور بڑا دلچسپ کھیل دیکھنے میں آیا۔ خدام الاحمدیہ منکسم کی ٹیم ایک اچھی ٹیم ہے اور ان کی ٹیم نے عمدہ کھیل کا مظاہرہ کیا۔ لیکن طلباء جامعہ نے اس میچ میں بھی محض اللہ کے فضل سے صفر کے مقابلے میں دو گول کر کے فتح حاصل کی۔ فالحمد للہ علیٰ ذلک۔

(رپورٹ: فرید احمد نوید۔ پرنسپل جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل گھانا)

☆...☆...☆

خطبہ جمعہ

"میاں محمود میں اس قدر دینی جوش پایا جاتا ہے کہ میں بعض اوقات ان کے لئے خاص طور پر دعا کرتا ہوں" (حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

"الٰہی مجھے میری آنکھوں سے اسلام کو زندہ کر کے دکھا" (حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ)

"آپؓ کی تقاریر، آپؓ کے خطابات، آپؓ کی تصانیف، آپؓ کی تفسیر قرآن اس بات کی گواہ ہیں کہ خدا تعالیٰ نے آپؓ کو پڑھایا۔"

آپؓ کے الفاظ اثر اور جذب اور خلوص اور گداز میں گوندھے ہوئے تھے۔ کلام تصنع سے ناآشنا تھا اور تحریر تکلّف سے پاک تھی۔ تقریر میں ایک طبعی روانی تھی اور تحریر سلاست کا ایک بہتا ہوا دریا تھی۔ دونوں ہی قرآنی علوم اور عرفان کے پانی سے لبریز اور دل و دماغ کو بیک وقت سیراب کرتے تھے (سوانح فضل عمرؓ)

"اتنی چھوٹی سی عمر میں خیالات کی پختگی اعجاز سے کم نہیں۔ میرے خیال میں یہ بھی حضور علیہ السلام کی صداقت کا ایک نشان ہے" (حضرت قاضی محمد ظہور الدین اکمل صاحبؓ)

"اگر یہ کہنا درست ہے کہ انسان کی روح دوسرے پر اترتی ہے تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روح آپؓ پر اتر رہی تھی اور اس بات کا اعلان کر رہی تھی کہ یہ ہے میرا پیارا بیٹا جو مجھے بطور رحمت کے نشان کے دیا گیا تھا اور جس کی نسبت یہ کہا گیا تھا کہ وہ حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا" (حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ)

"میں حضرت اولوالعزم مرزا بشیر الدین محمود احمد... کو ان کے بچپن سے دیکھ رہا ہوں کہ کس طرح ہمیشہ ان کی عادت حیا اور شرافت اور صداقت اور دین کی طرف متوجہ ہونے کی تھی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دینی کاموں میں بچپن سے ہی ان کو شوق تھا" (حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ)

"اے میرے خدا میری قوم کو تمام ابتلاؤں اور دکھوں سے بچا اور قسم قسم کی مصیبتوں سے انہیں محفوظ رکھ۔ ان میں بڑے بڑے بزرگ پیدا کر۔ یہ ایک قوم ہو جائے جو تُو نے پسند کر لی ہو اور یہ ایک گروہ ہو جس کو تُو اپنے لئے مخصوص کر لے"

"اللہ تعالیٰ ہزاروں ہزار رحمتیں نازل فرمائے آپ کی روح پر جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو پھیلانے اور آپ کے غلام صادق اور مسیح موعود اور مہدی معہود کے مقصد کو پورا کرنے کے لئے رات دن ایک کر کے اور اپنے عہد کو پورا کر کے اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوئی"

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے ایک زبردست نشان، ایک عظیم الشان فرزند کی پیدائش کی پیشگوئی کا تذکرہ اور اس پیشگوئی کے مصداق حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی سیرت و سوانح سے دلنشین واقعات حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی دلوں میں سرایت کر جانے والی ایک دعا کا بیان

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 22؍ فروری 2019ء بمطابق 22؍ تبلیغ 1398 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن، یوکے

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۱﴾

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲﴾ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۳﴾ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۴﴾ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ﴿۵﴾ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۶﴾ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ﴿۷﴾

آج کل جماعت میں یوم مصلح موعود کے حوالے سے جلسے ہو رہے ہیں یعنی اس پیشگوئی کے حوالے سے جس میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک موعود بیٹے کی خبر دی تھی جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ اس بیٹے کو وہ خاص خصوصیات کا حامل بنائے گا۔ وہ دین کا خادم ہوگا۔ لمبی عمر پائے گا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کو آگے چلائے گا۔ یہ پیشگوئی 20؍ فروری 1886ء کی ہے۔ یہ پیشگوئی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تائیدات اور آپ کی صداقت کا ایک بہت بڑا نشان ہے۔ چنانچہ جو عرصہ اس بچے کی پیدائش کا دیا گیا تھا۔ اس کے مطابق 12؍ جنوری 1889ء (eighteen eighty-nine) کو وہ لڑکا پیدا ہوا جس کا نام مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ رکھا گیا جن کو اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے وصال کے بعد خلافت کی ردا پہنائی۔

اس وقت میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی کے کچھ واقعات اور آپؓ کا اس پیشگوئی کا مصداق ہونے کے بارے میں کچھ بیان کروں گا۔ لیکن اس سے پہلے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں اس پیشگوئی کی اہمیت اور سچائی کے بارے میں جو آپ نے ارشاد فرمایا ہے پیش کرتا ہوں۔ یہ پیشگوئی ایک بیٹے کی پیدائش کی نہیں تھی بلکہ ایک ایسے عظیم الشان فرزند کی ولادت کی پیشگوئی تھی جس کے آنے سے ایک روحانی انقلاب کی داغ بیل ڈالی جانے والی تھی۔ اس ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے معترضین کو جو جواب دیا ہے جیسا کہ میں نے کہا وہ پیش کرتا ہوں۔ وہ آپؑ کے الفاظ میں ہی پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ "اس جگہ آنکھیں کھول کر دیکھ لینا چاہیے کہ یہ صرف پیشگوئی ہی نہیں بلکہ ایک عظیم الشان نشانِ آسمانی ہے جس کو خدائے کریم جل شانہ نے ہمارے نبی کریم رؤوف و رحیم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی صداقت و عظمت ظاہر کرنے کے لئے ظاہر فرمایا ہے۔ اور درحقیقت یہ نشان ایک مردہ کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ اعلیٰ و اَولیٰ و اکمل و افضل و اتم ہے کیونکہ مردہ کے زندہ کرنے کی حقیقت یہی ہے کہ جناب الٰہی میں دعا کر کے ایک روح واپس منگوایا جاوے۔ اور ایسا مردہ زندہ کرنا حضرت مسیح اور بعض دیگر انبیاء علیہم السلام کی نسبت بائبل میں لکھا گیا ہے جس کے ثبوت میں معترضین کو بہت سی کلام ہے۔ اور پھر باوصف ان سب عقلی و نقلی جرح و قدح کے یہ بھی منقول ہے کہ ایسا مردہ صرف چند منٹ کے لئے زندہ رہتا

تھا۔ اور پھر دوبارہ اپنے عزیزوں کو دوہرے ماتم میں ڈال کر اس جہاں سے رخصت ہو جاتا جس کے دنیا میں آنے سے نہ دنیا کو کچھ فائدہ پہنچتا تھا نہ خود اس کو آرام ملتا تھا اور نہ اس کے عزیزوں کو کوئی سچی خوشی حاصل ہوتی تھی۔ سو اگر حضرت مسیح علیہ السلام کی دعا سے بھی کوئی روح دنیا میں آئی تو درحقیقت اس کا آنا نہ آنا برابر تھا۔ اور بفرضِ محال اگر ایسی روح کئی سال جسم میں باقی بھی رہتی، تب بھی ایک ناقص روح کسی رذیل یا دنیا پرست کی جو اَحَدٌ مِنَ النَّاسِ ہے دنیا کو کیا فائدہ پہنچا سکتی تھی؟ مگر اس جگہ...'' آپؑ پیشگوئی کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اگر پہلے ان انبیاء کی روحیں واپس آتی رہیں۔ کسی مردے کو زندہ کیا تو ایک عارضی تھیں اور وہ لوگ ایک عام آدمی ہوتے تھے لیکن آپؑ فرماتے ہیں کہ ''...اس جگہ بفضلہٖ تعالیٰ واحسانہ و ببرکت حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، خداوند کریم نے اس عاجز کی دعا کو قبول کر کے ایسی بابرکت روح بھیجنے کا وعدہ فرمایا جس کی ظاہری و باطنی برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی۔ سو اگرچہ بظاہر یہ نشان احیائے موتیٰ کے برابر معلوم ہوتا ہے۔ مگر غور کرنے سے معلوم ہو گا کہ یہ نشان مردوں کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ بہتر ہے۔ مردہ کی بھی روح ہی دعا سے واپس آتی ہے اور اس جگہ بھی دعا سے ایک روح ہی منگائی گئی ہے۔'' آپؑ نے فرمایا بچہ کے لئے جو یہ دعا کی گئی تھی کہ دعا سے ہی ایک روح منگائی گئی ہے۔ ''مگر ان روحوں اور اس روح میں لاکھوں کوسوں کا فرق ہے۔ جو لوگ مسلمانوں میں چھپے ہوئے مرتد ہیں وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کا ظہور دیکھ کر خوش نہیں ہوتے بلکہ ان کو بڑا رنج پہنچتا ہے کہ ایسا کیوں ہوا؟''

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 114 تا 115، اشتہار واجب الاظہار 22 مارچ 1886ء)

تبلیغ رسالت میں آپؑ نے یہ بیان فرمایا۔ پس جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ کوئی معمولی روح نہیں مانگی گئی تھی بلکہ ایک نشان مانگا گیا تھا جس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے بہت سی خصوصیات کے حامل بیٹے کی پیدائش کی خبر دی۔ ایک ایسے فرزند جلیل کی خبر دی گئی ''جو عمر پانے والا ہو گا۔ نہایت ذکی اور فہیم ہو گا۔ صاحبِ شکوہ و عظمت اور دولت ہو گا۔ قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ وہ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ کلام اللہ یعنی قرآن کریم کا نہایت گہرا فہم اس کو عطا ہو گا اور اس خداداد فہم سے کام لے کر وہ قرآن کی ایسی عظیم الشان خدمت کی توفیق پائے گا کہ کلام اللہ کا مرتبہ دنیا پر ظاہر ہو۔ وہ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہو گا۔ وہ عالم کباب ہو گا یعنی اس کے دورِ حیات میں ایسی عالمگیر تباہیاں آئیں گی جو سب دنیا کو بھون کر رکھ دیں گی۔ وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔'' (سوانح فضل عمرؓ جلد 1 صفحہ 53 تا 54)

اب ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں ایسی عالمگیر تباہیاں جنگوں کی صورت میں بھی آئیں۔ دو جنگیں عالمی جنگیں ہوئیں اور آفات کی صورت میں بھی آئیں۔ پھر شہرت پانے کا جہاں تک تعلق ہے آپ نے اپنی زندگی میں نئے مشن اور تبلیغی کام کر کے دنیا کے مختلف ممالک میں اسلام کا پیغام پہنچا کر زمین کے کناروں تک شہرت بھی پائی بلکہ اس پیشگوئی کے حوالے سے ہم دیکھتے ہیں کہ یہ سلسلہ آج بھی جاری ہے۔ اب میں اس وقت حضرت مصلح موعود کی سوانح اور سیرت کے حوالے سے جیسا کہ میں نے کہا کچھ باتیں پیش کروں گا۔

جہاں تک آپ کی تعلیم کا تعلق ہے۔ ناظرہ قرآن کریم پڑھنے کے بعد آپ کو باقاعدہ سکول میں داخل ہو کر جو رائج تعلیم تھی، مروجہ دنیاوی تعلیم پانے کا موقع ملا اور اس کی بھی یہ حالت تھی کہ گھر پر بھی اساتذہ سے اردو اور انگریزی کی امدادی تعلیم حاصل کی۔ اس بارے میں حضرت پیر منظور محمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کچھ عرصہ آپ کو اردو پڑھاتے رہے۔ چنانچہ جو استاد مقرر ہوئے گھر میں تعلیم دینے کے لئے ان میں پیر منظور محمد صاحب تھے جنہوں نے آپ کو کچھ عرصہ اردو پڑھائی۔ بعد ازاں کچھ عرصہ مولوی شیر علی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کو انگریزی پڑھائی لیکن یہ سب تعلیم کس ماحول اور کس اہتمام کے ساتھ ہوئی حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے جب فضل عمر کی سوانح لکھی تو آپ لکھتے ہیں یہ بھی ایک دلچسپ داستان ہے جو خود حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب ہی کے الفاظ میں سننے سے تعلق رکھتی ہے۔ تعلیم کا جیسا کہ میں نے کہا کیا حال تھا؟ وہ ہم حضرت مصلح موعود کی زبانی سنتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ

''میری تعلیم کے سلسلہ میں مجھ پر سب سے زیادہ احسان حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کا ہے۔ آپؓ چونکہ طبیب بھی تھے اور اس بات کو جانتے تھے کہ میری صحت اس قابل نہیں کہ میں کتاب کی طرف زیادہ دیر تک دیکھ سکوں۔ اس لئے آپؓ کا طریق یہ تھا کہ آپؓ مجھے اپنے پاس بٹھا لیتے اور فرماتے میاں میں پڑھتا جاتا ہوں تم سنتے جاؤ۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ بچپن میں میری آنکھوں میں سخت کُکرے پڑ گئے تھے (آنکھوں کی بیماری تھی) اور متواتر تین چار سال تک میری آنکھیں دکھتی رہیں اور ایسی شدید تکلیف ککروں کی وجہ سے پیدا ہو گئی کہ ڈاکٹروں نے کہا کہ اس کی بینائی ضائع ہو جائے گی۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے میری صحت کے لئے خاص طور پر دعائیں کرنی شروع کر دیں اور ساتھ ہی آپؑ نے روزے رکھنے شروع کر دیے۔ مجھے اس وقت یاد نہیں'' آپؓ فرماتے ہیں ''مجھے اس وقت یاد نہیں کہ آپؑ نے کتنے روزے رکھے بہر حال تین یا سات روزے آپؑ نے رکھے۔ جب آخری روزے کی آپؑ افطاری کرنے لگے اور روزہ کھولنے کے لئے منہ میں کوئی چیز ڈالی تو یکدم میں نے آنکھیں کھول دیں اور میں نے آواز دی کہ مجھے نظر آنے لگ گیا ہے۔ لیکن اس بیماری کی شدت اور اس کے متواتر حملوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ میری ایک آنکھ کی بینائی ماری گئی۔ چنانچہ میری بائیں آنکھ میں بینائی نہیں ہے۔ میں رستہ تو دیکھ سکتا ہوں مگر کتاب نہیں پڑھ سکتا۔ دو چار فٹ پر اگر کوئی ایسا آدمی بیٹھا ہو جو میرا پہچانا ہوا ہو تو میں اس کو دیکھ کر پہچان سکتا ہوں۔ لیکن اگر کوئی بے پہچانا بیٹھا ہو تو مجھے اس کی شکل نظر نہیں آ سکتی۔ صرف دائیں آنکھ کام کرتی ہے مگر اس میں بھی کُکرے پڑ گئے اور وہ ایسے شدید ہو گئے کہ کئی کئی راتیں میں جاگ کر کاٹا کرتا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے میرے استادوں سے کہہ دیا کہ پڑھائی اس کی مرضی پر ہو گی۔ یہ جتنا پڑھنا چاہے پڑھے اور اگر نہ پڑھے تو اس پر زور نہ دیا جائے کیونکہ اس کی صحت اس قابل نہیں کہ یہ پڑھائی کا بوجھ برداشت کر سکے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بارہا مجھے صرف یہی فرماتے کہ تم قرآن کا ترجمہ اور بخاری حضرت مولوی صاحب سے پڑھ لو (یعنی حضرت مولانا نور الدین خلیفۃ المسیح الاول سے پڑھ لو) اس کے علاوہ آپؑ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ کچھ طب بھی پڑھ لو کیونکہ یہ ہمارا خاندانی فن ہے۔'' آپؓ فرماتے ہیں کہ ''ماسٹر فقیر اللہ صاحب... ہمارے حساب کے استاد تھے (سکول میں) اور لڑکوں کو سمجھانے کے لئے بورڈ پر سوالات حل کیا کرتے تھے لیکن مجھے اپنی نظر کی کمزوری کی وجہ سے وہ دکھائی نہیں دیتے تھے۔ کیونکہ جتنی دور بورڈ تھا اتنی دور تک میری بینائی کام نہیں دے سکتی تھی۔ پھر زیادہ دیر تک میں بورڈ کی طرف یوں بھی نہیں دیکھ سکتا تھا کیونکہ نظر تھک جاتی تھی۔ اس وجہ سے میں کلاس میں بیٹھنا فضول سمجھا کرتا تھا۔ کبھی جی چاہتا تو چلا جاتا اور کبھی نہ جاتا۔ ماسٹر فقیر اللہ صاحب نے ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس میرے متعلق شکایت کی کہ حضور یہ کچھ نہیں پڑھتا۔ کبھی مدرسہ میں آ جاتا ہے، اور کبھی نہیں آتا۔ مجھے یاد ہے'' آپؓ لکھتے ہیں کہ ''مجھے یاد ہے کہ جب ماسٹر صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس یہ شکایت کی تو مَیں ڈر کے مارے چھپ گیا کہ معلوم نہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کس قدر ناراض ہوں۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب یہ بات سنی تو آپؑ نے فرمایا کہ آپ کی بڑی'' ماسٹر صاحب کو کہا کہ ''آپ کی بڑی مہربانی ہے جو آپ بچے کا خیال رکھتے ہیں اور مجھے آپ کی بات سن کر بڑی خوشی ہوئی کہ یہ کبھی کبھی مدرسے چلا جاتا ہے۔ (یہ تو بڑی اچھی بات ہے کہ کبھی کبھی چلا جاتا ہے) ورنہ میرے نزدیک تو اس کی صحت اس قابل نہیں کہ پڑھائی کر سکے۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہنس کر فرمایا کہ اس سے ہم نے کوئی آٹے دال کی دکان تھوڑی کھلوانی ہے کہ اسے حساب سکھایا جائے۔ حساب اسے آئے یا نہ آئے کوئی بات نہیں۔ پھر فرمایا کہ آخر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم یا آپؐ کے صحابہ نے کون سا حساب سیکھا تھا۔ اگر یہ مدرسے میں چلا جائے تو اچھی بات ہے ورنہ اسے مجبور نہیں کرنا چاہیے۔ یہ سن کر ماسٹر صاحب واپس آ گئے۔ میں نے اس نرمی سے اور بھی فائدہ اٹھانا شروع کر دیا اور پھر مدرسے میں جانا ہی چھوڑ دیا۔ کبھی مہینے میں ایک آدھ دفعہ چلا جاتا تو اَور بات تھی۔ غرض اس رنگ میں میری تعلیم ہوئی اور میں درحقیقت مجبور بھی تھا کیونکہ بچپن میں علاوہ آنکھوں کی تکلیف کے مجھے جگر کی خرابی کا بھی مرض تھا۔ چھ چھ مہینے مونگ کی دال کا پانی یا ساگ کا پانی مجھے دیا جاتا رہا، (جگر کے علاج کے لئے)۔ پھر اس کے ساتھ تلی بھی بڑھ گئی تھی۔ ریڈ آئیوڈائڈ آف مرکری (Red Iodide of Mercury) کی تلی کے مقام پر مالش کی جاتی تھی۔ اسی طرح گلے پر بھی اس کی مالش کی جاتی کیونکہ مجھے خنازیر کی بھی شکایت تھی۔ (ٹانسلز کی شکایت تھی) غرض آنکھوں میں کُکرے، جگر کی خرابی، عظم طحال کی شکایت (یعنی تِلی کی بیماری) اور پھر اس کے ساتھ بخار کا شروع ہو جانا جو چھ چھ مہینے تک نہ اترتا اور میری پڑھائی کے متعلق بزرگوں کا فیصلہ کر دینا کہ یہ جتنا پڑھنا چاہے پڑھ لے اس پر زیادہ زور نہ دیا جائے ان حالات سے ہر شخص اندازہ لگا سکتا ہے کہ میری تعلیمی قابلیت کا کیا حال ہو گا۔''

فرماتے ہیں ''ایک دفعہ ہمارے نانا جان حضرت میر ناصر نواب صاحب رضی اللہ عنہ نے میرا اردو کا امتحان لیا۔'' حضرت مصلح موعودؓ لکھتے ہیں کہ ''میں اب بھی بہت بدخط ہوں''۔ (یعنی میرا خط اچھا نہیں ہے۔ میری تحریر لکھائی اچھی نہیں) ''مگر اس زمانہ میں تو میرا اتنا بدخط تھا کہ پڑھا ہی نہیں جاتا تھا کہ میں نے کیا لکھا ہے۔ انہوں نے بڑی کوشش کی کہ پتہ لگائیں کہ میں نے کیا لکھا ہے مگر انہیں کچھ پتہ نہ چلا۔'' آپؓ لکھتے ہیں میرے بچوں میں سے اکثر کے خط مجھ سے اچھے ہیں۔ میرے خط کا نمونہ صرف میری لڑکی، (اپنی ایک لڑکی کی مثال دیتے ہیں) امۃ الرشید کی تحریر میں پایا جاتا ہے۔ اس کا لکھا ہوا ایسا ہوتا ہے کہ ہم نے اس کے لکھے ہوئے پر ایک روپیہ انعام مقرر کر دیا تھا کہ اگر خود امۃ الرشید بھی پڑھ کر بتا دے کہ اس نے کیا لکھا ہے تو ایک روپیہ انعام

دیا جائے گا۔'' فرماتے ہیں کہ ''یہی حالت اس وقت میری تھی کہ مجھ سے بعض دفعہ اپنا لکھا ہوا بھی پڑھا نہیں جاتا تھا۔'' کہتے ہیں ''جب میر صاحب نے پرچہ دیکھا تو وہ جوش میں آ گئے اور کہنے لگے کہ یہ تو ایسا ہے جیسے لنڈے لکھے ہوتے ہیں۔ ان کی طبیعت بڑی تیز تھی۔ غصے میں فوراً حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس پہنچے۔ میں بھی اتفاقاً اس وقت گھر میں ہی تھا۔ ہم تو پہلے ہی ان کی طبیعت سے ڈرا کرتے تھے۔'' (بڑے غصے والی میر صاحب کی طبیعت تھی۔) ''جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس شکایت لے کر پہنچے تو اور بھی ڈر پیدا ہوا کہ اب نامعلوم کیا ہوگا''۔ فرماتے ہیں کہ ''خیر میر صاحب آ گئے اور حضرت صاحب سے کہنے لگے کہ محمود کی تعلیم کی طرف آپؑ کو ذرا بھی توجہ نہیں۔ میں نے اس کا اردو کا امتحان لیا تھا۔ آپؑ ذرا پرچہ تو دیکھیں اس کا اتنا برا خط ہے کہ کوئی بھی یہ خط نہیں پڑھ سکتا۔ پھر اسی جوش کی حالت میں وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کہنے لگے کہ آپؑ بالکل پروا نہیں کرتے اور لڑکے کی عمر برباد ہو رہی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب میر صاحب کو اس طرح جوش کی حالت میں دیکھا تو فرمایا ''بلاؤ حضرت مولوی صاحب کو۔'' آپؓ فرماتے ہیں ''جب حضرت مسیح موعود کو کوئی مشکل پیش آتی تو ہمیشہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا لیا کرتے تھے۔ حضرت خلیفہ اولؓ کو مجھ سے بڑی محبت تھی۔ آپؓ تشریف لائے اور حسب معمول سر نیچے ڈال کر ایک طرف کھڑے ہو گئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ ''مولوی صاحب! مَیں نے آپ کو اس غرض کے لئے بلایا ہے کہ میر صاحب کہتے ہیں کہ محمود کا لکھا ہوا پڑھا نہیں جاتا۔ میرا جی چاہتا ہے کہ اس کا امتحان لے لیا جائے۔'' حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ میں سمجھتا ہوں کہ اس کا امتحان لے لیا جائے۔ یہ کہتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قلم اٹھائی اور دو تین سطر میں ایک عبارت لکھ کر مجھے دی اور فرمایا اس کو نقل کرو۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں بس یہ امتحان تھا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لیا۔ میں نے بڑی احتیاط سے اور سوچ سمجھ کر اس کو نقل کر دیا۔ اول تو وہ عبارت کوئی زیادہ لمبی نہیں تھی۔ دوسرے میں نے صرف نقل کرنا تھا اور نقل کرنے میں تو اَور بھی آسانی ہوتی ہے کیونکہ اصل چیز سامنے ہوتی ہے پھر میں نے آہستہ آہستہ نقل کیا۔ الف اور باء وغیرہ احتیاط سے ڈالے۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کو دیکھا تو فرمانے لگے مجھے تو میر صاحب کی بات سے بڑا فکر پیدا ہو گیا تھا مگر اس کا خط تو میرے خط کے ساتھ ملتا جلتا ہے۔ حضرت خلیفہ اوّلؓ پہلے ہی میری تعریف میں ادھار کھائے بیٹھے تھے فرمانے لگے حضور! میر صاحب کو تو یونہی جوش آ گیا ہے ورنہ اس کا خط تو بڑا اچھا ہے۔

حضرت خلیفہ اوّلؓ ہمیشہ مجھے فرمایا کرتے تھے کہ میاں تمہاری صحت ایسی نہیں کہ تم خود پڑھ سکو۔ میرے پاس آ جایا کرو میں پڑھتا جاؤں گا اور تم سنتے رہا کرو۔ چنانچہ انہوں نے زور دے دے کر پہلے قرآن پڑھایا اور پھر بخاری پڑھا دی۔ یہ نہیں کہ آپؓ نے آہستہ آہستہ مجھے قرآن پڑھایا ہو بلکہ آپؓ کا طریق یہ تھا کہ آپؓ قرآن پڑھتے جاتے اور ساتھ ساتھ اس کا ترجمہ کرتے جاتے۔ کوئی بات ضروری سمجھتے تو بتا دیتے ورنہ جلدی جلدی پڑھاتے جاتے۔ آپؓ نے تین مہینے میں مجھے سارا قرآن پڑھا دیا تھا۔ اس کے بعد کچھ ناغے ہونے لگ گئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد حضرت خلیفۃ اوّلؓ نے پھر مجھ سے کہا کہ میاں مجھ سے بخاری تو پوری پڑھ لو۔ دراصل میں نے آپؓ کو بتا دیا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مجھے فرمایا کرتے تھے کہ مولوی صاحب سے قرآن اور بخاری پڑھ لو۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں ہی مَیں نے آپؓ سے قرآن اور بخاری پڑھنی شروع کر دی گو ناغے ہوتے رہے۔ اسی طرح طب بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہدایت کے ماتحت میں نے آپ سے شروع کر دی تھی۔ طب کا سبق میں نے اور میر اسحاق صاحبؓ نے ایک ہی دن شروع کیا تھا۔ پھر آپؓ فرماتے ہیں کہ میر صاحب کا ایک لطیفہ ہے جو ہمارے گھر میں خوب مشہور ہوا کہ دوسرے ہی دن، (جب پہلے دن کا سبق دونوں نے لے لیا تو دوسرے دن) ''میر محمد اسحٰق صاحبؓ اپنی والدہ سے کہنے لگے کہ اماں جان مجھے صبح جلدی جگا دیں کیونکہ مولوی صاحبؓ دیر سے مطب میں آتے ہیں۔ میں پہلے مطب میں چلا جاؤں گا تا کہ مریضوں کو نسخے لکھ کر دوں حالانکہ ابھی ایک ہی دن ان کو طب شروع کئے ہوئے ہوا تھا۔

غرض میں نے آپؓ سے طب بھی پڑھی اور قرآن کریم کی تفسیر بھی۔ قرآن کریم کی تفسیر آپؓ نے دو مہینے میں ختم کرا دی۔ آپؓ مجھے اپنے پاس بٹھا لیتے اور کبھی نصف اور کبھی پورا پارہ ترجمہ سے پڑھ کر سنا دیتے۔ کسی کسی آیت کی تفسیر بھی کر دیتے۔ اسی طرح بخاری آپؓ نے دو تین مہینے میں مجھے ختم کرا دی۔ ایک دفعہ رمضان کے مہینے میں آپؓ نے سارے قرآن کا درس دیا تو اس میں بھی میں شریک ہو گیا۔ چند عربی کے رسالے بھی مجھے آپؓ سے پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ غرض یہ میری علمیت تھی۔ مگر انہی دنوں میں جب یہ کورس ختم کر رہا تھا مجھے اللہ تعالیٰ نے ایک رؤیا دکھایا'' جو آپ کے علم میں ترقی کے بارے میں تھا۔ (ماخوذ از سوانح فضل عمرؓ جلد 1 صفحہ 104 تا 109)

پس ہم دیکھتے ہیں کہ یہ ہے آپؓ کی علمی حالت، جس طرح علم حاصل کیا لیکن آپؓ کی تقاریر، آپؓ کے خطابات، آپؓ کی تصانیف، آپؓ کی تفسیر قرآن اس بات کی گواہ ہیں کہ خدا تعالیٰ نے آپؓ کو پڑھایا۔ یقیناً یہ بہت بڑا ثبوت ہے اور پیشگوئی کی سچائی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں جو 1906ء کا جلسہ سالانہ ہوا اس میں آپؓ نے پہلی پبلک تقریر کی۔ اس تقریر کے علم و معرفت کا سامعین پر جو اثر ہوا اور جو ان کی کیفیت تھی اس کا کچھ اندازہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جلیل القدر صحابی اور قادر الکلام شاعر حضرت قاضی محمد ظہور الدین اکمل صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ان الفاظ سے ہو سکتا ہے۔ آپؓ فرماتے ہیں ''بُرجِ نبوت کا روشن ستارہ، اَوجِ رسالت کا درخشندہ گوہر محمود سلمہ اللہ الودود شرک پر تقریر کرنے کے لئے کھڑا ہوا۔ میں ان کی تقریر خاص توجہ سے سنتا رہا۔ کیا بتاؤں فصاحت کا ایک سیلاب تھا جو پورے زور سے بہ رہا تھا۔ واقعی اتنی چھوٹی سی عمر میں خیالات کی پختگی اعجاز سے کم نہیں۔ میرے خیال میں یہ بھی حضور علیہ السلام کی صداقت کا ایک نشان ہے اور اسی سے ظاہر ہو سکتا ہے کہ مسیحیت مآب کی تربیت کا جوہر کس درجہ کمال پر پہنچا ہوا ہے۔ آپؓ نے روحانی کمالات پر عجیب طرز سے بحث کی۔'' (الحکم۔ 10 جنوری 1907ء جوبلی نمبر 1939ء) (ماخوذ از سوانح فضل عمرؓ جلد 1 صفحہ 121-122)

اس زمانے میں دینی سرگرمیاں اور جوش اور ذہنی و روحانی نشو و نما یہ بتا رہی تھی کہ پیشگوئی کے الفاظ کہ وہ جلد جلد بڑھے گا کے مصداق بننے والے آپؓ ہی ہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اسی دینی جوش کو محسوس فرمایا۔ چنانچہ آپؑ نے ایک موقع پر فرمایا کہ ''میاں محمود میں اس قدر دینی جوش پایا جاتا ہے کہ میں بعض اوقات ان کے لئے خاص طور پر دعا کرتا ہوں۔'' (تاریخ احمدیت جلد 4 صفحہ 26)

یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ ہیں۔ یقیناً یہ دعا اس لئے ہوئی اور یہی کرتے ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ اسے وہی بیٹا بنا دے جس کی خبر دی گئی تھی اور اس پر اپنے فضلوں کی بارش کو تیز تر کر دے اور تمام خوشخبریاں اس کے حق میں پوری ہوں۔

حضرت مرزا طاہر احمد صاحبؒ نے جو سیرت لکھی ہے اس میں ایک جگہ آپؒ خلیفۃ المسیح الرابعؒ لکھتے ہیں کہ ''خلافت اولیٰ کی ابتدا میں حضرت صاحبزادہ صاحبؓ کی عمر 19 سال کی تھی اور حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کے وصال کے وقت آپؓ اپنی عمر کے 26 ویں سال میں داخل ہو چکے تھے۔ اس نوعمری میں آپؓ کی تقریر و تحریر کا جو رنگ تھا اس کے چند نمونے، کہتے ہیں مَیں پیش کرتا ہوں۔ آپ کے خیالات اور افکار میں ایک بزرگ مفکر کی سی پختگی آ چکی تھی۔ آپ کے الفاظ اثر اور جذب اور خلوص اور گداز میں گوندھے ہوئے تھے۔ کلام تصنع سے نا آشنا تھا اور تحریر تکلف سے پاک تھی۔ تقریر میں ایک طبعی روانی تھی اور تحریر سلاست کا ایک بہتا ہوا دریا تھی۔ دونوں ہی قرآنی علوم اور عرفان کے پانی سے لبریز اور دل و دماغ کو بیک وقت سیراب کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد 19 سال کی عمر میں آپؓ نے جو پہلی تقریر کی اس کے متعلق ایک صاحب علم و فضل بزرگ حضرت مولوی شیر علی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

''ایک اَور واقعہ جس کا میں اس مضمون میں ذکر کرنا چاہتا ہوں وہ حضور رضی اللہ عنہ کی پہلی تقریر ہے۔ یعنی (مولوی صاحبؓ کے زمانے میں تو زندہ تھے،) حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی پہلی تقریر ہے جو حضورؓ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد پہلے سالانہ جلسہ کے موقع پر کی۔ یہ جلسہ مدرسہ احمدیہ کے صحن میں منعقد ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور کے دائیں طرف سٹیج پر رونق افروز تھے۔ سٹیج کا رخ جانب شمال تھا۔ اس تقریر کے متعلق دو باتیں قابل ذکر ہیں۔ مولوی شیر علی صاحب لکھتے ہیں۔ اوّل عجیب بات یہ تھی کہ اُس وقت آپؓ کی آواز اور آپؓ کی ادا اور آپؓ کا لہجہ اور طرزِ تقریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آواز اور طرز تقریر سے ایسے شدید طور پر مشابہ تھے کہ اس وقت سننے والوں کے دل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی، جو ابھی تھوڑا عرصہ ہی ہوا تھا ہم سے جدا ہوئے تھے، یاد تازہ ہو گئی اور سامعین میں سے بہت ایسے تھے جن کی آنکھوں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس آواز کی وجہ سے جو ان کے پسر موعودؓ کے ہونٹوں سے اس وقت اس طرح پہنچ رہی تھی جس طرح گراموفون سے ایک نظروں سے غائب انسان کی آواز پہنچتی ہے آنسو جاری

Earlsfield Properties
We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

ہو گئے اور اُن آنسو بہانے والوں میں ایک خاکسار بھی تھا۔ اگر یہ کہنا درست ہے کہ انسان کی روح دوسرے پر اترتی ہے تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روح آپ پر اتر رہی تھی اور اس بات کا اعلان کر رہی تھی کہ یہ ہے میرا پیارا بیٹا جو مجھے بطور رحمت کے نشان کے دیا گیا تھا اور جس کی نسبت یہ کہا گیا تھا کہ وہ حسن و احسان میں تیرا نظیر ہو گا۔

دوسری بات جو اس تقریر کے متعلق قابل ذکر ہے وہ یہ ہے کہ جب تقریر ختم ہو چکی تو حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جن کی ساری عمر قرآن شریف پر تدبر کرنے میں صرف ہوئی تھی اور قرآن کریم جن کی روح کی غذا تھی فرمایا کہ میاںؓ نے بہت سی آیات کی ایسی تفسیر کی ہے جو میرے لئے بھی نئی تھی۔ مولوی صاحب لکھتے ہیں کہ یہ آپؓ کی پہلی تقریر تھی جو آپؓ نے جماعت کے سامنے کی اور اس پہلی تقریر میں قرآن شریف کے وہ معارف، یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد وہ معارف بیان فرمائے ہیں جن کی نسبت حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے عالم قرآن نے یہ اعتراف فرمایا کہ یہ ان کے لئے بھی جدید معارف ہیں۔ پس یہ معارف اس نوجوان کو کس نے سکھائے؟ یہ حکمت اور یہ علم آپ کو اس زمانہ جوانی میں کس نے دیا۔ اسی نے جو قرآن شریف میں حضرت یوسف علیہ السلام کی نسبت فرماتا ہے۔ وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّہٗۤ اٰتَیۡنٰہُ حُکۡمًا وَّ عِلۡمًا وَکَذٰلِکَ نَجۡزِی الۡمُحۡسِنِیۡنَ (یوسف:23) اور جب وہ اپنی مضبوطی کی عمر کو پہنچا تو اُسے ہم نے حکمت اور علم عطا کیا اور اسی طرح ہم احسان کرنے والوں کو جزا دیا کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ آپؓ نے صرف عام طور پر دانائی اور حکمت کی باتیں بیان نہ فرمائیں بلکہ قرآن شریف کے اچھوتے معارف بیان فرمائے اور اللہ تعالیٰ قرآن شریف کے متعلق فرماتا ہے لَا یَمَسُّہٗۤ اِلَّا الۡمُطَہَّرُوۡنَ (الواقعہ:80)۔ اس کا ترجمہ یہ ہے کہ کوئی اسے چھو نہیں سکتا سوائے پاک کئے ہوئے لوگوں کے۔ کہتے ہیں کہ پس لڑکپن کی خلوت سے نکلتے ہی آپ کا لوگوں کے سامنے قرآن شریف کے جدید اور لطیف معارف بیان فرمانا اس بات کی ایک بیّن شہادت ہے کہ آپؓ نے اپنا لڑکپن اللہ تعالیٰ کی خاص تربیت میں گزارا اور آپؓ بچپن میں ہی مطہرین کی جماعت میں داخل تھے۔

(ماخوذ از سوانح فضل عمرؓ جلد 1 صفحہ 217 تا 219)

آپؓ کی سیرت سے متعلق ایک غیر از جماعت صحافی کے تاثرات ہیں۔ یہ بیان کرنے سے پہلے انہوں نے صحافی کے تعارف میں لکھا ہے کہ:

’’مارچ 1913ء میں ایک غیر احمدی صحافی محمد اسلم صاحب امرتسر سے قادیان آئے اور چند دن قیام کر کے واپس چلے گئے۔ انہوں نے جماعت کا نہایت قریب سے مطالعہ کرنے کے بعد اپنے تاثرات پر ایک تفصیلی بیان دیا۔ اس نے حضرت صاحبزادہ صاحب کے متعلق لکھا (حضرت) صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب سے بھی مل کر ہمیں از حد مسرت ہوئی۔ صاحبزادہ صاحب نہایت ہی خلیق اور سادگی پسند انسان ہیں۔ علاوہ خوش خلقی کے کہیں بڑی حد تک معاملہ فہم و مدبر بھی ہیں۔ علاوہ دیگر باتوں کے جو گفتگو صاحبزادہ صاحب موصوف اور میرے درمیان ہندوستان کے مستقبل پر ہوئی اس کے متعلق صاحبزادہ صاحب نے جو رائے اقوام عالم کے زمانۂ ماضی کے واقعات کی بنا پر ظاہر فرمائی وہ نہایت ہی زبردست مدبرانہ پہلو لئے ہوئے تھی۔‘‘ یہ خلافت سے پہلے کی بات ہے۔ 1913ء کا ذکر ہے۔ حضرت خلیفہ اولؓ کے زمانے کی بات ہے۔ پھر لکھتے ہیں کہ ’’صاحبزادہ صاحب نے مجھ سے از راہِ نوازش بہت کچھ مخلصانہ پیرایہ میں یہ خواہش ظاہر فرمائی کہ مَیں کم از کم ایک ہفتہ قادیان میں رہوں۔ اگرچہ بوجوہ چند در چند میں ان کے ارشاد کی تعمیل سے قاصر رہا مگر صاحبزادہ صاحب کی اس بلند نظرانہ مہربانی و شفقت کا از حد مشکور ہوں۔ صاحبزادہ صاحب کا زُہد و تقویٰ اور ان کی وسعت خیالانہ سادگی ہمیشہ یاد رہے گی۔‘‘

(سوانح فضل عمرؓ جلد 1 صفحہ 324)

آپؓ کی عبادتوں کے معیار کی بچپن میں ہی کیا حالت تھی اس بارے میں ’’حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ بھی جو آپؓ کے بچپن کے اساتذہ میں سے تھے اپنے تاثرات کا اظہار ان الفاظ میں کرتے ہیں۔‘‘ فرماتے ہیں کہ ’’چونکہ عاجز نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت 1890ء کے آخیر میں کر لی تھی اور اس وقت سے ہمیشہ آمد و رفت کا سلسلہ متواتر جاری رہا۔ میں حضرت اولوالعزم مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ... کو اُن کے بچپن سے دیکھ رہا ہوں کہ کس طرح ہمیشہ ان کی عادت حیا اور شرافت اور صداقت اور دین کی طرف متوجہ ہونے کی تھی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دینی کاموں میں بچپن سے ہی ان کو شوق تھا۔ نمازوں میں اکثر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ جامع مسجد میں جاتے اور خطبہ سنتے۔‘‘ فرماتے ہیں کہ ’’ایک دفعہ مجھے یاد ہے جب آپؓ کی عمر 10 سال کے قریب ہو گی آپ مسجد اقصیٰ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ نماز میں کھڑے تھے اور پھر سجدہ میں بہت رو رہے تھے۔ بچپن سے ہی آپؓ کو فطرتاً اللہ کے ساتھ اور اس کے رسولوں کے ساتھ خاص تعلق محبت تھا۔‘‘

(سوانح فضل عمرؓ جلد 1 صفحہ 116 تا 117)

پھر ایک اور واقعہ ہے آپؓ کی گریہ وزاری کرنے کا اور سجدوں میں دیر تک پڑے رہنے کا جس سے بڑوں کو بھی بڑا تعجب ہوا کرتا تھا اور ایسی حالت میں جبکہ ظاہری طور پر بڑوں کو یہ بھی پتہ ہو کہ کوئی صدمہ بھی نہیں ہے ایسا یا فکر کی کوئی بات بھی نہیں ہے تو اس وقت جب بڑے آپ کی گریہ وزاری دیکھتے تھے تو ان کو بڑا تعجب ہوتا تھا اور سوال اٹھتا تھا کہ آخر اس بچے پہ کیا بیتی ہے جو راتوں کو چھپ چھپ کر اٹھتا ہے اور بلک بلک کر اپنے رب کے حضور روتا ہے اور اپنے معصوم آنسوؤں سے سجدہ گاہ کو تر کر دیتا ہے۔

حضرت مرزا طاہر احمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے جب سوانح لکھی تو آپؒ لکھتے ہیں کہ یہی تعجب شیخ غلام احمد صاحب واعظ رضی اللہ عنہ کے دل میں بھی پیدا ہوا جو ایک نَو مسلم تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر اسلام میں داخل ہوئے تھے اور اخلاص اور ایمان میں ایسی ترقی کی کہ نہایت عابد و زاہد اور صاحبِ کشف و الہام بزرگوں میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ شیخ غلام احمد صاحب فرمایا کرتے تھے کہ ’’ایک دفعہ میں نے یہ ارادہ کیا کہ آج کی رات مسجد مبارک میں گزاروں گا اور تنہائی میں اپنے مولیٰ سے جو چاہوں گا مانگوں گا‘‘ کہتے ہیں ’’مگر جب میں مسجد میں پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ کوئی شخص سجدے میں پڑا ہوا ہے اور الحاح سے دعا کر رہا ہے۔ اس کے اس الحاح کی وجہ سے میں نماز بھی نہ پڑھ سکا اور اس شخص کی دعا کا اثر مجھ پر بھی طاری ہو گیا اور میں بھی دعا میں محو ہو گیا اور میں نے دعا کی کہ یا الٰہی! یہ شخص تیرے حضور سے جو کچھ بھی مانگ رہا ہے وہ اس کو دے دے اور میں کھڑا کھڑا تھک گیا کہ یہ شخص سر اٹھائے تو معلوم کروں کہ کون ہے‘‘۔ فرماتے ہیں کہ ’’مَیں نہیں کہہ سکتا کہ مجھ سے پہلے وہ کتنی دیر سے آئے ہوئے تھے مگر جب آپؓ نے سر اٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت میاں محمود احمد صاحبؓ ہیں۔ میں نے السلام علیکم کہا اور مصافحہ کیا اور پوچھا میاں! آج اللہ تعالیٰ سے کیا کچھ لے لیا تو آپ نے فرمایا کہ میں نے تو یہی مانگا ہے کہ الٰہی! مجھے میری آنکھوں سے اسلام کو زندہ کر کے دکھا اور یہ کہہ کر آپ اندر تشریف لے گئے۔ اسلام کی فتح کا دن دیکھنے کی یہ بے قرار تمنا جو اس نوعمری میں آپؓ کے دل میں تھی اور آپؓ کی نوعمری میں ہی وہ پھر پھل بھی لانے لگی جب آپؓ کو جوانی میں ہی اللہ تعالیٰ نے خلافت کی ردا پہنائی۔ (ماخوذ از سوانح فضل عمرؓ جلد 1 صفحہ 151)

حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحبؓ نے ’تشحیذ الاذہان‘ میں اپنی ایک دعا کا ذکر کیا ہے جو 1909ء میں آپؓ نے لکھا۔ اس مضمون میں رمضان کی برکات کا ذکر کرنے کے بعد آپؓ نے لکھا کہ:

’’میں رسالہ تشحیذ الاذہان کے لئے اپنی میز میں سے ایک مضمون تلاش کر رہا تھا کہ مجھے ایک کاغذ ملا جو میری ایک دعا تھی جو میں نے پچھلے رمضان میں کی تھی۔ مجھے اس دعا کے پڑھنے سے زور سے تحریک ہوئی کہ اپنے احباب کو بھی اس طرف متوجہ کروں۔ نامعلوم کس کی دعا سنی جائے اور خدا کا فضل کس وقت ہماری جماعت پر ایک خاص رنگ میں نازل ہو۔ میں اپنا دردِ دل ظاہر کرنے کے لئے اس دعا کو یہاں نقل کر دیتا ہوں کہ شاید کسی سعید الفطرت کے دل میں جوش پیدا ہو اور وہ اپنے رب کے حضور میں اپنے لئے اور جماعت احمدیہ کے لئے دعاؤں میں لگ جائے جو کہ میری اصل غرض ہے۔ وہ دعا یہ ہے۔

’’اے میرے مالک میرے قادر خدا۔ میرے پیارے مولیٰ میرے رہنما۔ اے خالق ارض و سماء۔ اے متصرفِ آب و ہوا۔ اے وہ خدا جس نے آدم سے لے کر حضرت عیسیٰ تک لاکھوں ہادیوں اور کروڑوں رہنماؤں کو دنیا کی ہدایت کے لئے بھیجا۔ اے وہ علی و کبیر جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جیسا عظیم الشان رسول مبعوث کیا۔ اے وہ رحمان جس نے مسیح سا رہنما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں میں پیدا کیا۔ اے نور کے پیدا کرنے والے، اے ظلمات کے مٹانے والے! تیرے حضور میں، ہاں صرف تیرے ہی حضور میں مجھ سا ذلیل بندہ جھکتا اور عاجزی کرتا ہے کہ میری صدا سن اور قبول کر کیونکہ تیرے ہی وعدوں نے مجھے جرأت دلائی ہے کہ مَیں تیرے آگے کچھ عرض کرنے کی جرأت کروں۔ میں کچھ نہ تھا تو نے مجھے بنایا۔ میں عدم میں تھا تو مجھے وجود میں لایا۔ میری پرورش کے لئے اربعہ عناصر بنائے اور میری خبر گیری کے لئے انسان کو پیدا کیا جب میں اپنی ضروریات کو بیان تک نہ کر سکتا تھا۔ تو نے مجھ پر وہ انسان مقرر کئے جو میری فکر خود کرتے تھے۔ پھر مجھے ترقی دی اور میرے رزق کو وسیع کیا۔ اے میری جان! ہاں اے میری جان! تو نے آدم کو میرا باپ بننے کا حکم دیا اور حوا کو میری ماں مقرر کیا۔ اور اپنے غلاموں میں سے ایک غلام کو جو تیرے حضور عزت سے دیکھا جاتا تھا، اس لئے مقرر کیا کہ وہ مجھ سے ناسمجھ اور نادان اور کم فہم انسان کے لئے تیرے دربار میں سفارش کرے اور تیرے رحم کو میرے لئے حاصل کرے۔ میں گناہگار تھا تو نے ستاری سے کام لیا۔ میں خطا کار تھا تو نے غفاری سے کام لیا۔ ہر ایک تکلیف اور دکھ میں میرا ساتھ دیا۔ جب کبھی مجھ پر مصیبت پڑی تُو نے میری مدد کی اور جب

کبھی میں گمراہ ہونے لگا تُو نے میرا ہاتھ پکڑ لیا۔ باوجود میری شرارتوں کے تُو نے چشم پوشی کی۔ اور باوجود میرے دور جانے کے تُو میرے قریب ہوا۔ میں تیرے نام سے غافل تھا مگر تُو نے مجھے یاد رکھا۔ ان موقعوں پر جہاں والدین اور عزیز و اقرباء اور دوست وغمگسار مدد سے قاصر ہوتے ہیں تُو نے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھایا اور میری مدد کی۔ میں غمگین ہوا تو تُو نے مجھے خوش کیا۔ میں افسردہ دل ہوا تو تُو نے مجھے شگفتہ کیا۔ میں رویا تو تُو نے مجھے ہنسایا۔ کوئی ہوگا جو فراق میں تڑپتا ہو، مجھے تو تُو نے خود ہی چہرہ دکھایا۔ تُو نے مجھ سے وعدے کئے اور پورے کئے اور کبھی نہیں ہوا کہ تجھ سے اپنے اقراروں کے پورا کرنے میں کوتاہی ہوئی ہو۔ میں نے بھی تجھ سے وعدے کئے اور توڑے مگر تُو نے اس کا کچھ خیال نہیں کیا۔ میں نہیں دیکھتا کہ مجھ سے زیادہ گنہگار کوئی اور بھی ہو اور میں نہیں جانتا کہ مجھ سے زیادہ مہربان تُو کسی اور گنہگار پر بھی ہو۔ تیرے جیسا شفیق وہم وگمان میں بھی نہیں آ سکتا۔'' اللہ تعالیٰ کو فرماتے ہیں ''تیرے جیسا شفیق وہم وگمان میں بھی نہیں آ سکتا۔ جب میں تیرے حضور میں آ کر گڑگڑایا اور زاری کی تُو نے میری آواز سنی اور قبول کی۔ میں نہیں جانتا کہ تُو نے کبھی میری اضطرار کی دعا ردّ کی ہو۔ پس اے میرے خدا! میں نہایت درد دل سے اور سچی تڑپ کے ساتھ تیرے حضور میں گرتا اور سجدہ کرتا ہوں اور عرض کرتا ہوں کہ میری دعا کو سن اور میری پکار کو پہنچ۔ اے میرے قدوس خدا! میری قوم ہلاک ہو رہی ہے اسے ہلاکت سے بچا۔ اگر وہ احمدی کہلاتے ہیں تو مجھے ان سے کیا تعلق جب تک ان کے دل اور سینے صاف نہ ہوں اور وہ تیری محبت میں سرشار نہ ہوں۔ مجھے ان سے کیا غرض؟ سوائے میرے ربّ! اپنی صفات رحمانیت اور رحیمیت کو جوش میں لا۔ اور ان کو پاک کر دے۔ صحابہ کا سا جوش وخروش ان میں پیدا ہو۔ اور وہ تیرے دین کے لئے بے قرار ہو جائیں، ان کے اعمال ان کے اقوال سے زیادہ عمدہ اور صاف ہوں۔ وہ تیرے پیارے چہرہ پر قربان ہوں اور نبی کریمؐ پر فدا۔ تیرے مسیح کی دعائیں ان کے حق میں قبول ہوں اور اس کی پاک اور سچی تعلیم ان کے دلوں میں گھر کر جائے۔ اے میرے خدا! میری قوم کو تمام ابتلاؤں اور دکھوں سے بچا اور قسم قسم کی مصیبتوں سے انہیں محفوظ رکھ۔ ان میں بڑے بڑے بزرگ پیدا کر۔ یہ ایک قوم ہو جائے جو تُو نے پسند کر لی ہو۔ اور یہ ایک گروہ ہو جس کو تُو... اپنے لئے مخصوص کر لے۔ شیطان کے تسلط سے محفوظ رہیں اور ہمیشہ ملائکہ کا نزول ان پر ہوتا رہے۔ اس قوم کو دین و دنیا میں مبارک کر، مبارک کر۔ آمین ثم آمین یا رب العالمین۔''

(سوانح فضل عمرؓ جلد 1 صفحہ 309 تا 312)

یہ دعا جیسا کہ میں نے کہا 1909ء کی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کی خلافت کے وقت میں جبکہ آپؓ کی عمر صرف 20 سال تھی، اس وقت بھی آپؓ کے دل میں دین کے لئے اور قوم کے لئے ایک درد تھا۔ اللہ تعالیٰ ہزاروں ہزار رحمتیں نازل فرمائے آپ کی روح پر جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو پھیلانے اور آپؐ کے غلام صادق اور مسیح موعود اور مہدی معہود کے مقصد کو پورا کرنے کے لئے رات دن ایک کر کے اور اپنے عہد کو پورا کر کے اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوئی اور ہمیں آپ کی اس درد بھری دعا کو سمجھنے اور کرنے اور احمدی ہونے کے مقصد کو پورا کرنے کی اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

☆...☆...☆

بقیہ: حضور انور کی مصروفیات از صفحہ نمبر 1

کی عمومی ٹیم نے اپنے پیارے امام کے ساتھ گروپ فوٹو بنوانے کا اعزاز پایا۔ اسی طرح حضورِ انور نے ریفریشر کورس مبلغین جماعت احمدیہ یوکے میں شامل ہونے والے احباب کو شرف ملاقات عطا فرمایا۔ حضور انور نے مبلغین سے مختلف امور کی بابت جائزہ لیا، ان کو نصائح فرمائیں اور ان کے سوالات کے جوابات بھی عطا فرمائے۔ بعد ازاں ان شاملین نے اپنے پیارے امام کے ساتھ گروپ فوٹو بنوانے کا اعزاز پایا۔ یاد رہے کہ آج مبلغین کرام کے ریفریشر کورس کا آخری دن تھا۔

*...**3 مارچ بروز اتوار:** حضور انور نے مسجد فضل لندن میں نمازِ عصر پڑھانے کے بعد عزیزہ عائشہ سارہ ہاشم بنت مکرم محمد اکبر راجہ صاحب (لندن) کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرم ربیب احمد مرزا (مربی سلسلہ آئرلینڈ) ابن مکرم ظفر محمود مرزا صاحب فرمایا اور اس نکاح کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی۔ نیز فریقین کو شرف مصافحہ بخشا اور مبارکباد دی۔

☆... آج شام فیملی ملاقاتوں کے بعد حضور انور سید احسان احمد صاحب (مربی سلسلہ۔ ایڈیشنل وکالت اشاعت (طباعت)) اور عزیزہ حانیہ فرزانہ اختر بنت مکرم محمد سعید اختر صاحب کی دعوت ولیمہ میں شرکت کے لئے مسجد 'بیت الفتوح' تشریف لے گئے۔ حضور انور نے نمازِ عشاء مسجد بیت الفتوح میں پڑھائی۔ اور پھر دعوتِ ولیمہ کو رونق بخشی۔

*...**07/مارچ بروز جمعرات:** حضور انور نے نمازِ ظہر سے قبل مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر مکرم راجہ محمد حسین صاحب بیت الفتوح ایسٹ کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی اور پسماندگان سے ملاقات فرمائی۔ نیز 4 نماز جنازہ غائب بھی پڑھائے۔

ملاقات حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

اس ہفتہ کے دوران حضورِ انور نے چار روز دفتری جبکہ چھ روز ذاتی ملاقاتیں فرمائیں۔ متعدد افسرانِ صیغہ جات، جماعت کے بعض مرکزی رسائل وجرائد کے مدیران اور دیگر احباب نے حضورِ انور سے اپنی دفتری ملاقاتوں میں ہدایات اور رہنمائی حاصل کی۔

اس عرصہ کے دوران 102/ فیملیز اور 58/ احباب نے انفرادی طور پر حضورِ انور سے شرفِ ملاقات کی سعادت پائی۔ اپنے آقا سے ملاقات کے لئے حاضر ہونے والے ان احبابِ جماعت کا تعلق 14/ ممالک سے تھا جن میں امریکہ، کینیڈا، گوئٹے مالا، نائیجیریا، جرمنی، سویڈن، ہالینڈ، فرانس، بلغاریہ، پاکستان، سوئٹزرلینڈ، بیلجیئم، آسٹریلیا اور یوکے شامل ہیں۔

اَللّٰھُمَّ اَیِّدْ اِمَامَنَا بِرُوْحِ الْقُدُسِ
وَکُنْ مَعَہٗ حَیْثُ مَا کَانَ وَانْصُرْہُ نَصْرًا عَزِیْزًا

بقیہ: رپورٹ جلسہ سالانہ گھانا از صفحہ نمبر 14

گھانا کا نئے سال کا کیلنڈر پیش کیا۔ اس کے بعد نادرن ریجن زونز کے گروپ نے لوکل زبان میں نغمات پیش کیے۔

اختتامی خطاب

اس کے بعد مکرم امیر صاحب گھانا نے اختتامی تقریر کی۔ آپ نے جلسہ کی حاضری کا ذکر کیا جو 38079 رہی۔ اس کے بعد Blood Donors کی تعداد کا اعلان کیا جو اللہ کے فضل سے امسال کل 2087 رہی۔ الحمد للہ

مکرم امیر صاحب نے بیرون ممالک سے تشریف لانے والے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور بتایا کہ 2008ء کے بعد اس مرتبہ بیرون ممالک سے زیادہ مہمانان تشریف لائے ہیں جن کی تعداد 78 رہی۔

اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے نارتھ سے تعلق رکھنے والے ایک نومبائع کو سٹیج پر تشریف لانے کی دعوت دی اور ان کا تعارف کروایا۔ انہوں نے جلسہ کا ماحول دیکھ کر بیعت کی۔

مکرم امیر صاحب نے اپنے خطاب میں احبابِ جماعت کو تبلیغ کے میدان میں ترقی اور کوشش کرنے کی تلقین کی اور اس سلسلہ میں قربانیاں کرنے اور خصوصاً گھانا کے شمالی علاقہ میں جہاں مسلمانوں کی تعداد بھی زیادہ ہے مساجد اور مشن ہاؤسز و سکولز بنانے پر زور دیا۔

اس کے علاوہ مکرم امیر صاحب نے والدین سے اپنے بچوں کو وقف کرنے اور جامعات میں داخل کروانے کی کوشش کی تحریک کی تاکہ مستقبل میں جماعت گھانا اور نومبائعین کی تعلیم وتربیت مزید بہتر اور منظم انداز میں کی جاسکے۔

مکرم امیر صاحب نے کہا کہ گزشتہ سال جلسہ سالانہ کے بعد اب تک جو بھی ہمارے احمدی بہن بھائی وفات پا چکے ہیں ان کے لیے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ سیّدنا حضرت مسیح موعودؑ نے شاملین جلسہ کے لیے جو دعائیں کی ہیں اللہ وہ سب آپ کے حق میں قبول فرمائے اور آپ سب کو خیر و عافیت سے اپنے گھروں میں واپس لے جائے۔

مکرم امیر صاحب نے اجتماعی دعا کروائی جس کے بعد تمام جلسہ گاہ فلک شگاف نعروں اور کلمہ طیّبہ کے بابرکت ورد سے گونج اٹھی۔ جلسہ سالانہ کا اختتامی اجلاس 3:45 بجے مکمل ہوا جس کے بعد نماز ظہر وعصر ادا کی گئیں۔

اخبارات و ٹی وی پر جلسہ سالانہ کی کوریج

گھانا کے بڑے اخبارات یعنی Daily Graphic, Ghana Times اور Daily Guide نے تصاویر کے ساتھ جلسہ سالانہ کی خبریں جلی حروف میں لگائیں۔

ان اخبارات نے نائب صدر مملکت گھانا اور مکرم امیر صاحب کے خطابات میں سے اہم پیغامات کا ذکر کیا اور خاص طور پر سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا احباب جماعت گھانا کے نام جلسہ کے موقع پر خصوصی پیغام کا ذکر کرتے ہوئے اس کا خلاصہ درج کیا۔

امسال جلسہ سالانہ گھانا کو ایم ٹی اے کی ویب سائٹ mta.tv پر لائیو stream کیا گیا۔ اور Twitter اکاؤنٹ پر تینوں دن جلسہ سالانہ کی تصاویر اور مختلف پیغامات دیے جاتے رہے۔ اسی طرح خدام الاحمدیہ گھانا نے اپنے Facebook اکاؤنٹ اور youtube پر جلسہ سالانہ گھانا کے تمام اجلاسات کی کارروائی کی Live Stream دی تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ جلسہ کی کارروائی سے استفادہ کرسکیں۔

نمائش اور بک اسٹال

امسال بھی جلسہ گاہ کے بالکل سامنے جماعتی نمائش اور بک اسٹال کا انتظام کیا گیا تھا جس میں جماعت احمدیہ عالمگیر اور بالخصوص جماعت احمدیہ گھانا کی تاریخی تصاویر، خلفائے کرام کے دورہ جات کی تصاویر، قرآن کریم کے مختلف تراجم، جماعتی لٹریچر، ریویو آف ریلیجنز کے بارے میں معلوماتی سلائیڈز، ایم ٹی اے افریقہ کے بارے میں ڈاکومینٹری وغیرہ شامل تھی۔

درج ذیل شعبہ جات نے بھی اپنا اپنا سٹال لگایا: وصیّت اور AIMS، وقف نو گھانا، Humanity First۔

اس کے علاوہ جلسہ سالانہ کو کامیاب بنانے کے لیے دورانِ جلسہ شعبہ کھانا پکوائی، شعبہ تربیت، شعبہ طبی امداد، شعبہ رہائش وغیرہ ساتھ ساتھ کام کرتے رہے۔ نیشنل ہیلتھ انشورنس نے بھی اپنا سٹال لگایا تھا۔ امسال خون کے عطیات دینے کا بھی خاص اہتمام کیا گیا تھا۔ اللہ کے فضل سے کل 2087 خون کی بوتلوں کا عطیہ دیا گیا۔

اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ گھانا کے اس جلسہ سالانہ کو بہت مبارک فرمائے اور پہلے سے بڑھ کر احمدیت یعنی حقیقی اسلام کو ترقیات عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین۔

(رپورٹ: حافظ خلیق بشیر۔ استاد مدرسۃ الحفظ گھانا)

☆...☆...☆

الفضل انٹرنیشنل میں
اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیں۔
(مینیجر)

تقریر جلسہ سالانہ جرمنی 2018ء

الفت و مودّت
عائلی زندگی کا جزوِ لاینفکّ

طاہر احمد۔ مربی سلسلہ (استاد جامعہ احمدیہ جرمنی)

وَ مِنۡ اٰیٰتِہٖۤ اَنۡ خَلَقَ لَکُمۡ مِّنۡ اَنۡفُسِکُمۡ اَزۡوَاجًا لِّتَسۡکُنُوۡۤا اِلَیۡہَا وَ جَعَلَ بَیۡنَکُمۡ مَّوَدَّۃً وَّ رَحۡمَۃً ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوۡمٍ یَّتَفَکَّرُوۡنَ ۔(الروم :22)

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے۔ ’’اس کے نشانات میں سے یہ بھی ہے کہ اس نے تمہارے لیے تمہاری ہی جنس میں سے جوڑے بنائے تا کہ تم ان کی طرف تسکین حاصل کرنے کے لیے جاؤ اور اس نے تمہارے درمیان محبت اور رحمت پیدا کر دی یقیناً اس میں ایسی قوم کے لیے جو غور و فکر کرتے ہیں بہت سے نشانات ہیں۔‘‘

دنیا میں کئی قسم کے مدرسے ہیں جہاں انسان تعلیم حاصل کرتا ہے۔ لیکن ایک مدرسہ ایسا بھی ہے جہاں محبت کی زبان میں عشق اور پھر ترقی کرتے ہوئے عشقِ الٰہی کا سبق پڑھایا جاتا ہے۔ اور اگر اس مدرسے میں پڑھنے والے اس سبق کو اچھی طرح یاد کر لیں اور اسے اپنی زندگیوں کا حصہ بنالیں تو محبتِ الٰہی کے وارث بنتے ہیں۔

اس مدرسے کا عرفان عطا فرماتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:۔

’’شادیوں کا معاملہ محبت کی بنیاد کے قیام کے لیے ہے میاں بیوی کی محبت درحقیقت خدا ہی کی محبت کا ظِل ہے۔ شادی ایک مدرسہ ہے جہاں خدا تعالیٰ کے عشق کا سبق پڑھایا جاتا ہے... اللہ تعالیٰ نے میاں بیوی کے تعلقات کو اپنی محبت کا ایک نشان قرار دیا ہے... غرض ماں باپ کی محبت خدا تعالیٰ کی محبت کا ایک ظل ہے، بیوی کی محبت بھی خدا تعالیٰ کی محبت کا ظل ہے اور اولاد کی محبت بھی خدا تعالیٰ کی محبت کا ایک ظل ہے... گویا یہ تینوں ایک درس گاہ ہیں جن میں انسان اللہ تعالیٰ کی محبت کا سبق سیکھتا ہے اور دوسروں کو سکھاتا ہے۔

(خطبات محمود جلد سوم صفحہ 376)

دین اسلام نے عائلی زندگی میں الفت و مودت پیدا کرنے کے نہایت ہی پیارے اصول ہمارے لیے اس آیتِ کریمہ میں بیان فرمادیے ہیں۔ ان اصولوں پر چل کر ایک مومن اپنی عائلی زندگی کو خوشحال، صحتمند اور جنت نما بنا سکتا ہے۔

معاشرتی زندگی کا آغاز دراصل ایک گھر کے آغاز سے ہوتا ہے۔ عائلی زندگی کے بارہ میں قرآنِ کریم کی تعلیم اپنے اندر وہ قوت اور طاقت رکھتی ہے جس پر عمل کے نتیجہ میں عائلی زندگی جنت نظیر معاشرہ میں بدل جاتی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

’’شادی کے بعد مَودّت اور رحمت کا مضمون ہمیشہ پیشِ نظر رہنا چاہیے اور ایسا ماحول قائم کرنا چاہیے کہ مرد عورت کے لیے محبت اور رحمت کا سرچشمہ ثابت ہو اور عورت مرد کے لیے محبت اور رحمت کا سرچشمہ ثابت ہو۔‘‘

(از خطاب مستورات جلسہ سالانہ برطانیہ 26 جولائی 1986ء)

نیز فرمایا ’’ اللہ تعالیٰ نے تمہارے درمیان گہری محبت اور رحمت کا رشتہ قائم فرمادیا ہے اور یہ رشتہ دونوں طرف سے ہے... بینکم فرمایا۔ یعنی وہ بچے جو میاں بیوی کے تعلقات کے نتیجہ میں پیدا ہوتے ہیں وہ بھی آپس میں محبت اور رحمت کے تعلقات سے زندگی بسر کریں اور سارے معاشرے کے لیے یہ پیغام ہے کہ عائلی زندگی میں مودت اور رحمت کو اختیار کرو۔‘‘ (خطبہ جمعہ مورخہ 16 اپریل 1993ء ۔ الفضل 14 جون 1993ء)

عائلی زندگی میں الفت و مودت کا ذریعہ، اتباعِ رسول ﷺ

ہمارے آقا و مولا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی زندگی کو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے اسوۂ حسنہ قرار دیا ہے اور فرمایا کہ اگر تم میری محبت چاہتے ہو تو آنحضرت ﷺ کی اتباع کرو۔

آپ ﷺ نے فرمایا کہ ’’تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے اہل خانہ کے ساتھ حسن سلوک میں بہتر ہے اور مَیں تم میں سب سے بڑھ کر اپنے اہل خانہ کے ساتھ حسن سلوک کرنے والا ہوں۔‘‘

فرمایا: ’’نیک عورت سے بہتر دنیا کی کوئی چیز نہیں‘‘ (ابن ماجہ) جو عورت اپنے گھر میں وقار سے رہتی ہو اور اپنے خانگی فرائض ادا کر رہی ہو اس کو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرنے والوں کا اجر دیا جاتا ہے (ابن کثیر زیر آیت وقرن فی بیوتکن)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

’’سب سے حسین معاشرے کی جنت جو نازل ہوئی وہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کے زمانے میں نازل ہوئی۔ آپؐ نے بہترین اسوہ ہر آنے والی نسل کے لیے پیچھے چھوڑا۔ خواتین مبارکہ سے آپ کا کیا سلوک تھا، آپ کیسے گھر میں رہتے تھے، کس طرح ان کے حقوق کا خیال رکھتے تھے، کس طرح حقوق سے بڑھ کر ان پر التفات فرمایا کرتے تھے یہ وہ زندہ نمونے ہیں جو دنیا کی نظر سے اوجھل ہو چکے ہیں اور یہ دیکھ کر دکھ ہوتا ہے کہ بہت سے احمدی گھروں کی نظر سے بھی اوجھل ہو چکے ہیں۔‘‘

(اوڑھنی والیوں کے لیے پھول جلد 2 صفحہ 21)

آنحضرت ﷺ کی عائلی زندگی میں سے الفت و مودت کے چند پاکیزہ اور خوبصورت نمونے آپ کی خدمت میں پیش ہیں۔

حضرت عائشہؓ کی شہادت گھریلو زندگی کے بارے میں یہ ہے کہ آپ ﷺ تمام لوگوں سے زیادہ نرم خو تھے اور سب سے زیادہ کریم۔ عام آدمیوں کی طرح بلا تکلف گھر میں رہنے والے۔ آپ ﷺ نے کبھی تیوری نہیں چڑھائی، ہمیشہ مسکراتے رہتے تھے۔ ساری زندگی آپ ﷺ نے اپنی کسی بیوی پر ہاتھ نہیں اٹھایا۔ (شمائل ترمذی باب ماجاء فی خلق رسول اللہ)

نیز فرمایا: ’’آپ ﷺ جتنا وقت گھر پر ہوتے تھے گھر والوں کی مدد اور خدمت میں مصروف رہتے تھے یہاں تک کہ آپ ﷺ کو نماز کا بلاوا آتا اور آپ ﷺ مسجد میں تشریف لے جاتے۔ (بخاری کتاب الادب باب کیف یکون الرجل فی اھلہ)

یہ ہے عائلی زندگی میں الفت و مودت کو بڑھانے کا عملی نمونہ جو ہمارے پیارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے پیش فرمایا کہ جب تک گھر میں موجود رہتے اپنے بیوی بچوں کو بھرپور وقت اور توجہ سے نوازتے۔

نبی کریم ﷺ نے ایک موقع پر اپنی اہلیہ حضرت صفیہؓ کے ساتھ وہ الفت و مودت کا سلوک کیا کہ انسان کا اس پیار پر قربان ہونے کے لیے دل کرتا ہے۔ جنگ خیبر سے واپسی پر صحابہؓ نے یہ عجیب نظارہ دیکھا کہ اونٹ پر آپ ﷺ حضرت صفیہؓ کے لیے خود جگہ بنا رہے ہیں۔ وہ جُبہ جو آپ ﷺ نے پہنا ہوا تھا اتار کر تہہ کر کے بیٹھنے کی جگہ پر رکھا۔ پھر سوار کراتے وقت اپنا گھٹنا ان کے آگے جھکا دیا اور فرمایا اس پر پاؤں رکھ کر اونٹ پر سوار ہو جاؤ۔ (بخاری)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

’’آنحضرت ﷺ کے اسوہ کو اپنائیں۔ آپؐ گھر میں کیسا پیارا سلوک فرمایا کرتے تھے حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں ’’بعض اوقات حضرت عائشہؓ کے ساتھ دوڑتے بھی ہیں۔‘‘ اب کوئی سوچ سکتا ہے آج کے زمانے میں کہ اس طرح بیویوں کے ساتھ دوڑ لگائے۔ مگر آنحضرت ﷺ بہت سادہ اور بے تکلف تھے۔۔۔ ’’ایک مرتبہ آپؐ آگے نکل گئے اور دوسری مرتبہ خود نرم ہو گئے۔‘‘ تا عائشہ آگے نکل جائیں اور وہ آگے نکل گئیں۔‘‘ (خطبہ جمعہ 21 جنوری 2000ء)

رسولِ کریم ﷺ ایک مثالی شوہر تھے آپ ﷺ سراپا محبت تھے آپ ﷺ نے اپنی ازواج سے محبت کی اور انہیں محبت کرنا سکھائی۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ بعض دفعہ مجھے چوسنے والی ہڈی دیتے اور میں چوستی تو پھر مجھ سے لے کر اسے اس جگہ سے چوستے جہاں پر میرا منہ لگا ہوتا۔ آپ ﷺ مجھے برتن دیتے تو میں اس سے پیتی۔ پھر رسول کریم ﷺ اسی جگہ سے برتن کو منہ لگا کر پیتے جہاں میرا منہ لگا ہوتا۔‘‘

(مسند احمد بن حنبل الجزء السادس صفحہ 24)

اسی طرح آپ ﷺ کی ازواجِ مطہرات بھی نبی کریم ﷺ کے ہر قسم کے آرام کا خیال فرماتیں اور ہر طرح سے آپ کی خدمت کرتیں۔ اور آپؐ سے عشق کی حد تک پیار کرتی تھیں۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

’’عائشہؓ کا رسول کریم ﷺ سے عشق اور محبت کا پتہ لگانا ہو تو اس بات پر غور کرو کہ رسول کریم ﷺ کی وفات کے وقت ان کی عمر 19 سال یا 21 سال کی ہوگی... ساری عمر انہوں نے رسول کریم کی محبت اور یاد میں گزار دی۔ حدیث میں آتا ہے کہ آپؓ کوئی چیز نہ کھاتی تھیں کہ رسول کریم ﷺ کو یاد کر کے آپ کی آنکھوں سے آنسو نہ نکل آتے ہوں...‘‘ (خطبات محمود جلد سوم صفحہ 270)

آنحضور ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت میمونہؓ آپؐ کی وفات کے بعد پچاس سال زندہ رہیں۔

’’اپنی وفات سے قبل انہوں نے اپنے اردگرد کے لوگوں سے درخواست کی کہ جب میں مرجاؤں تو مکہ کے باہر ایک منزل کے فاصلہ پر اس جگہ جس جگہ رسول کریم ﷺ کا خیمہ تھا اور جہاں شادی کے بعد پہلی بار آپؐ سے ملی تھی وہاں میری قبر بنائی جائے اور اس میں مجھے دفن کیا جائے۔ دنیا میں سچے نوادر بھی ہوتے ہیں اور قصے کہانیاں بھی۔ لیکن کوئی واقعہ اس گہری محبت اور اس کے اتنے خوبصورت اظہار سے زیادہ پُرتاثیر ہوسکتا ہے؟‘‘

(نبیوں کا سردار صفحہ 178۔179 از حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانیؓ)

عائلی زندگی میں الفت و مودت کا ذریعہ، حضرت مسیح موعودؑ کا پاک نمونہ

حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا: ’’عورتوں کے لیے خدا کا وعدہ ہے کہ اگر وہ اپنے خاوندوں کی اطاعت کریں گی تو خدا ان کو ہر بلا سے بچاوے گا اور ان کی اولاد عمر والی ہوگی اور نیک بخت ہوگی۔‘‘

(تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام سورۃ النساء جلد دوئم صفحہ 237)

آنحضورؐ کے عاشقِ صادق حضرت مسیح موعودؑ اور حضرت اماں جانؓ کی ازدواجی زندگی الفت و مودت اور بہشت کا نمونہ تھی۔ دونوں میاں بیوی کامل محبت و یگانگت کا ایک بے نظیر نمونہ تھے۔ ایک مثالی جوڑا تھا جن میں دوئی مٹ چکی تھی اور ایسے ہو گئے تھے جیسے ایک سینے میں دو دل دھڑک رہے ہوں۔ یہ سب اس لیے تھا کہ حضرت مسیح موعودؑ حضرت اماں جانؓ کی بہت خاطر داری کرتے تھے اور دوسری طرف حضرت اماں جانؓ بھی دل و جان سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر فدا تھیں۔ اس طرح اس مقدس جوڑے کی باہمی الفت و مودت نے ایک ایسے گھرانے کو جنم دیا جو خدا کے فضلوں کا مورد بنا۔

حضرت صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب مرحوم اپنے ایک مضمون میں حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحبؓ سے روایت کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ’’میں نے اپنے ہوش میں نہ کبھی حضور کو حضرت (اماں جانؓ) سے ناراض دیکھا نہ سنا۔ بلکہ ہمیشہ وہ حالت دیکھی جو ایک آئیڈیل جوڑے کی ہونی چاہیے۔‘‘

(سیرت حضرت نصرت جہاں بیگم صاحبہ صفحہ 231۔ روزنامہ الفضل ربوہ 19 مئی 2010ء صفحہ 2)

اگر ہم میں سے ہر ایک ان واقعات میں بیان حضرت مسیح موعودؑ اور حضرت اماں جانؓ کے نمونہ پر چلے تو ہماری عائلی زندگی بھی الفت و مودت کا گہوارہ بن سکتی ہے۔

حضرت اماں جانؓ فرماتی ہیں: ’’میں پہلے پہل جب دلی سے آئی تو مجھے معلوم ہوا کہ حضرت مسیح موعودؑ گڑ کے میٹھے چاول پسند فرماتے ہیں چنانچہ میں نے بہت شوق اور اہتمام سے میٹھے چاول پکانے کا انتظام کیا۔ تھوڑے سے چاول منگوائے اور اس میں چار گنا گڑ ڈال دیا سو وہ بالکل راب سی بن گئی۔ جب پتیلی چولہے سے اتاری اور چاول برتن میں نکالے تو دیکھ کر سخت رنج اور صدمہ ہوا کہ یہ تو خراب ہو گئے۔ ادھر کھانے کا وقت ہو گیا تھا حیران تھی کہ اب کیا کروں۔ اتنے میں حضرت صاحب آگئے۔ میرے چہرہ کو دیکھا جو رنج اور صدمے سے رونے والوں کا بنا ہوا تھا۔ آپؑ دیکھ کر ہنسے اور فرمایا کیا چاول اچھے نہ پکنے کا افسوس ہے؟ پھر فرمایا۔ نہیں! یہ تو بہت اچھے ہیں میرے مزاج کے مطابق پکے ہیں۔ ایسے زیادہ گڑ والے ہی تو مجھے پسند ہیں۔ یہ تو بہت ہی اچھے ہیں اور پھر بہت خوش ہو کر کھائے۔ حضرت اماں جانؓ فرماتی تھیں کہ حضرت صاحبؑ نے مجھے خوش کرنے کی اتنی باتیں کہیں کہ میرا دل بھی خوش ہو گیا‘‘

(سیرت حضرت نصرت جہاں بیگم صاحبہ صفحہ 225 ۔ روزنامہ الفضل ربوہ 19 مئی 2010ء صفحہ 3)

اس فقرے کو ہمیں بھی ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ ”حضرت صاحبؑ نے مجھے خوش کرنے کی اتنی باتیں کہیں کہ میرا دل بھی خوش ہوگیا“۔ ہمیں بھی اپنے جیون ساتھی کی کمزوری پر طعنے دینے کی بجائے دلداری کرنی چاہیے تا کہ اس کا رنج اور غم خوشی میں تبدیل ہوجائے۔ نیز میاں بیوی کو ایک دوسرے کی پسند اور ناپسند کا بھی پتہ ہونا چاہیے اور ہر ایک یہ کوشش کرے کہ اپنے ساتھی کی پسند کو ترجیح دے۔ ایک دوسرے کو خوش کرنے کے مواقع بھی تلاش کرتے رہنا چاہیے تا کہ سکینت کے سامان پیدا ہوسکیں۔ اس سے ہماری عائلی زندگی میں بھی الفت ومودت پیدا ہوگی۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

دیکھ لو میل و محبت میں عجب تاثیر ہے
ایک دل کرتا ہے جھک کر دوسرے دل کو شکار
تیر تاثیر محبت کا خطا جاتا نہیں
تیر اندازو نہ ہونا سست اس میں زینہار

(درثمین اردو صفحہ 162)

میاں بیوی اگر تقویٰ کی راہوں پر چلیں تو ان کا تعلق سچے عشق میں تبدیل ہوجاتا ہے اس کا ذکر حضرت مسیح موعودؑ اپنے ایک تعزیتی خط میں جو حضور نے حضرت نواب محمد علی خان صاحبؓ کو ان کی پہلی بیگم کی وفات پر لکھا تھا تحریر فرمایا:

”میاں بیوی کا علاقہ ایک الگ علاقہ ہے جس کے درمیان اسرار ہوتے ہیں۔ بیوی میاں ایک ہی بدن اور ایک ہی وجود ہو جاتے ہیں۔ ان کو صدہا مرتبہ اتفاق ہوتا ہے کہ وہ ایک ہی جگہ سوتے ہیں وہ ایک دوسرے کا عضو ہو جاتے ہیں۔ بسا اوقات ان میں ایک عشق کی سی محبت پیدا ہو جاتی ہے... یہی وہ تعلق ہے جو چند ہفتہ باہر رہ کر آخر فی الفور یاد آتا ہے۔ ایسے تعلق کا خدا نے بار بار ذکر کیا ہے کہ باہم محبت اور انس پکڑنے کا یہی تعلق ہے۔ بسا اوقات اس تعلق کی برکت سے دنیوی تلخیاں فراموش ہو جاتی ہیں۔ یہاں تک کہ انبیاء علیہم السلام بھی اس تعلق کے محتاج تھے۔ جب سرور کائنات ﷺ بہت ہی غمگین ہوتے تھے تو حضرت عائشہؓ کی ران پر ہاتھ مارتے تھے اور فرماتے تھے کہ ارحنا یا عائشہ یعنی اے عائشہ ہمیں خوش کر کہ ہم اس وقت غمگین ہیں۔“ (الحکم 3 ستمبر 1903ء)

حضرت مسیح موعودؑ اور حضرت اماں جانؓ کا باہمی مودت، احترام اور محبت کا رشتہ تھا حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ بیان کرتی ہیں:

”ایک بار مجھے یاد ہے حضرت والدہ صاحبہؓ نے حضرت اقدسؑ سے کہا (ایک دن تنہائی میں الگ نماز پڑھنے سے پہلے نیت باندھنے سے پیشتر) کہ ”میں ہمیشہ دعا کرتی ہوں کہ خدا مجھے آپ کا غم نہ دکھائے اور مجھے پہلے اٹھالے“ یہ سن کر حضرت نے فرمایا: ”اور میں ہمیشہ یہ دعا کرتا ہوں کہ تم میرے بعد زندہ رہو اور میں تم کو سلامت چھوڑ کر جاؤں“۔

(سیرت حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ صفحہ 459)

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

دوستی بھی ہے عجب جس سے ہوں آخر دوستی
آملی الفت سے الفت ہو کے دو دل پر سوار

آنحضرت ﷺ نے ایک طرف خاوند کو بیوی کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا ہے وہاں دوسری طرف بیوی کو خاوند کے حقوق ادا کرنے کی زبردست تلقین فرمائی ہے۔ کیونکہ گھر میں الفت ومودت صرف اسی صورت میں قائم رہ سکتی ہے۔ اس لیے ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ دوسروں میں خامیاں تلاش کرنے کی بجائے اپنی خامیوں کو دور کرنے کی کوشش کی جائے۔

عائلی الفت ومودت کے لیے ضرب الامثال کا استعمال

عائلی الفت ومودت کو ظاہر کرنے اور قائم رکھنے کے لیے ضرب المثل بھی بیان کی جاتی ہیں مثلاً کہتے ہیں کہ مرد پھول ہے اور عورت اس کی خوشبو۔ مرد کو پھول کہہ کر بتایا کہ پھول کی طرح اپنی بیوی سے ملاطفت اور نرمی کا سلوک کرنا اور عورت کو خوشبو سے تشبیہ دے کر پیغام دیا کہ خاوند کے لیے نیک شہرت اور عزت کا باعث بننے کی کوشش کرنا۔

ایک ضرب المثل ہے کہ ”ہر کامیاب مرد کے پیچھے عورت کا ہاتھ ہوتا ہے“ یعنی گھر میں پنپنے والی الفت ومودت مرد کو سکینت عطا کرتے ہوئے اسے باہر کے امور خوش اسلوبی سے سرانجام دینے میں مدد دیتی ہے۔ مرد کی کامیابیاں دراصل عورت کی بھی کامیابیاں شمار ہوتی ہیں۔

لیکن ان سب سے بڑھ کر سب سے زیادہ خوبصورت مثال قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی ہے۔ فرمایا کہ میاں اور بیوی ایک دوسرے کا لباس ہیں اور اپنے بندوں اور لونڈیوں کو یہ حسین پیغام دیا کہ دیکھو ایک دوسرے کی حفاظت کرنے والا بن جانا، ایک دوسرے کے لیے خوبصورتی کا باعث اور ایک دوسرے کی پردہ پوشی کرنے والے بن جانا۔

عائلی زندگی میں الفت ومودت کا ذریعہ، خلیفۂ وقت کا نمونہ

حضرات! ہمارے سامنے ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بہترین اور خوبصورت مثال رکھتے ہوئے حضرت سیدہ امۃ السبوح صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتی ہیں:

”حضور انور کی زندگی خلافت سے پہلے بھی خدمتِ دین کے لیے وقف تھی اور آپ کے شب و روز بھرپور دینی مصروفیات میں گزرتے۔۔۔سب سے پہلی چیز جس نے حضور کے لیے میرے دل میں قدر پیدا کی وہ یہ کہ کسی معاملہ میں بھی حضور نے کبھی Selfishness (خود غرضی) نہیں دکھائی۔ ہمیشہ ہی باوجود اپنی دینی مصروفیات کے میرا اور بچوں کا اپنی طاقت کے مطابق خیال رکھا۔۔۔ گھانا میں ہمیشہ پانی کی قلت رہی۔ حضور صبح بالٹیوں سے پانی بھرتے۔ جتنا بھی ضروری کام ہوتا مجھے یہ نہیں کہا کہ آج میں مصروف ہوں تم خود ہی بھر لو۔۔۔ گھریلو زندگی جو خلافت سے پہلے تھی اب بھی وہی ہے۔ آپ کھانے میں کبھی نقص نہیں نکالتے۔۔۔ ایک بار میری طبیعت بہت خراب تھی۔۔۔ حضور نے پہلے میرے لیے ناشتہ تیار کر کے مجھے دیا، پھر اپنا ناشتہ تیار کرنے کے بعد دفتر گئے“۔

(ماہنامہ تشحیذ الاذہان ستمبر، اکتوبر 2008 صفحہ 14 تا 22)

حضور انور کے پرسنل سیکرٹری مکرم عابد خان صاحب اپنی ایک تقریر میں بیان کرتے ہیں کہ ”میں مسجد فضل کے قریب رہتا ہوں۔ تین چار سال پہلے کی بات ہے کہ ایک دن میں اپنی بیوی کے ساتھ مسجد فضل کے پاس سے گزر رہا تھا اگلے دن میری حضور سے ملاقات ہوئی تو فرمایا:... میں نے تمہیں مسجد کی کھڑکی سے دیکھا تھا کہ تم اپنی بیوی کے ساتھ جا رہے تھے تم کچھ آگے چل رہے تھے۔ مگر تم کیوں کسی غیر احمدی مولوی کی طرح اپنی بیوی سے آگے چل رہے تھے تمہیں اس کے ساتھ چلنا چاہیے“

www.mta.tv/addresses-speeches/qaideen-)
(forum-speech-abid-khan-sahib-about-khilafat

کتنے خوش قسمت ہیں احمدی جن کو خدا تعالیٰ نے ایسی محبت کرنے والا امام عطا فرمایا ہے کہ میاں بیوی کی بہت لمبی دوریاں تو بہت دور کی بات، میاں بیوی کے درمیان ایک قدم کا فاصلہ بھی ان پر شاق گذرتا ہے۔

محترم خان صاحب کہتے ہیں:

”یہ ایسی بات ہے جسے میں نے خود بھی دیکھا ہے کہ جب بھی بیگم صاحبہ کے ساتھ حضور چل رہے ہوں تو ان کے ساتھ چلتے ہیں یا کبھی ایک قدم پیچھے ہوتے ہیں۔“

www.mta.tv/addresses-speeches/qaideen-)
forum-speech-abid-khan-sahib-about-
(khilafat

ہمارے پیارے آقا ہم میں سے ہر احمدی سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ وہ اپنے بیوی بچوں کو زندگی کے سفر میں ساتھ لے کر چلے، اپنے معمولات سے انہیں آگاہ رکھے، اپنے کاموں میں بیوی بچوں سے مشورہ لے کر اور بیوی کو بھی چاہیے کہ مرد کے ساتھ ساتھ اور قدم سے قدم ملا کر چلے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ اس کی توجہات اور خوبیوں کا مرکز دنیاوی چیزیں ہی بن کر رہ جائیں۔ مکرم عبید اللہ علیم صاحب مرحوم فرماتے ہیں:

باہر کا دھن آتا جاتا
اصل خزانہ گھر میں ہے
ہر دھوپ میں جو مجھے سایہ دے
وہ سچا سایہ گھر میں ہے
کیا سوانگ بھرے روٹی کے لیے
عزت کے لیے شہرت کے لیے
سنو شام ہوئی اب گھر کو چلو
کوئی شخص اکیلا گھر میں ہے
دنیا میں کھپائے سال کئی
آخر میں کھلا احوال یہی
وہ گھر کا ہو یا باہر کا،
ہر دکھ کا مداوا گھر میں ہے

(ویران سرائے کا دیا)

عائلی زندگی میں الفت ومودت کا ذریعہ، آنکھ، کان، زبان کا نیک استعمال

الفت ومودت کو قائم رکھنے کے لیے آنکھ کان زبان کا نیک استعمال تمام عائلی مسائل کا حل ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ: ”ہر مرد اور عورت کا کام ہے کہ اپنے کان، آنکھ، زبان اور ہر عضو کے استعمال کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے تابع کر کے استعمال کریں“

اس کی ایک انتہائی خوبصورت مثال یہ ہے کہ ایک موقع پر حضرت عائشہ صدیقہؓ بیان کرتی ہیں: ”رسول کریم ﷺ اپنی جوتی کو پیوند لگا رہے تھے اور میں چرخہ کات رہی تھی۔ اچانک میری نظر حضور ﷺ کی پیشانی پر پڑی تو اس پیشانی پر پسینے کے قطرے ابھر رہے تھے۔ اس پسینے کے اندر ایسا نور تھا جو ابھرتا چلا آرہا تھا اور بڑھ رہا تھا۔ یہ نظارہ دیکھ کر میں سراپا حیرت بن گئی۔ حضور ﷺ کی نگاہ مجھ پر پڑی تو فرمایا! عائشہ تم حیران کیوں ہوئی بیٹھی ہو؟ میں نے کہا یا رسول اللہ! میں نے آپ کی پیشانی پر ایسا پسینہ دیکھا ہے کہ اس کے اندر ایک نور چمکتا دمکتا بڑھتا چلا جارہا ہے خدا کی قسم! اگر ابو کبیر ہذلی حضور ﷺ کو دیکھ پاتا تو اسے معلوم ہو جاتا کہ اس کے اشعار کا مصداق آپ ہی تھے۔ آپ نے فرمایا! اس کے اشعار کیا ہیں۔ حضرت عائشہؓ نے وہ اشعار پڑھ کر سنائے جن کا ترجمہ یہ ہے کہ وہ ولادت اور رضاعت کی آلودگیوں سے مبرا ہیں اور تو کوئی ایسا نہیں جو ولادت اور رضاعت کی آلودگیوں سے اس طرح مبرا ہو... حضور نے ہاتھ میں جو کچھ تھا نیچے رکھ دیا۔ عائشہ کہتی ہیں آپ نے مجھے قریب کیا اور میری پیشانی کو چوما اور فرمایا اے عائشہ! جو سرور مجھے اس وقت تجھ سے حاصل ہوا ہے اتنا سرور تو تجھے بھی میرے نظارے میں حاصل نہیں ہوا ہوگا۔۔۔“ یہ آپؐ کی ازدواجی زندگی کے حالات ہیں۔ اس سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ وہ محبت جو خدا کے لیے ہو، وہ لذتیں جو خدا کی خاطر ہوں، ان محبتوں اور لذتوں کے کیا رنگ ہوا کرتے ہیں۔“

(اوڑھنی والیوں کے لیے پھول صفحہ 541)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ:

”میں اکثر ان جوڑوں کو جو نصیحت کے لیے کہتے ہیں یہ کہا کرتا ہوں کہ ایک دوسرے کے لیے اپنی زبان، کان، آنکھ کا صحیح استعمال کرو تو تمہارے مسائل کبھی پیدا نہیں ہوں گے۔ زبان کا استعمال اگر نرمی اور پیار سے ہو تو کبھی مسائل پیدا نہ ہوں... اگر جھگڑے ختم کرنے کے لیے تھوڑے وقت کے لیے کان بند کر لیے جائیں سارے مسائل وہیں دب سکتے ہیں۔۔۔ ایک دوسرے کی برائیوں کو دیکھنے کے لیے آنکھیں بند رکھو اور ایک دوسرے کی اچھائیوں کو دیکھنے کے لیے اپنی آنکھیں کھلی رکھو۔

(خطاب از مستورات جلسہ سالانہ برطانیہ 2011ء)

عائلی زندگی میں الفت ومودت کا ذریعہ، عفو اور درگزر

معزز سامعین! محبت، خوشی اور طمانیت کا حصول نہ تو کسی کو الزام دے کر ہوسکتا ہے اور نہ ہی بدلہ لے کر بلکہ صرف عفو اور درگزر ہی وہ وصف ہے جو انسان کے اندر بھی اور باہر بھی خوشی بکھیر سکتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ:

”آپس میں صلح وصفائی کی فضا پیدا کرنی چاہیے میاں بیوی دونوں کو نصیحت ہے کہ اگر دونوں ہی اپنے جذبات پر کنٹرول رکھیں ذرا ذرا سی بات پر معاملات بعض دفعہ اس قدر تکلیف دہ صورت اختیار کر لیتے ہیں کہ انسان سوچ کر پریشان ہو جاتا ہے کہ ایسے بھی لوگ دنیا میں موجود ہیں جو کہنے کو تو انسان ہیں مگر جانوروں سے بدتر۔“ (خطبات مسرور جلد دوئم صفحہ 450)

نیز فرمایا: ”جب شادی ہوگئی تو اب شرافت کا تقاضا یہی ہے کہ ایک دوسرے کو برداشت کریں، نیک سلوک کریں، ایک دوسرے کو سمجھیں، اللہ کا تقویٰ اختیار کریں۔“ (خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ 10 نومبر 2006ء بمقام بیت الفضل لندن خطبات مسرور جلد چہارم صفحہ 569)

آنحضرت ﷺ کے متعلق آپؐ کے اہل بیت کا بیان ہے کہ آپؐ گھر میں بلند آواز سے کلام نہیں کرتے تھے۔ نہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر برا مناتے تھے۔ بلکہ ایک لازوال بشاشت اور ایک دائمی مسکراہٹ ہمیشہ آپؐ کے چہرہ مبارک پر ہوتی تھی۔“ (طبقات ابن سعد، جلد اول صفحہ 365 بحوالہ الفضل 16 جولائی 2004ء صفحہ 3)

عائلی زندگی میں الفت ومودت کا ذریعہ، میاں بیوی کا ایک دوسرے پر اعتماد

ایک بہت اہم بات میاں بیوی کا ایک دوسرے پر اعتماد اور ایک دوسرے کا احترام کرنا ہے جس سے گھر محبتوں کا گہوارہ

اور جنت کا نمونہ بنتا ہے۔ایسے ہی گھر کے لیے ایک شاعر یوں دعا گو ہے۔

تمہاری صبح حسیں ہو رُخِ سحر کی طرح
تمہاری رات منور ہو شبِ قمر کی طرح
کوئی بہشت کا پوچھے تو کہہ سکوں ہنس کر
کہ وہ خوب جگہ ہے ہمارے گھر کی طرح

عائلی زندگی میں الفت و مودت کا ذریعہ
بیوی بچوں پر خرچ

رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ”تم خدا کی رضا چاہتے ہوئے جو خرچ کرو گے اس پر تمہیں ضرور اجر ملے گا۔ یہاں تک کہ اس لقمہ پر بھی جو تم اپنی بیوی کے منہ میں ڈالتے ہو۔“

(بخاری کتاب الایمان)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”بعض مردوں کی عادت ہوتی ہے کہ جو کماتے ہیں وہ باہر ہی کھاتے پیتے اُڑا دیتے ہیں اور بیوی کو تنگ کرتے ہیں۔باہر پھر کر کھانا کھانے کی عادت اچھی بات نہیں ہے سوائے اس کے کہ اگر ہو سکتا ہو تو بیوی کو بھی ساتھ لے کر جاؤ۔میرا اپنا بھی ہمیشہ یہی طریق رہا ہے۔“(خطبہ جمعہ 21 جنوری 2000ء)

عائلی زندگی میں الفت و مودت کا ذریعہ، نئی ایجادات کا مناسب استعمال

ایک گھرانہ پورے معاشرے کی بنیادی اکائی ہے۔ایک گھرانے کی کامیابی اور سکون گلی، محلے، شہر اور ملک کی کامیابی اور سکون کی ضمانت بن جاتی ہے۔لیکن اس کے برعکس اگر ایک گھر میں بھی جنسی بے راہروی، رشتوں کے تقدس کی پامالی، خود غرضی، بد اخلاقی، معاشرتی بدامنی موجود ہو تو وہ پورے معاشرے کے امن اور سکون کو متاثر کرنا شروع کر دیتی ہے۔

امسال حضور انور نے جلسہ سالانہ یوکے 2018ء کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

”اب تو بعض عقل والے دنیادار بھی کہنے لگ گئے ہیں کہ ہمارے گھر کی اکائی ختم ہو گئی ہے۔میاں بیوی اکٹھے باتیں کرتے تھے۔اس کمپیوٹر فونز نے رشتوں کو توڑ دیا ہے۔گھر کی اکائی ختم ہو گئی ہے۔ہر عقل مند کو یہ ایجادات پریشان کر رہی ہیں... ایسے میں جو ہم امام زمانہ کو ماننے والے کھڑے ہیں ہمیں تو بہت محنت سے کام کرنے کی ضرورت ہے۔ہم نے نہ صرف اپنے آپ کو بچانا ہے بلکہ اگلی نسلوں کو بھی بچانا ہے۔“

پس ہمیں چاہیے کہ ان نئی ایجادات کو خاندانوں کو توڑنے کے لیے نہیں بلکہ جوڑنے کے لیے استعمال کریں۔

عائلی زندگی میں الفت و مودت کا ذریعہ، میاں بیوی کے قرابت داروں سے محبت

سچی محبت کا تقاضا ہے کہ جس سے پیار ہو اس کے قرابت داروں اور اس کے ساتھ تعلق رکھنے والوں سے بھی محبت کی جائے۔جیسا کہ ظاہر ہے کہ میاں بیوی کا رشتہ باہمی الفت و مودت کا رشتہ ہوتا ہے اور اس کے لیے ضروری ہوتا ہے کہ خاوند کے عزیز و اقارب اور ان کا عزت و احترام بیوی کو عزیز ہو اور یہی کیفیت دوسری طرف ہو کہ بیوی کے عزیز و اقارب خاوند کے لیے قابلِ احترام ہوں تب ہی یہ رشتہ مثالی کہلا سکتا ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

”رسول کریم ﷺ کو ہم دیکھتے ہیں کہ آپ کس قدر اپنے رشتہ داروں کے جذبات کا خیال رکھتے تھے ایک دفعہ آپ گھر تشریف لائے دیکھا کہ آپ کی بیوی ام حبیبہؓ (جو ابو سفیان کی بیٹی تھی) کی ران پر اپنے بھائی کا سر ہے اور وہ ان کے بالوں سے کھیل رہی ہیں آنحضرت ﷺ نے فرمایا ام حبیبہ کیا آپ کو معاویہ بہت پیارا ہے؟ انہوں نے جواب دیا۔ ہاں۔ آپ نے فرمایا مجھے بھی بہت پیارا ہے۔“(انوار العلوم جلد 15 صفحہ 27)

حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی زندگی میں بہت سے سفر صرف اس غرض سے اختیار کیے کہ آپ حضرت اماں جانؓ کو ان کے والدین سے ملانے کے لیے ان جگہوں پر لے گئے جہاں ان دنوں حضرت میر ناصر نواب صاحبؓ کا قیام ہوتا تھا مثلاً انبالہ چھاؤنی، لدھیانہ، پٹیالہ، فیروز پور چھاؤنی وغیرہ۔

عائلی زندگی میں الفت و مودت کا ذریعہ، والدین اور میاں بیوی کے حقوق کی ادائیگی

شہدائے احمدیت کی خوبیوں کا ذکر کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:”بعض دفعہ یہ ہوتا ہے کہ شادی شدہ جوان اگر ماں باپ کا حق ادا کر رہے ہیں تو بیوی کا حق بھول جاتے ہیں، اگر بیوی کا حق ادا کرنے کی توجہ ہے تو ماں باپ کا حق بھول جاتے ہیں۔لیکن ان مومنوں نے تو مومن ہونے کا اس بارے میں بھی حق ادا کر دیا۔بیویاں کہہ رہی ہیں کہ والدین کے حق کے ساتھ ہمارا اس قدر خیال رکھا کہ کبھی خیال ہی دل میں پیدا نہیں ہونے دیا کہ حق تلفی تو کجا ہلکی سی جذباتی تکلیف بھی پہنچائی ہو اور ماں باپ کہہ رہے ہیں کہ ہم سمجھتے ہیں کہ ہمارے حق ادا کرنے کی کوشش میں کہیں بیوی کے حق کی ادائیگی میں کمی نہ کی ہو۔پس یہ اعتماد اور یہ حقوق کی ادائیگی ہے جو حسین معاشرے کے قیام اور اپنی زندگی کو جنت نظیر بنانے کے لیے ان لوگوں نے قائم کیا اور پھر اللہ تعالیٰ نے بھی کتنا بڑا اجر عطا فرمایا کہ دائمی زندگی کی ضمانت دے دی۔“

عائلی زندگی میں الفت و مودت کا ذریعہ، اولاد کی بہترین تربیت

عائلی زندگی کا ایک یونٹ اگر میاں بیوی ہیں تو دوسری طرف اس نظام میں والدین اور اولاد کا رشتہ ہے۔

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:”اپنے بچوں سے عزت کے ساتھ پیش آؤ اور ان کی اچھی تربیت کرو۔“(ابن ماجہ ابواب الادب باب برالوالد، حدیقۃ الصالحین، صفحہ 416 ایڈیشن 2003ء)

والدین کے لیے ضروری ہے کہ وہ باقاعدگی اور التزام کے ساتھ اپنے بچوں کے لیے دعا کرتے رہیں۔

چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔

”میری اپنی تو یہ حالت ہے کہ میری کوئی نماز ایسی نہیں جس میں اپنے دوستوں اور اولاد اور بیوی کے لیے دعا نہیں کرتا۔“ (ملفوظات جلد اول صفحہ 562)

حضور اقدس کس طرح اپنی اولاد کے لیے دعائیں کرتے تھے اس کا ایک نمونہ ہمیں آپؑ کی نظموں محمود کی آمین اور بشیر احمد، شریف احمد اور مبارکہ کی آمین میں بھی نظر آتا ہے۔

آنحضور ﷺ نے بچوں کو بھی والدین کے ساتھ حسن سلوک اور پیار کی خوبصورت تعلیم عطا فرمائی ہے اگر وہ اس پر قدم ماریں تو دنیا و آخرت دونوں جنتوں کو پا سکتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”حقیقی جنت تو گھر کی تعمیر ہے۔جنت رحمی رشتوں کو مضبوط کرنے میں ہے...میاں بیوی کے تعلقات کو تقویت دی جائے، ماں بیٹے کے تعلقات کو تقویت دی جائے، باپ بیٹے کے تعلقات کو تقویت دی جائے اور رشتہ داروں کے دیگر تعلقات کو جو سب قرآن کریم کی آیت میں شامل ہیں تقویت دی جائے۔“

(خطاب مستورات جلسہ سالانہ انگلستان 1990ء)

اپنے گھروں میں پنجوقتہ نمازوں کی حفاظت، قرآن کریم کی تلاوت کا التزام کرنے کے ساتھ گھروں میں داخل ہوتے یا باہر نکلتے وقت السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہنا اور مسکرا کر بات کرنا بھی یقیناً عائلی الفت و مودت کا ضامن ہے۔

بچوں کی درست تربیت کس طرح ہو سکتی ہے اس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”اگر ماں اور باپ گھر میں لڑ رہے ہوں تو آپ سمجھیں بچوں کے اخلاق خراب ہو گئے۔بچوں کے اخلاق تبھی درست رہ سکتے ہیں کہ گھر کی فضا بڑی محبت اور پیار کی فضا ہو ہر دو میاں اور بیوی اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے والے اور ان کے ادا کرنے کی کوشش کرنے والے ہوں۔“(خطبات ناصر صفحہ 364-365)

عائلی زندگی میں الفت و مودت کا یہ بھی ایک انتہائی اہم پہلو ہے کہ بچے جب بڑے ہو جائیں تو والدین ان سے شادی کے موضوع پر بات چیت کریں اور رشتہ طے کرتے وقت ان کی رضامندی کا خیال رکھیں۔حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا والدین کے نام یہ پیغام ہمیشہ پیش نظر رہے کہ:

”اپنے بچوں کے ساتھ ایسا تعلق رکھیں جو دوستانہ ہو۔رشتوں کے معاملہ میں اپنے بچوں کی پسند کو مدِنظر رکھتے ہوئے ان کے رشتے طے کیا کریں۔اپنی انا اور خاندان، برادریوں، ذاتوں کے اوپر نہ رہا کریں اور ان سب باتوں سے بالا ہو کر تقویٰ سے کام لیتے ہوئے، خدا تعالیٰ سے دعائیں کرتے ہوئے اپنے بچوں کے رشتے طے کر دیا کریں۔“

اگر قطرہ قطرہ مل کر سمندر، پتا پتا مل کر جنگل، ذرہ ذرہ مل کر ریگستان بن جاتے ہیں تو ہر احمدی خاندان کی الفت و مودت مل کر دنیا پر اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کی بارش نازل کر سکتی ہے۔ہمارے گھر الفت و مودت کی ایسی سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جائیں کہ شیطان اور اس کے چیلے جب اس سے ٹکرائیں تو پاش پاش ہو جائیں۔اور ہر احمدی کی زبان سے یہ نکل رہا ہو:

یہ محبتوں کا لشکر جو کرے گا فتح خیبر
ذرا تیرے بُغض و نفرت کے حصار تک تو پہنچے

محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ ایک احمدی گھرانے کا نقشہ یوں بیان کرتی ہیں

میری نظر میں گھر ہے وہ میرے عزیز دوستو
جہاں بسر ہو زندگی محبتوں کی چھاؤں میں
ہو باس پیار کی جہاں رچی ہوئی فضاؤں میں
دمک رہے ہوں بام و در روشنی سے پیار کی
ہو جس چمن کی ہر کلی پیامبر بہار کی

(از ماہنامہ مصباح ربوہ فروری 2003ء)

عائلی زندگی میں الفت و مودت کا ذریعہ خلیفۂ وقت کے ساتھ ذاتی تعلق

کئی مرتبہ یہ بات مشاہدے میں آ چکی ہے کہ ایسے میاں بیوی جن کی آپس میں ناراضگی تھی خلیفۂ وقت کی خدمت میں شرف ملاقات کے لیے حاضر ہوئے تو حضور انور کے بے مثال پیار، توجہ اور دعاؤں کے نتیجہ میں ان کی تمام ناراضگیاں ہمیشہ ہمیش کے لیے ختم ہو گئیں۔اس لیے ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ وہ رشتے کبھی نہیں ٹوٹتے جن کی بنیاد میں اطاعتِ خلافت ہو اور آپس میں الفت و مودت اور پیار ہو۔

کوئی احمدیوں کے امام سے بڑھ کر کیا دنیا میں غنی ہو گا
ہیں سچے دل اس کی دولت اخلاص اس کا سرمایہ ہے

عائلی زندگی میں الفت و مودت کو ہمیشہ قائم رکھنے کے لیے خلیفۂ وقت کے ساتھ اپنا ذاتی تعلق مضبوط کرنے کے لیے آپ کی صحبت میں خود بھی اور اپنی اولاد کو بھی رکھنا ضروری ہے۔یہ تعلق ایم ٹی اے، لائیو خطبات، مجالس عرفان، شرفِ ملاقات، خلیفۂ وقت کی کامل اطاعت کرنے نیز دعائیہ خطوط تحریر کرنے اور خود بھی خلافت کی مضبوطی کے لیے دعاؤں میں لگے رہنے سے مضبوط ہو گا۔حضرت مولانا غلام رسول صاحبؓ راجیکی اپنی مجالس میں بڑی کثرت سے یہ نصیحت فرمایا کرتے تھے کہ ”خلیفہ کا آسمانی وجود ایک پاور ہاؤس ہے اس سے تعلق محبت و عقیدت قائم کیے بغیر آپ لوگ خدا تعالیٰ کے فضلوں کے وارث نہیں بن سکتے۔مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے تنبیہ ہوتی رہتی ہے کہ خلیفۂ وقت سے دعاؤں کی درخواست کرتا رہوں۔“ (روزنامہ الفضل یکم اکتوبر 2007ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز احباب جماعت کو پیغام دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

”یہ خلافت ہی کی نعمت ہے جو جماعت کی جان ہے اس لیے اگر آپ زندگی چاہتے ہیں تو خلافت احمدیہ کے ساتھ اخلاص اور وفا کے ساتھ چمٹ جائیں۔پوری طرح اس سے وابستہ ہو جائیں کہ آپ کی ہر ترقی کا راز خلافت سے وابستگی میں ہی مضمر ہے ایسے بن جائیں کہ خلیفۂ وقت کی رضا آپ کی رضا ہو جائے۔خلیفۂ وقت کے قدموں پر آپ کا قدم اور خلیفۂ وقت کی خوشنودی آپ کا مطمح نظر ہو جائے۔“(ماہنامہ خالد سیدنا طاہر نمبر مارچ، اپریل 2004ء)

حضرات! آج سسکتی ہوئی انسانیت عائلی زندگی میں الفت و مودت کی تلاش میں ہے۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے فرمایا:

”پس آج احمدی گھرانوں کو محمد مصطفیٰ ﷺ کے گھروں جیسا بننا ہو گا۔آج امن کی کوئی اور راہ نہیں سوائے اس راہ کے۔آج نجات کا کوئی راستہ نہیں مگر ایک راستہ کہ محمد مصطفیٰ ﷺ کے اسوہ کو ہم قبول کر لیں۔پس اے احمدی مردو اور عورتو! تم دنیا کو امن اور آشتی کی خوشخبری دینے کے لیے پیدا کیے گئے ہو۔آگے بڑھو اور دنیا کو اس کی طرف بلاؤ...آج مغربی قوموں کا امن بھی اٹھ چکا ہے آج نہ روس عائلی جنت کی ضمانت دے سکتا ہے اور نہ امریکہ عائلی جنت کی ضمانت دے سکتا ہے ایک ہی ہے اور وہ صرف ایک ہی ہے یعنی میرا آقا محمد مصطفیٰ ﷺ جو آج اس معاشرہ کی جہنم کو جنت میں تبدیل کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔میں امید رکھتا ہوں کہ ہر احمدی کو اگر جان بھی نچھاور کرنی پڑے اور اپنا سب کچھ قربان بھی کرنا پڑے تب بھی وہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے جاری کردہ معاشرہ کو دوبارہ جاری کرنے کے لیے اس قربانی سے دریغ نہیں کرے گا۔اللہ کرے ایسا ہی ہو۔“(خطاب جلسہ سالانہ مستورات ربوہ 27 دسمبر 1983ء)

احباب جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

باقی صفحہ نمبر 21 پر

جماعت احمدیہ گھانا کے 87ویں جلسہ سالانہ کا کامیاب انعقاد

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خصوصی پیغام

دعاؤں، ذکر الٰہی، اسلامی روایات کے مطابق محبت کے ایمان افروز نظاروں پر مشتمل روحانی ماحول، علمی و تربیتی موضوعات پر پُرمغز تقاریر۔ سیاسی، سماجی، مذہبی رہنماؤں کی جلسہ سالانہ میں شمولیت۔

جلسہ سالانہ گھانا2019ء کا ایک دلنشین اور خوبصورت منظر

مغربی افریقہ کے پرامن اور رواداری کی فضا والے ملک گھانا کا پورا نام جمہوریہ گھانا ہے۔ مملکت کا ماٹو Freedom and Justice ہے جس کی جھلک حقیقی طور پر بھی مملکت کے معاملات میں واضح طور پر نظر آتی ہے۔ مذہبی رواداری اور برداشت کے ایسے مناظر دنیا میں کم نظر آتے ہیں جو یہاں کی روایات کا حصہ ہیں۔

ملک کے وسطی ریجن میں واقع مشہور و معروف شہر Winneba کی آبادی لگ بھگ ساٹھ ہزار نفوس پر مشتمل ہے لیکن سال میں تین دنوں کے لیے اس شہر کے قریب ایک اور شہر ''باغ احمد'' میں آباد ہو جاتا ہے۔ جلسہ سالانہ گھانا میں شمولیت کے لیے ملک کے مختلف حصوں سے لوگ جوق در جوق یہاں آتے ہیں اور دن رات اس شہر کی فضا میں نعرہ ہائے تکبیر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بھیجا جانے والا درود گونجتا رہتا ہے۔ نماز تہجد سے آغاز ہونے والے پروگرام رات دیر گئے تک وقفہ وقفہ سے جاری رہتے ہیں اور شاملین پورے شوق سے ان تمام پروگراموں کو سنتے اور استفادہ کرتے ہیں۔

''باغ احمد'' 460 ایکڑ پر مشتمل ایک خوبصورت قطعہٴ اراضی ہے جہاں جماعت احمدیہ گھانا کا سالانہ جلسہ منعقد ہوتا ہے۔ جماعت احمدیہ گھانا کا یہ 87واں جلسہ سالانہ تھا جو 4 تا 6 جنوری 2019ء باغ احمد میں منعقد ہوا جس میں ملک بھر سے 38,079 احمدی احباب و خواتین نے شرکت کی۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

4 جنوری 2019ء بروز جمعۃ المبارک

جلسہ سالانہ کے پہلے دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ اس کے بعد ''ازدواجی تعلقات میں خلوص اور محبت کی اہمیت'' کے عنوان پر درس ہوا۔

جمعہ کے روز باہمی اخوت اور اظہار یکجہتی کے طور پر بیشتر احباب و خواتین نے سفید رنگ کے لباس پہنے ہوئے تھے جو ایک خوبصورت روحانی منظر پیش کر رہے تھے۔

نماز فجر کے بعد مکرم مولانا محمد بن صالح صاحب امیر و مشنری انچارج گھانا نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا کہ وہ دور دراز علاقوں سے سفر کر کے اس جلسہ میں شمولیت کے لیے تشریف لائے ہیں اور جلسہ سالانہ کے انتظامات، پروگرام اور جماعتی روایات کے حوالے سے بعض اہم نصائح کیں۔

افتتاحی اجلاس

4 جنوری 2019ء بروز جمعۃ المبارک جلسہ کا پہلا دن تھا۔ جلسہ کا باقاعدہ اجلاس صبح سوا دس بجے تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا۔ مکرم حافظ عثمان Yeboah صاحب متعلم جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل گھانا نے سورۃ الحجرات کی آیات 10 تا 14 کی تلاوت مع ترجمہ پیش کرنے کی سعادت پائی۔

اس کے بعد مدرسۃ الحفظ گھانا کے طلباء پر مشتمل ایک گروپ نے ''خلافت کے امیں ہم ہیں'' انتہائی پرسوز اور مترنم آواز میں پڑھا اور انگریزی ترجمہ پیش کیا۔

افتتاحی اجلاس ایک خاص اہمیت کا حامل تھا کیونکہ اس میں سب سے اوّل سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا جماعت احمدیہ گھانا کے نام بابرکت اور نصائح سے پُرمحبت بھرا پیغام پڑھ کر سنایا گیا۔ حضور کے اس پیغام کے ساتھ ہی مکرم امیر صاحب نے جلسہ کا افتتاح کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے انگریزی پیغام کا اردو مفہوم درج ذیل ہے۔

خصوصی پیغام
حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ آپ اپنا 87 واں جلسہ سالانہ 4 تا 6 جنوری 2019ء کو منعقد کر رہے ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے آپ کے جلسہ کو کامیاب و بابرکت فرمائے، شاملین جلسہ اس منفرد مذہبی اجتماع سے بے انتہا روحانی فوائد حاصل کرنے والے ہوں اور احباب جماعت مسلسل نیکیوں اور تقویٰ میں ترقی کرتے چلے جائیں۔

اللہ کے فضل سے جماعت احمدیہ گھانا دن بدن ترقی کر رہی ہے اور کئی لحاظ سے منظم ہو چکی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو نیکی اور فدائیت میں بڑھائے۔

یہ بات ہمیشہ ذہن نشین رکھیں کہ جماعت احمدیہ مسلمہ کی بنیاد اس اصول پر پڑی ہے کہ امتِ واحدہ کا قیام عمل میں آئے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے یہ واضح فرمایا ہے کہ اسلامی تعلیمات کے مطابق تمام انسان چاہے وہ کسی بھی ملک، علاقہ یا قبیلہ سے تعلق رکھتے ہوں سب اللہ کی مخلوق ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی سورۃ الحجرات آیت 14 میں فرمایا ہے کہ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ وَّ اُنْثٰی وَ جَعَلْنٰکُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا۔ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ۔ ''اے لوگو! یقیناً ہم نے تمہیں نر اور مادہ سے پیدا کیا اور تمہیں قوموں اور قبیلوں میں تقسیم کیا تا کہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ بلاشبہ اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ معزز وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔ یقیناً اللہ دائمی علم رکھنے والا (اور) ہمیشہ باخبر ہے۔''

مختلف لوگ اور قبائل اس لیے پیدا کیے گئے تا کہ ہم ایک دوسرے کو پہچان سکیں اور ان لوگوں کو پرکھ سکیں جو سچا تقویٰ یعنی پاکیزگی حاصل کرنے والے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے:

اللہ تعالیٰ کے نزدیک مکرّم وہی ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔ پس ذاتوں پر ناز اور گھمنڈ نہ کرو کہ یہ نیکی کے لیے روک کا باعث ہو جاتا ہے۔ ہاں ضروری یہ ہے کہ نیکی اور تقویٰ میں ترقی کرو۔ خدا تعالیٰ کے فضل اور برکات اِسی راہ سے آتے ہیں۔

(الحکم جلد 8 شمارہ 39 مورخہ 24/ستمبر 1904ء صفحہ 4)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ بھی فرمایا ہے:

''مکرّم و معظّم کوئی دنیاوی اصولوں سے نہیں ہو سکتا۔ خدا کے نزدیک بڑا وہ ہے جو متقی ہے اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ۔ یہ جو مختلف ذاتیں ہیں یہ کوئی وجہِ شرافت نہیں۔ خدا تعالیٰ نے محض عُرف کے لیے یہ ذاتیں بنائیں اور آجکل تو صرف بعد چار پُشتوں کے حقیقی پتہ لگانا ہی مشکل ہے۔ متقی کی شان نہیں کہ ذاتوں کے جھگڑے میں پڑے۔ جب اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کر دیا کہ میرے نزدیک ذات کوئی سَند نہیں حقیقی مکرّمت اور عظمت کا باعث فقط تقویٰ ہے۔

(رپورٹ جلسہ سالانہ 1987ء صفحہ 50)

اگر ہمارے نظریے ملکوں، قبیلوں اور برّاعظموں سے بالا ہوں گے تبھی ہم ایک متحد قوم بن سکتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ہمیں متحد جماعت کے قیام کے ایسے نظارے دکھا رہا ہے۔ ہم ایک جماعت ہو کر ترقی کر رہے ہیں۔ اور اس کے نظارے مختلف ممالک میں دیکھ رہے ہیں بلکہ گھانا میں بھی جامعہ احمدیہ میں مختلف ممالک اور قوموں سے تعلق رکھنے والے طلباء ایک جگہ تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اسی طرح آپ کے جلسہ میں شاملین جلسہ بھی گھانا کے مختلف قبائل اور ریجنز کی نمائندگی کر رہے ہیں اور اس موقع پر اکٹھے ہوئے ہیں۔

ہماری ذمہ داری ہے کہ حقیقی اسلام کا پیغام جو امن، بھائی چارہ اور ہم آہنگی ہے، وہ زمین کے کناروں تک پہنچائیں، پوری دنیا کو اسلام کی خوبصورت تعلیمات سے روشن کریں اور پھر تمام انسانوں کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے اکٹھا کریں۔ یہ ہماری اصل ذمہ داری ہے جس کے لیے آپ سب تقویٰ کی راہوں پر چلیں اور اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے جیتنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو یہ کرنے کی توفیق دے۔ اللہ آپ سب پر اپنا فضل فرمائے۔

... ...

مکرم امیر صاحب نے حضور کے پیغام کے بعد افتتاحی دعا کروائی جس کے بعد مکرم الحاج عباس ولسن صاحب جنرل سیکرٹری گھانا نے حضور کے پیغام کا لوکل زبان میں ترجمہ پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد وولٹازون کے ممبران نے مقامی زبان میں ترانہ پیش کیا۔

افتتاحی خطاب کے بعد جلسہ سالانہ کی پہلی تقریر مکرم عبدالصمد عیسیٰ صاحب نیشنل سیکرٹری صنعت و تجارت نے ''آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم، امن کے علمبردار'' کے موضوع پر کی۔

جمعۃ المبارک کی ادائیگی اور خطبہ جمعہ حضور انور ایدّہ اللہ تعالیٰ

اس اجلاس کے معاً بعد جلسہ گاہ میں جمعہ کی ادائیگی اور حضور انور ایدّہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ براہ راست دیکھنے اور سننے کے لیے تیاری شروع کر دی گئی۔

مکرم امیر صاحب گھانا نے 12:30 بجے خطبہ دیا۔ آپ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر بات کی اور احمدیوں کو اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

نماز جمعہ و نماز عصر کی ادائیگی کے معاً بعد تمام حاضرین جلسہ سالانہ نے ایم ٹی اے افریقہ کے ذریعہ براہ راست حضور انور ایدّہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ سنا اور دیکھا۔

میٹنگ مرکزی مبلغین کرام گھانا

جمعہ کے روز شام پانچ بجے مکرم امیر صاحب نے گھانا میں متعین تمام مبلغین کے ساتھ ایک میٹنگ کی جس میں

مکرم امیر صاحب نے مبلغین کرام سے جلسہ سالانہ کے بعد نومبائعین کے لیے تبلیغی و تربیتی پروگرام کے بارہ میں تفصیلی تبادلۂ خیالات کیا اور بعض اہم امور کی طرف توجہ دلائی۔

شبینہ اجلاس بروز جمعۃ المبارک

نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کے بعد شبینہ اجلاس میں مکرم مولوی بلال احمد قمر صاحب زونل مبلغ Greater Accra نے ''حضرت اماں جان عورتوں کے لیے نمونہ'' پر درس دیا جس میں انہوں نے حضرت اماں جان کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔

5 جنوری 2019ء بروز ہفتہ

5 جنوری بروز ہفتہ جلسہ کا دوسرا دن تھا۔ دن کا آغاز

گھانا کے نائب صدر مملکت جناب Mahamudu Bawumia صاحب تقریر کرتے ہوئے

حسب روایت نماز تہجد اور نماز فجر سے کیا گیا۔ اس کے بعد ''تلاوت قرآن کریم کی برکات'' کے عنوان پر درس ہوا جس میں قرآن کریم، احادیث نبویہ ﷺ اور ارشادات حضرت مسیح موعودؑ اور خلفاء کی روشنی میں قرآن کریم کی تلاوت کی افادیت اور اس کے نتیجہ میں ملنے والی برکات پر روشنی ڈالی گئی۔

دوسرا اجلاس۔ بروز ہفتہ

صبح سوا دس بجے گھانا کے نائب صدر مملکت جناب Mahamudu Bawumia تشریف لائے۔ مکرم امیر صاحب گھانا نے چند ممبران مجلس عاملہ اور بزرگان جماعت کے ہمراہ جلسہ گاہ کے داخلی گیٹ پر نائب صدر مملکت اور ان کے ہمراہ تشریف لانے والے وفد کا استقبال کیا۔ جناب نائب صدر مملکت کی تشریف آوری پر ممبران مجلس خدام الاحمدیہ نے انہیں گارڈ آف آنر پیش کیا۔ گارڈ آف آنر کے بعد لوائے احمدیت لہرانے کی تقریب منعقد ہوئی۔ مکرم امیر صاحب نے لوائے احمدیت اور جناب نائب صدر مملکت نے گھانا کا جھنڈا لہرایا۔

جناب نائب صدر مملکت گھانا کے علاوہ بڑی تعداد میں اہم حکومتی، مذہبی، سماجی اور رفاہی تنظیموں سے تعلق رکھنے والی شخصیات شامل ہوئیں۔

جلسہ سالانہ کے دوسرے دن کے صبح کے اجلاس کی کارروائی کا آغاز ساڑھے دس بجے تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرم عمر فاروق صاحب نے سورہ نحل کی آیات 91 تا 94 کی تلاوت کی اور ان کا ترجمہ پیش کیا۔ حضرت مسیح موعودؑ کا آنحضور ﷺ کی شان میں لکھا جانے والا عربی قصیدہ ''یاعین فیض اللہ والعرفان'' مکرم سعید فضل اللہ صاحب نے ترنم سے پڑھنے کے بعد انگریزی ترجمہ پیش کیا۔ اس کے بعد چند ممبران نے لوکل زبان میں حمدیہ نغمات پڑھے اور حاضرین جلسہ سالانہ نے بھی ان نغمات کو ان کے ساتھ دہرایا۔

اس کے بعد امیر صاحب نے استقبالیہ تقریر کی۔ آپ نے جلسہ میں نائب صدر مملکت (مہمان خصوصی) الحاج عثمان نوح شربتو صاحب نیشنل چیف امام اور دیگر تمام اہم شخصیات کا تشریف لانے پر احباب جماعت کی طرف سے دلی شکریہ ادا کیا اور قرآن کریم کی آیات، احادیث نبویہ ﷺ اور حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات کی روشنی میں بیان کیا کہ اسلام ایک پُرامن مذہب ہے اور کسی صورت میں تشدد کی اجازت نہیں دیتا۔ آپ نے پوری دنیا میں اور خاص طور گھانا میں ہونے والے حالیہ پُرتشدد واقعات کی شدید الفاظ میں مذمت کی اور اس بات پر زور دیا کہ گھانا میں امن قائم رکھنے کے لیے ہر سطح پر کوشش ہونی چاہیے۔

بعد ازاں الحاج عثمان نوح شربتو صاحب نیشنل چیف امام نے تقریر کی اور کہا کہ انہوں نے اس جلسہ کو ہر لحاظ سے بہت منظم دیکھا ہے اور یہی نظم وضبط اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ مسلمانوں میں قائم ہو۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو بھائی بھائی بنایا ہے۔ مسلمان ایک جسم کی طرح ہیں۔ اللہ تعالیٰ گھانا میں امن قائم رکھے۔

اس کے بعد کماسی زون کے ممبران کے لوکل زبان میں حمدیہ نغمات پیش کیے جانے کے بعد مہمانوں کا تعارف کروایا گیا اور انہیں سٹیج پر کچھ کہنے کے لیے دعوت دی گئی۔

اس پر سنٹرل ریجن کے روایتی چیفس کے پریذیڈنٹ، کماسی کے پولیس کمشنر، جنرل سیکرٹری Christian Council of Ghana، فلسطین کے سفیر، کیتھولک چرچ کے نمائندہ، Executive Director National Population Council، Nasford یونیورسٹی اکرا کی پریذیڈنٹ، نیشنل بلڈ بنک گھانا کی ایک ڈاکٹر، سیکرٹری آف نیشنل پیس کونسل اور سنٹرل ریجن کے چیفس کے صدر نے تقاریر کیں۔ سب نے جماعت احمدیہ کے کاموں کو سراہا۔ خاص طور پر امن کو فروغ دینے کے حوالہ سے جماعت احمدیہ کی مسلسل کوششوں کی تعریف کی۔

اس کے بعد جامعۃ المبشرین کے طلباء نے حمدیہ ترانے پیش کیے۔

بعد ازاں نائب صدر مملکت گھانا جناب محمود Bawumia صاحب نے تقریر کی۔ آپ نے جماعت احمدیہ گھانا کے 87ویں جلسہ سالانہ کے انعقاد کی مبارک باد دینے کے بعد اپنی نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہر حکومت امن پسند معاشرہ چاہتی ہے۔ جماعت احمدیہ مسلمہ ہمیشہ ہی امن کی بات اور امن قائم کرنے کے لیے کوشش کرتی ہے۔ گھانا میں اکتوبر 2018ء میں احمدیہ امن کانفرنس کے انعقاد پر ہم آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ زمین میں فساد نہ پھیلاؤ۔ ہمیں برداشت پیدا کرنی ہے تاکہ مسلمان اور مسیحی امن سے رہیں۔ گھانا دنیا کے پُرامن ممالک میں سے ایک ملک ہے۔ حکومت انصاف (Fairness)، دیانتداری (Honesty) اور محنت سے کام کرنے (Hard Work) پر یقین رکھتی ہے اور اس کے لیے کوشش بھی کر رہے ہیں۔

آپ نے محبت سب کے لیے نفرت کسی سے نہیں کا ذکر کیا اور انسانیت کی خدمت پر زور دیا۔ نیز کہا کہ یہ ہمیں نہ صرف اجتماعی بلکہ انفرادی طور پر بھی اپنانا ہے۔

اس کے ساتھ ہی جلسہ کے اس سیشن کا اختتام پونے دو بجے ہوا۔

اللہ کے فضل و کرم سے جلسہ کا یہ اجلاس انتہائی کامیاب رہا۔ اس میں نائب صدر مملکت گھانا کی شمولیت کے علاوہ ایک بڑی تعداد معزز مہمانان کرام کی تھی جس میں 3 وزرائے مملکت، 6 ممبران پارلیمنٹ، فلسطینی ہائی کمشنر، ڈسٹرکٹ چیف ایگزیکٹیوز، سنٹرل اور نارتھ ایسٹ ریجن کے ٹریڈیشنل چیفس نیز ایسٹرن اور سنٹرل ریجن سے ٹریڈیشنل چیفس اور مختلف مذہبی، سیاسی اور رفاہی تنظیموں کے نمائندگان، 10 سے زائد ریڈیو، ٹی وی اور اخبارات کے نمائندگان شامل ہوئے۔

تیسرا اجلاس

اس اجلاس کی کارروائی کا آغاز شام 5 بجے مکرم الحاج وہاب عیسیٰ صاحب نائب امیر دوم و افسر جلسہ سالانہ کی صدارت میں ہوا۔ مکرم فوفانا عبدالولی صاحب طالبعلم مدرسۃ الحفظ گھانا نے سورۃ النور کی آیات 36 تا 41 کی تلاوت کی جس کا انگریزی ترجمہ مکرم ابراہیم لقمان صاحب طالبعلم مدرسۃ الحفظ گھانا نے پیش کیا۔ مکرم طاہر رمضان صاحب طالبعلم جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل گھانا نے اردو کلام ترنم سے پڑھا۔

اس کے بعد مکرم مولوی شاہد محمود صاحب زونل مبلغ بیدوم نے ''خلافت جماعت احمدیہ، امن اور حفاظت کا ذریعہ'' کے موضوع پر تقریر کی۔

پہلی تصویر: مکرم امیر صاحب گھانا نمائش کا افتتاح کرتے ہوئے۔ دوسری تصویر: نمائش کا ایک منظر

اس کے بعد سینٹرل ریجن زونز کے احباب نے لوکل زبان میں ترانہ پیش کیا۔

جس کے بعد مکرم مولوی عبدالحکیم صاحب نے ''اس دور میں سوشل میڈیا ایک چیلنج'' پر تقریر کی جس میں آپ نے سوشل میڈیا کی وجہ سے ہونے والے نقصانات کی طرف توجہ دلائی۔ اس اجلاس کے آخر پر مکرم صدر اجلاس نے بھی حاضرین خصوصاً والدین کو ان کے فرائض کی طرف توجہ دلاتے ہوئے بچوں کی اچھی تربیت کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ یہ اجلاس شام چھ بجکر پچاس منٹ پر ختم ہوا۔

6 جنوری 2018ء

بروز اتوار

دن کا آغاز حسب روایت نماز تہجد سے ہوا۔ بعد از نماز تہجد ''دعاؤں کی افادیت'' کے بارے میں درس دیا گیا۔

اختتامی اجلاس

جلسہ سالانہ کے تیسرے دن اختتامی اجلاس کا آغاز دس بجے تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم اسماعیل سلطان احمد صاحب طالبعلم مدرسۃ الحفظ گھانا نے کی۔ آپ نے سورۃ البقرۃ کی آیات 256 تا 258 کی تلاوت مع انگریزی ترجمہ پیش کی جس کے بعد مکرم ولید احمد صاحب طالبعلم جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل گھانا نے حضرت مسیح موعودؑ کا منظوم کلام ''اے سونے والو جاگو کہ وقت بہار ہے'' ترنّم کے ساتھ پیش کیا۔

اس کے بعد مکرم ڈاکٹر کلیم ابراہیم صاحب نے ''حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات کی روشنی میں اسلام میں تعدد ازدواج'' پر تقریر کی۔

اس کے بعد برانگ اہافو زون کے احباب نے لوکل زبان میں ترانہ پیش کیا۔

تعلیمی اسناد کی تقسیم

امسال کالجز اور یونیورسٹیز میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے 28 طلباء وطالبات کو مکرم امیر صاحب نے تعلیمی اسناد دیں۔

مختلف ممالک کے امرائے کرام کا خطاب

تقسیم اسناد کے بعد مختلف ممالک کے درج ذیل امرائے کرام نے اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔ مکرم مولانا طارق احمد ظفر صاحب امیر و مبلغ انچارج جماعت کینیا، مکرم مولانا محمد کائرے صاحب امیر و مبلغ انچارج جماعت احمدیہ یوگنڈا، مکرم مولانا ابراہیم بن یعقوب صاحب امیر جماعت Trinidad & Tobago۔

بعد ازاں مختلف ممالک سے تشریف لانے والے احباب کو اسٹیج پر دعوت دی گئی۔ ان ممالک میں یو ایس اے، اٹلی، کینیڈا، لیبیا، مصر، زمبابوے، سیرالیون اور نائیجیریا شامل ہیں۔

تشریف لانے والے تمام مہمانان نے گھانا جماعت کو کامیاب جلسہ کے انعقاد پر مبارکباد پیش کی اور مہمان نوازی اور محبت پر احباب جماعت کا شکریہ ادا کیا۔ کینیڈا سے آئے ہوئے مہمانان نے مکرم امیر صاحب کینیڈا کی طرف سے محبت بھرا پیغام پڑھ کر سنایا۔

مکرم امیر صاحب نے نادرن ریجن سے تشریف لانے والے روایتی چیفس کو جماعت احمدیہ

باقی صفحہ نمبر 9 پر

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ امریکہ اکتوبر، نومبر 2018ء

*... حضورِ انور بہت شفیق اور حقیقی ہمدرد روحانی والد ہیں۔ حضورِ انور سے ملاقات بہت ہی پیاری اور ناقابل فراموش ہے *... حضورِ انور کے چہرہ پر نور ہی نور تھا *... احمدیت اسی لئے قبول کی ہے کیونکہ جماعت میں ایک خلیفہ ہے اور روحانی لیڈر ہے *... میں نے دیکھا کہ حضور کی شخصیت نہایت پر وقار ہے اور حضورِ انور بہت اعلیٰ سوچ کے مالک ہیں۔ حضور کی مسکراہٹ بہت ہی متاثر کن ہے *... میری قوم میں ایک محاورہ پایا جاتا ہے کہ جو چیف ہوتے ہیں وہ قوم کے غلام ہوتے ہیں۔ حضورِ انور کے ساتھ ملاقات کے دوران مجھے یہ محاورہ یاد آیا کیونکہ حضورِ انور مجھے اس بات کے آئینہ دار نظر آئے۔

(حضورِ انور سے شرف ملاقات حاصل کرنے والوں کے تاثرات)

(احباب جماعت، نومبائعین اور بعض معزز شخصیات کی حضورِ انور سے ملاقاتیں، ملاقات کرنے والوں کے تاثرات، اس دورۂ امریکہ کا آخری خطبہ جمعہ، تقریب بیعت)

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

یکم نومبر 2018ء بروز جمعرات

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے چھ بجے مسجد بیت الرحمٰن میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضورِ انور اپنی رہائشگاہ میں تشریف لے گئے۔

صبح حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور مختلف نوعیت کے دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دو بجے مسجد بیت الرحمٰن میں تشریف لاکر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

پروگرام کے مطابق چھ بجے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج شام کے اس پروگرام میں 83 فیملیز کے 354 افراد نے اور 18 افراد نے انفرادی طور پر اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔

ہر ایک نے حضورِ انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ ہر ایک نے اپنے آقا سے دعائیں پائیں۔ تسکین قلب پائی اور ہر ایک دعاؤں کے خزانے لیے ہوئے خوشی ومسرت اور عشق و محبت کے آنسوؤں کے ساتھ باہر آیا۔ چھوٹا ہو یا بڑا، عورت ہو یا مرد، ملاقات کر کے جب باہر آتا تو آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوتیں۔ ہر ایک جانتا تھا کہ یہی لمحات جو اپنے پیارے آقا کے قرب میں گزرے، ہماری کامیاب اور پُرسکون زندگی کی ضمانت ہیں۔

ملاقات کرنے والی یہ فیملیز امریکہ کی جماعتوں Albany، بالٹی مور، سینٹرل جرسی، شکاگو ایسٹ، Charlotte، Cleveland، شکاگو نارتھ ویسٹ، شکاگو ساؤتھ ویسٹ، Laurel، Carolina، Georgia، نارتھ جرسی، Silver Spring، Silicon Valley، ساؤتھ ورجینیا، فلاڈلفیا سے آئی تھیں۔ بعض فیملیز بہت لمبا اور طویل سفر طے کر کے اپنے پیارے آقا کی ملاقات کے لیے پہنچی تھیں۔ بعضوں نے دو ہزار پانچ صد اٹھارہ میل کا طویل سفر بذریعہ جہاز پونے چار گھنٹے میں طے کیا اور بعض جماعتوں سے احباب اور فیملیز دس گھنٹے کا سفر بذریعہ سڑک طے کر کے آئی تھیں۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

ملاقات کرنے والوں کے تاثرات

ایک دوست سید سعد صاحب نے اپنی اہلیہ کے ہمراہ ملاقات کی سعادت پائی۔ موصوف بیان کرتے ہیں کہ پیارے آقا کی ملاقات سے ہمیں ناقابل بیان اطمینان قلب حاصل ہوا ہے۔ ہم حضورِ انور کی روحانی برکات محسوس کر سکتے ہیں۔ حضورِ انور نے مجھ سے میرے کام کے حوالہ سے دریافت فرمایا۔ ان کی اہلیہ کہتی ہیں کہ حضورِ انور نے اپنا ہاتھ میرے سر پر رکھا اور اب مجھے ایسے محسوس ہو رہا ہے کہ جیسے حضورِ انور کا وجود میرے ساتھ ہے۔

ایک دوست ملک طاہر نذیر احمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں اپنی فیملی کو بہت ہی خوش قسمت اور خوش نصیب سمجھتا ہوں کہ ہمیں یہ موقع ملا کہ ہمیں اپنے پیارے آقا کی ملاقات نصیب ہوئی۔ اس ملاقات نے مجھ پر بہت ہی گہرے اثرات چھوڑے ہیں۔

ملک جلیل الرحمٰن صاحب جن کا تعلق سینٹرل ورجینیا کی جماعت سے ہے، بیان کرتے ہیں کہ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ ہم سے اس طرح محبت اور شفقت سے ملتے ہیں جیسے حضور ہمارے بچپن کے دوست ہیں۔ حضورِ انور کی مسکراہٹ ہمارے دلوں کو یکدم روشن کر دیتی ہے۔

توقیر نعمان صاحب نے اپنی اہلیہ کے ساتھ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ وہ بتاتے ہیں۔ حضورِ انور سے ملاقات بہت ہی خوشگوار اور دوستانہ ماحول میں ہوئی۔ حضورِ انور نے ہم دونوں سے ہماری پڑھائی کے متعلق پوچھا تو میں نے بتایا کہ میں ماسٹرز کر رہا ہوں۔ حضورِ انور نے ازراہِ مزاح فرمایا کہ آپ میں سے کون زیادہ کماتا ہے۔

فرخندہ احمد صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے 1992ء میں بیعت کی تھی۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے میری پہلی ملاقات تھی۔ حضورِ انور بہت شفیق اور حقیقی ہمدرد روحانی والد ہیں اور مجھ سے میری صحت کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ میں کینسر کے مرض سے صحتیاب ہوئی ہوں۔ حضورِ انور نے مجھے اس مرض کی وجہ سے ''سچی بوٹی'' کے استعمال کا ارشاد فرمایا۔ حضورِ انور سے ملاقات بہت ہی پیاری اور ناقابل فراموش ہے۔

ذیشان ضیاء صاحب اپنی فیملی کے ساتھ سینٹرل ورجینیا سے ملاقات کے لیے آئے تھے۔ بیان کرتے ہیں کہ حضورِ انور نے مجھ سے میرے کاروبار کے متعلق دریافت فرمایا اور مجھے نصیحت فرمائی کہ تمام کاروباری معاملات کو لکھا کروں۔

حضورِ انور نے میری اہلیہ کو نصیحت فرمائی کہ اگر تنگی ہے تو ''خرچ کم کرلو۔'' ان کی اہلیہ بیان کرتی ہیں کہ حضورِ انور کے چہرہ پر نور ہی نور تھا۔

منصور احمد صاحب اپنی فیملی کے ساتھ سینٹرل ورجینیا سے ملاقات کے لیے آئے تھے۔ کہتے ہیں کہ میں جتنا بھی خدا تعالیٰ کا شکر ادا کروں کم ہے کہ مجھے خلیفۃ المسیح کے دیدار کی سعادت نصیب ہوئی۔ میں ٹرک ڈرائیور ہوں۔ حضورِ انور نے مجھ سے میرے پیشہ کے متعلق دریافت فرمایا۔ حضورِ انور نے مجھے سگریٹ نوشی چھوڑنے کی نصیحت فرمائی۔

ایک دوست قاضی محمد اکبر صاحب کی اہلیہ بیان کرتی ہیں کہ حضورِ انور نے مجھ سے استفسار فرمایا کہ کیا آپ نے اپنے شوہر کو یہاں بلانے کے لیے سپانسر کیا تھا۔ میں نے جواباً عرض کیا کہ جی حضور۔ میں ہی انہیں یہاں لے کر آئی تھی۔ اس پر حضورِ انور نے ازراہِ مزاح فرمایا کہ پھر آپ ان کا ویزا ہیں۔ ان کے سُسر قاضی محمد اسلم صاحب پاکستان سے حضورِ انور کے لیے امریکہ آئے تھے۔ وہ کہنے لگے کہ میں نے حضورِ انور سے درخواست کی کہ میں ایک تصویر علیحدہ بھی بنوانا چاہتا ہوں۔ حضورِ انور نے ازراہِ شفقت میری درخواست قبول فرمائی۔

امریکہ کی جماعتوں کے علاوہ جزیرہ ملک Puerto Rico سے آنے والے نومبائعین کے وفد نے بھی حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی سعادت پائی۔

پورٹوریکو سے درج ذیل نومبائعین پر مشتمل وفد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ملاقات کے لیے آیا تھا۔ Miguel Caliz صاحب، Luis Perez صاحب، Alejnadro صاحب اور Bernardo Beleno Ismael Ali صاحب۔ ان سبھی احباب کی حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ یہ پہلی ملاقات تھی۔ حضورِ انور نے تمام نومبائعین سے دریافت فرمایا کہ احمدیت سے پہلے مذہب کیا تھا۔

☆ اس پر Alejandro صاحب نے بتایا کہ وہ بچپن سے 8 سال کی عمر میں ہی اسلام کی طرف مائل تھے اور احمدیت قبول کرنے سے پہلے سنی تھے۔

☆ Luis Perez صاحب نے بتایا کہ وہ اسلام سے پہلے عیسائیت کے فرقہ پروٹیسٹنٹ کے پیروکار تھے اور اس کے علاوہ بھی کافی اور مذاہب کو follow کرکے اب اسلام احمدیت میں شامل ہوئے۔

☆ Bernardo Beleno صاحب نے بتایا کہ اسلام احمدیت سے پہلے وہ کیتھولک اور پھر پروٹیسٹنٹ تھے۔ اس کے بعد پھر سنی اسلام قبول کیا۔ مگر ان کو وہ پسند نہیں آیا کیونکہ ان کا کوئی خاص روحانی لیڈر نہیں ہے اور احمدیت اسی لیے قبول کی ہے کیونکہ جماعت میں ایک خلیفہ ہے اور روحانی لیڈر ہے، جس طرح کیتھولکس میں پوپ ہے۔

☆ Miguel Caliz نے بتایا کہ 2006ء میں رشید احمد صاحب افریقن امریکن احمدی (Milwaukee) کی تبلیغ سے احمدیت قبول کرکے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے اور موصوف Puerto Rico کے پہلے احمدی بھی ہیں۔

☆ اس کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے Alejandro سے دریافت کیا کہ ان کی احمدیت قبول کرنے پر ان کی فیملی کے تاثرات کیا ہیں۔ تو اس پر Alejandro نے بتایا کہ ان کی فیملی ان کے اس فیصلے سے خوش ہے اور وہ کہتے ہیں کہ اگر تم خوش ہو تو ہم بھی ٹھیک ہیں۔

☆ Luis Perez صاحب نے درخواست کی کہ حضور ان کے لیے کوئی اسلامی نام تجویز کریں تو حضورِ انور نے ان کے لیے ''محمود'' نام تجویز فرمایا۔

☆ Bernardo Beleno (Bashir Salman) صاحب نے حضورِ انور کی خدمت میں مزید عرض کیا کہ پہلے وہ عیسائی تھے اور پھر انہوں نے اسلام قبول کیا اور سنی مسجد میں جاتے تھے۔ اس دوران جماعت سپین کی جانب سے کسی نے مجھے قرآن کریم کا ایک نسخہ بطور تحفہ بھجوایا جو مجھے بہت ہی پسند آیا۔ جب یہ قرآن لے کر سنی مسجد گیا تو انہوں نے کہا کہ یہ احمدیہ جماعت کا قرآن ہے، ٹھیک نہیں ہے، اس کو پھینک دو اور ہمارا قرآن پڑھو۔ اس پر میں نے واضح کہہ دیا کہ تم جو مرضی کرو میں تو اسی قرآن سے پڑھوں گا۔ اس کے بعد میرا رابطہ طارق منعم صاحب انچارج سپینش ڈیسک کے ساتھ سپین میں ہوا اور طارق صاحب نے میرا رابطہ مبلغ سلسلہ پورٹوریکو سے کروایا۔ اس طرح میں نے احمدیت قبول کی۔

بعد ازاں حضورِ انور نے Miguel Caliz صاحب نے دریافت فرمایا کہ کیا کام کرتے ہیں، تو انہوں نے بتایا کہ وہ Data Analyst کے طور پر ایک انشورنس کمپنی میں کام کرتے ہیں۔

حضورِ انور کے استفسار پر موصوف نے عرض کیا کہ ان کی عمر 38 سال ہے اور ان کی ابھی شادی نہیں ہوئی۔ انشاءاللہ اگلے سال کرنے کا ارادہ ہے تو اس پر حضورِ انور نے فرمایا کہ شادی کریں تو کسی مسلمان خاتون سے کریں اور کوشش کریں کہ احمدی مسلمان خاتون سے ہو۔

آخر پر وفد کے ممبران نے حضورِ انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

اسماعیل علی صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت الرحمٰن میری لینڈ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرما رہے ہیں

ہوئے کہا: حضور سے ملاقات میری زندگی کا ایک خاص موقع تھا۔ میں جیسے ہی حضورِ انور کے دفتر میں داخل ہوا تو مجھے ایک بہت ہی اچھی اور نہایت ہی گرم جوشی والی کیفیت محسوس ہوئی اور میں نے اپنے آپ کو پُر امن اور محفوظ جگہ پر پایا۔ میں نے دیکھا کہ حضور کی شخصیت نہایت پُر وقار ہے اور حضورِ انور بہت اعلیٰ سوچ کے مالک ہیں۔ حضور کی مسکراہٹ بہت ہی متاثر کن ہے۔ میرے لیے یہ بہت خاص اور منفرد تجربہ تھا۔ ایک ایسا تجربہ تھا جو کہ نور اور حکمت سے بھرا ہوا تھا۔

ایک دوست Berdanrdo Beleno جن کا اسلامی نام بشیر سلیمان ہے وہ بیان کرتے ہیں: حضورِ انور امن کے سپہ سالار ہیں اور مسلمانوں کے لیے حضور کے دل میں بہت درد ہے۔ میری خواہش ہے کہ ہم اسلام کو مزید سیکھیں اور اس کی حقیقی تعلیمات کے مطابق زندگیاں گزاریں۔ حضورِ انور کے لیے میرے دل میں بہت زیادہ عزت اور محبت ہے۔ حضور ایک خدا کے سچے خادم ہیں اور یہ بات میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھی ہے۔

وفد میں شامل ایک نومبائع لویز پیرز، جن کا اسلامی نام محمود پیرز ہے، انہوں نے بیان کیا: حضورِ انور سے میری ملاقات ایک ایسا تجربہ ہے جو میں کبھی نہیں بھول سکتا۔ وہ ایک بہت ہی دلنشین تجربہ تھا۔ حضور ایک بہت ہی غیر معمولی شخصیت ہیں۔ حضورِ انور کے وجود سے نہ صرف کمرہ روشن تھا بلکہ وہاں بہت زیادہ امن اور سکون محسوس ہوتا تھا۔

حضور کی محبت اور پیار واضح طور پر دکھائی دے رہا تھا۔ حضور کو ملنے سے مجھے اپنائیت سی محسوس ہوئی اور ایک خاص خوشی محسوس ہوئی کہ اب میں احمدیہ مسلم کمیونٹی کا حصہ بن گیا ہوں۔ یہ ایک ایسی کیفیت ہے جو میں نے دوسری جماعتوں اور کمیونیٹیز کو ملتے ہوئے کبھی نہیں محسوس کی۔

حضور کے انداز بیان سے مجھے کافی خود اعتمادی اور جوش پیدا ہوا ہے۔ میری کم علمی کی وجہ سے مجھے پتہ نہیں تھا کہ کیسے میں نے اپنا اسلامی نام رکھنا ہے۔ حضورِ انور سے پوچھنے پر حضور نے میرا نام ''محمود'' تجویز فرمایا۔ میں اس نام کو بہت ہی خوشی اور فخر سے اپنے ساتھ رکھوں گا کیونکہ یہ نام مجھے حضور نے دیا ہے۔

میگیل کالیز صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: حضور کی رائے بہت ہی سادی اور سیدھی محسوس ہوئی۔ حضورِ انور دیکھتے ہی بتا دیتے ہیں کہ ایک انسان کہاں پر ہے اور اس کو کہاں پر ہونا چاہیے۔ حضور سے ملاقات کر کے مجھے کافی زیادہ خود اعتمادی محسوس ہوئی اور میرے اندر ایک زندگی پیدا ہوئی۔ میں تو یہی کہوں گا کہ جب بھی کوئی بھی انسان حضور سے ملے تو حضور کی ایمانی حرارت سے ضرور فائدہ اُٹھائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام رات 9 بجے تک جاری رہا۔

بعد ازاں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الرحمٰن میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

☆...☆...☆

... ...

2/ نومبر 2018ء بروز جمعہ

... ...

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے چھ بجے مسجد بیت الرحمٰن میں تشریف لا کر نمازِ فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضورِ انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

آج جمعۃ المبارک کا دن تھا اور امریکہ کے اس سفر کا یہ آخری جمعہ تھا۔ واشنگٹن DC اور اِرد گرد کی قریبی جماعتوں کے علاوہ امریکہ بھر کی مختلف سٹیٹس اور دور دراز کی جماعتوں سے احباب جماعت بڑے لمبے اور طویل فاصلے طے کر کے نمازِ جمعہ کی ادائیگی کے لیے پہنچے تھے۔ احباب کی ایک بہت بڑی تعداد جمعرات کی شام تک مسجد بیت الرحمٰن پہنچ چکی تھی۔

Lowa، Arkansas اور Miami سے آنے والے ایک ہزار میل سے زائد کا سفر طے کر کے پہنچے تھے۔ Minnesota، Kansas، Dallas اور Houston کی جماعتوں سے آنے والے احباب اور فیملیز 1300 میل سے زائد کا سفر طے کر کے پہنچے تھے۔

جبکہ Austin اور North Dakota سے آنے والے احباب پندرہ صد میل سے زائد کا سفر طے کر کے پہنچے تھے۔ لاس اینجلیز (Los Angeles) سے آنے والے دو ہزار چھ صد میل، Bay Point اور سیاٹل (Seattle) سے آنے والے دو ہزار آٹھ صد میل کا سفر طے کر کے پہنچے تھے جبکہ Silicon Valley سے آنے والے احباب دو ہزار آٹھ صد پچاس میل اور Hawaii سے آنے والے چار ہزار آٹھ صد میل کا سفر بذریعہ جہاز قریباً دس گھنٹوں میں طے کر کے پہنچے تھے۔

امریکہ کے علاوہ کینیڈا کی مختلف جماعتوں سے بھی احباب جماعت بہت بڑی تعداد میں اپنے پیارے آقا کی اقتدا میں نمازِ جمعہ کی ادائیگی کے لیے پہنچے تھے۔ کینیڈا کی جماعتوں کیلگری سے آنے والے 2300 میل اور وینکوور (Vancouver) سے آنے والے 3000 میل کا سفر بذریعہ جہاز چھ گھنٹوں سے زائد وقت میں طے کر کے پہنچے تھے۔

اس طرح مجموعی حاضری ساڑھے چھ ہزار سے زائد تھی۔ جس میں کینیڈا سے آنے والوں کی تعداد قریباً دو ہزار کے لگ بھگ تھی۔ نماز جمعہ کی ادائیگی کے لیے مختلف جگہوں پر مارکی لگا کر بڑے وسیع پیمانہ پر انتظام کیا گیا تھا۔

پروگرام کے مطابق ایک بجے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد بیت الرحمٰن'' میں تشریف لا کر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جمعہ MTA انٹرنیشنل پر براہِ راست نشر ہوا۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اِس خطبہ جمعہ کا مکمل متن ہفت روزہ اخبار الفضل انٹرنیشنل لندن کے 16 تا 22 / نومبر 2018ء کے شمارہ میں شائع ہو چکا ہے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جمعہ دو بج کر دس منٹ پر ختم ہوا۔ بعد ازاں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نمازِ جمعہ کے ساتھ نمازِ عصر جمع کر کے پڑھائی۔

تقریب بیعت

نمازوں کی ادائیگی کے بعد بیعت کی تقریب ہوئی جو MTA کے ذریعہ دنیا بھر میں Live نشر ہوئی۔ نومبائع احباب نے حضورِ انور کے دست مبارک پر ہاتھ رکھا اور نمازِ جمعہ میں شامل ہونے والے تمام احباب مرد و خواتین نے اس بیعت کی تقریب میں شمولیت کی سعادت پائی۔ آخر پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

بعد ازاں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد میں لجنہ کے ہال میں تشریف لے گئے اور تمام خواتین کو السلام علیکم کہا۔ خواتین شرف زیارت سے فیضیاب ہوئیں۔

اس کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

پروگرام کے مطابق ساڑھے پانچ بجے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز کی ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔ آج شام کے اس سیشن میں 72 فیملیز کے 317 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ان سبھی احباب نے حضورِ انور کے ساتھ تصاویر بنوانے کا شرف پایا۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کی بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقات کرنے والی یہ فیملیز امریکہ کی درج ذیل نو جماعتوں سے آئی تھیں۔

Detroit، Alabama، Carolina، Georgia، Long Island، Miami Middletown، Queens ny، Willingboro، Silver Spring۔

دور کی جماعتوں سے آنے والی فیملیز بارہ گھنٹے سے زائد کا سفر طے کر کے آئی تھیں۔

آج ملاقات کرنے والوں میں کینیڈا سے آنے والے ایک مہمان Chief Rodger Redman صاحب بھی شامل تھے۔ موصوف کینیڈا کی قدیم اقوام (Aborigines) کے قبائل کے ایک چیف ہیں۔ ان کا تعلق Standing Buffalo First Nation سے ہے۔

موصوف نے اس بات کا متعدد بار اظہار کیا کہ بہت سے لوگوں کو حضورِ انور سے ملاقات کا موقع نہیں ملتا لیکن انہیں آج حضور سے ملنے کا موقع ملا ہے وہ اس سعادت پر بہت خوش ہیں۔ موصوف نے حضورِ انور کا خطبہ جمعہ سننے اور بیعت کی تقریب کو دیکھنے کے بعد خطبہ مع انگریزی ترجمہ سننے کی خواہش ظاہر کی اور اس کے بعد کہا کہ جو بابرکت الفاظ میں نے حضورِ انور کے خطبہ سے سنے ہیں، اس کی پوری دنیا کو ضرورت ہے۔ ایسی

تقریب بیعت

(02/نومبر 2018ء)

راہنمائی اور ہدایت صرف اُس شخص سے ہی مل سکتی ہے جو خداتعالیٰ سے راہنمائی پانے والا ہو۔ اگر آج میری کمیونٹی کے پاس ایسی راہنمائی ہوتی تو مجھے یقین ہے کہ ہم بھی آپ لوگوں کی طرح ایک مضبوط اور قابل فخر قوم ہوتے۔

بیعت کی تقریب میں موصوف شامل تھے۔ امیر صاحب کینیڈا بیان کرتے ہیں کہ بیعت کی تقریب کے وقت کچھ پریشان نظر آرہے تھے جب ان کو بتایا گیا کہ اسلام میں اس معاملہ میں زبردستی نہیں ہے۔ آپ اُس وقت بیعت کریں جب آپ کا دل مطمئن ہو۔ جب بیعت شروع ہوئی تو انہوں نے بلند آواز میں رونا شروع کردیا۔ بعد میں موصوف نے بتایا کہ اس ماحول میں ایک عجیب طاقت تھی جو انہیں محسوس ہوئی اور اس طاقت نے انہیں ایک قابل فخر اور مضبوط قوم کا احساس دلایا جس کا ایک ایسا سربراہ ہے جو اُن کی ہر قدم پر راہنمائی کرتا ہے۔ میں اپنے آپ کو اُس طاقت کے ساتھ ایک ہونے سے روک نہ پایا۔

چیف کی حضورِ انور سے ملاقات نے ان پر ایک گہرا اثر چھوڑا۔ چیف نے کہا کہ حضورِ انور بھرپور شفقت اور محبت کے ساتھ ملتے ہیں اور سربراہان اور لیڈرز کے ساتھ بہت اچھی طرح پیش آتے ہیں۔ موصوف نے کہا کہ ہماری قوم اس بات کا خوب خیال رکھتی تھی کہ وہ اپنے بزرگان اور چیفس سے ادب واحترام سے پیش آتی تھی۔ لیکن جب سے یورپین لوگ شمالی امریکہ میں آئے ہیں ہماری قوم یہ سب اخلاق کھو بیٹھی ہے۔ لیکن میں نے آج دیکھا ہے کہ حضورِ انور ان اخلاق کو دوبارہ زندہ کر رہے ہیں۔

چیف نے کہا کہ حضورِ انور ایک بہت شفیق انسان ہیں۔ حضورِ انور نے مجھ سے میری قوم کی فلاح وبہبود کے متعلق استفسار فرمایا۔ حضورِ انور کو سیاست وغیرہ میں کوئی دلچسپی نہیں تھی بلکہ حضورِ انور نے مجھ سے میری قوم کے بارہ میں سوال کیے۔ میری قوم میں ایک محاورہ پایا جاتا ہے کہ جو چیف ہوتے ہیں وہ قوم کے غلام ہوتے ہیں۔ حضورِ انور کے ساتھ ملاقات کے دوران مجھے یہ محاورہ یاد آیا کیونکہ حضورِ انور مجھے اس بات کے آئینہ دار نظر آئے۔ حضورِ انور نے مجھے آنحضرت ﷺ کی حدیث سے آگاہ کیا جس میں آپؐ نے فرمایا کہ قوم کا سردار قوم کا خادم ہوتا ہے۔

چیف Rodger Redman نے جماعت اور خلافت سے بھرپور احترام اور عقیدت کا اظہار کیا اور حضورِ انور کی نصائح سے بہت متاثر ہوئے۔ موصوف نے کہا کہ اب ان کی خواہش ہے کہ ان کی قوم کا ہر فرد جماعت احمدیہ کی تعلیمات سے آگاہ ہو۔ چیف نے باقاعدہ جماعت سے درخواست کی ہے کہ جماعت ان کے بچوں اور کمیونٹی کے افراد کو جماعت کا تعارف کروانے میں ان کی مدد کرے، ان کے بچوں کی تربیت کرنے میں مدد کرے۔ چیف نے کہا کہ انہوں نے مشاہدہ کیا ہے کہ احمدی افراد حضورِ انور کی تربیت کے نتیجہ میں اعلیٰ اخلاق کے حامل ہیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام نو بجے تک جاری رہا۔ بعدازاں حضورِ انور نے مسجد بیت الرحمٰن میں تشریف لاکر نمازِ مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضورِ انور اپنے دفتر تشریف لے آئے۔ مکرم منیرالدین شمس صاحب مینیجنگ ڈائریکٹر MTA انٹرنیشنل، مکرم منیر عودہ صاحب ڈائریکٹر پروڈکشن اور مکرم صاحبزادہ مرزا مغفور احمد صاحب امیر جماعت یوایس اے نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے مشترکہ ملاقات کی سعادت حاصل کی اور MTA ارتھ سٹیشن امریکہ کے ساتھ ملحقہ پلاٹ میں MTA سٹوڈیو کی تعمیر کے حوالہ سے پروگرام اور پلاننگ پیش کرکے ہدایات اور راہنمائی حاصل کی۔

اس کے بعد حضورِ انور نے پروگرام کے مطابق مکرم طلحہ احمد صاحب واقف زندگی کی دعوت ولیمہ میں شمولیت فرمائی۔ بعدازاں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

..............................(باقی آئندہ)

بقیہ: الفضل ڈائجسٹ

..............از صفحہ نمبر 22

اس کے بعد فضل احمد باہر سے آکر ہمارے پاس ہی ٹھہرتا تھا۔ حضورؑ نے انہیں کبھی بھی محروم الارث نہیں سمجھا چنانچہ اُن کی وفات پر حضرت امّاں جان سے فرمایا کہ تمہاری اولاد کے ساتھ جائیداد کا حصہ بٹانے والا ایک فضل احمد تھا سو وہ بے چارا بھی گزر گیا۔

حضرت مسیح موعودؑ کے تعلق قرابت اور صلہ رحمی کا سلوک مرزا فضل احمد سے آخر دم تک بہت عمدہ رہا۔ 1891ء میں آپؑ نے حضرت مولانا نورالدین صاحبؓ (شاہی طبیب مہاراجہ کشمیر) کو خط لکھا کہ ”فضل احمد کا خط نہایت اور غایت درجہ کی التجا سے آیا تھا کہ مولوی صاحب کی خدمت میں سفارش کریں کہ کوئی نوکری میرے گزارہ کے موافق کرادیں... اگر مناسب سمجھیں تو کسی کو اس کی نسبت سفارش کردیں کہ وہ سخت حیران ہے اس کی ایک بیوی تو میرے پاس اسی جگہ اور ایک قادیان میں ہے۔“

پھر ایک اور خط میں حضورؑ نے حضرت مولوی صاحبؓ کو لکھا کہ: ”فضل احمد نے جمّوں سے بڑا شکریہ کا خط لکھا ہے کہ حضرت مولوی صاحب نے بڑی جدوجہد اور توجہ کے ساتھ میرا معالجہ کیا۔“

حضرت امّاں جانؓ بیان فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعودؑ کو سخت دورہ پڑا۔ اُس وقت مَیں نے دیکھا کہ مرزا سلطان احمد تو آپؑ کی چارپائی کے پاس خاموشی سے بیٹھے رہے مگر مرزا فضل احمد صاحب کے چہرہ پر ایک رنگ آتا تھا اور ایک رنگ جاتا تھا اور وہ کبھی اِدھر بھاگتا تھا اور کبھی اُدھر۔ کبھی اپنی پگڑی اُتار کر حضرت صاحب کی ٹانگوں کو باندھتا تھا اور کبھی پاؤں دبانے لگ جاتا تھا اور گھبراہٹ میں اس کے ہاتھ کانپتے تھے۔

مرزا فضل احمد صاحب کی وفات پر حضرت مسیح موعودؑ کے دلی صدمہ کی کیفیت بیان کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ آپؑ کا ایک بیٹا فوت ہوگیا جو آپؑ کی زبانی طور پر تصدیق بھی کرتا تھا۔ جب وہ مرا تو آپؑ ٹہلتے جاتے اور فرماتے کہ اُس نے کبھی شرارت نہ کی تھی بلکہ میرا فرمانبردار ہی رہا ہے۔ ایک دفعہ مَیں سخت بیمار ہوا اور شدّت مرض میں مجھے غش آگیا جب مجھے ہوش آیا تو مَیں نے دیکھا کہ وہ میرے پاس کھڑا نہایت درد سے رو رہا تھا۔ آپؑ یہ بھی فرماتے کہ یہ میری بڑی عزّت کیا کرتا تھا۔

الغرض حضرت مسیح موعودؑ نے ایک خدائی فرمان پورا کرنے کی غیرتِ دینی اور اپنے عزیزوں کو غضب الٰہی سے بچانے کے لئے عاق کرنے کا جو انذار کیا تھا اس کے مثبت نتائج دیکھ کر اس پر عمل درآمد کرنا پسند نہیں فرمایا اور آپؑ کا یہ فعل عین اپنے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی سنّت کے مطابق تھا۔

☆...☆...☆

Morden Motor(UK)
Specialists in
Electrical & Mechanical
Repairs & Diagnostics, Servicing,
Tyres, Exhausts, Engines, Gear Box,
Breaks, MOT Failure work, A-C
All Makes & Models
Rear 22-26 Morden Hall Road,
Unit 2 Morden SM4 5JF
Contact: Nusrat Rai@ 07809119621
E: mordenmotor@yahoo.com

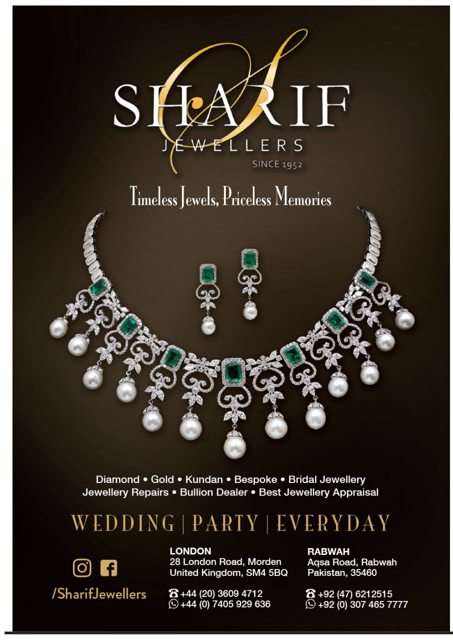

بقیہ: خطاب جلسہ سالانہ یوکے 2018ء

(دوسرا دن بعد دوپہر)..............از صفحہ 24

لیف لیٹس، فلائرز کی تقسیم کا منصوبہ

اس سال 96 ممالک میں مجموعی طور پر ایک کروڑ بتیس لاکھ سے زائد لیف لیٹس تقسیم ہوئے۔ اس کے ذریعہ دو کروڑ پینسٹھ لاکھ سے زائد افراد تک پیغام پہنچا۔ اس وقت لیف لیٹس کی تقسیم کے حوالے سے امریکہ اور یورپ کے ممالک نمایاں ہیں۔ جرمنی نمبر ایک پر ہے۔ اس کے بعد یُوکے ہے۔ جرمنی میں 22 لاکھ۔ یُوکے میں 17 لاکھ تہتّر ہزار۔ پھر کینیڈا ہے۔ پھر سپین ہے۔ ناروے، ہالینڈ۔ اس طرح دوسرے ملک ہیں۔ یورپ کے ملک ہیں۔ بعض دوسرے ممالک ہیں۔ نائیجیریا، بینن، کونگو کنشاسا، کیمرون وغیرہ ممالک ہیں۔

سپین میں لیف لیٹس کی تقسیم

سپین میں لیف لیٹس کی تقسیم بھی ہو رہی ہے۔ یہاں جامعہ یُوکے اور جرمنی کے جو فارغ التحصیل طلباء ہیں وہ جاکے کرتے ہیں۔ اور اس کے ذریعہ سے اللہ کے فضل سے اس سال فارغ التحصیل شاہدین کے ذریعہ سے آٹھ لاکھ تین ہزار سات سو بائیس کی تعداد میں لیف لیٹس تقسیم کیے گئے۔ اور سیوتا (Ceuta) شہر جو مراکش کے بارڈر پر ہے وہاں بھی لیف لیٹس تقسیم کیے گئے اور اس دوران کئی ایسے لوگ ملے جن کو جماعت کے بارے میں پہلے سے معلومات تھیں اور کیونکہ وہ عربی بولنے والے ہیں اس لیے ایک عرب دوست بھی ساتھ تھے۔ اللہ کے فضل سے وہاں تبلیغ کے اچھے راستے کھل رہے ہیں۔

میکسیکو، گوئٹے مالا، ایکواڈور، یوراگوئے اور پیراگوئے میں فلائرز کی تقسیم

میکسیکو، گوئٹے مالا، ایکواڈور، یوراگوئے اور پیراگوئے میں فلائرز کی تقسیم ہوئی اور وہاں کینیڈا کے فارغ التحصیل مربیان کے ذریعہ سے تین لاکھ اڑسٹھ ہزار نو سو دس لیف لیٹس تقسیم ہوئے اور لیف لیٹس کی تقسیم کے دوران رپورٹس میں جو واقعات لکھے ہیں اس میں سے ایک دو بیان کر دیتا ہوں۔

لیف لیٹس کی تقسیم کے دوران پیش آنے والے ایمان افروز واقعات

ہنڈورس کے مبلغ بیان کرتے ہیں کہ تبلیغی سفر کے دوران ایک خاتون کو پمفلٹ دیا تو اس نے بہت خوشی کا اظہار کیا اور یہ پمفلٹ اپنے خاوند کو دکھایا۔ اس کا خاوند کافی عرصہ سے اسلام کے بارے میں جاننا چاہتا تھا لیکن اس کا کسی سے رابطہ نہیں ہو رہا تھا۔ چنانچہ انہوں نے اگلے دن کا وقت لے کر ہمارے ساتھ تقریباً تین گھنٹے کی ملاقات کی جس میں انہیں تفصیل سے اسلامی تعلیم سے آگاہ کیا گیا۔ موصوف اس سے بہت متاثر ہوئے۔ اس سے اگلے دن ہم نے دوسرے شہر جانا تھا لیکن وہ صبح صبح دوبارہ آ گئے اور پھر تقریباً ایک گھنٹہ تک اسلام کے حوالے سے گفتگو کرتے رہے۔ انہیں مطالعہ کے لیے کچھ لٹریچر بھی دیا گیا۔ اس کے بعد ابھی تک رابطے میں ہیں اور اسلام کے اندر بہت دلچسپی لے رہے ہیں۔

بینن کی رپورٹ ہے کہ شہر کانڈی میں قرآن کریم کی نمائش لگائی گئی۔ اس موقع پر پمفلٹس بھی تقسیم کیے گئے۔ ایک پادری بھی نمائش دیکھنے کے لئے آیا اور اسے بھی ایک پمفلٹ دیا گیا جو وہ لے کر چلا گیا۔ کچھ دیر بعد واپس آیا اور مزید پمفلٹس مانگے۔ کہنے لگا کہ میں یہ پمفلٹس اپنے چرچ میں تقسیم کرنا چاہتا ہوں کیونکہ ہمیشہ سے یہی سمجھا جاتا رہا ہے کہ اسلام جبر و تشدد کی تعلیم دیتا ہے۔ امن کی تعلیم تو ہم پہلی مرتبہ آپ سے سن رہے ہیں۔

امیر صاحب سپین نے لکھا ہے کہ ایک شہر میں ایک پرانے سپینش احمدی تھے جن سے رابطہ نہیں تھا۔ نئے مربیان کی اس تبلیغی مہم کے دوران، لیف لیٹس کی تقسیم کے دوران ان سے رابطہ ہوا اور اس کے بعد باقاعدہ رابطہ ہے اور وہ بڑے خوش ہوئے کہ مجھے جماعت کا دوبارہ پتہ مل گیا۔

امیر صاحب فرانس کہتے ہیں کہ پمفلٹس کی تقسیم کے دوران ایک پمفلٹ ایک بہت بڑی عمارت کے سامنے ایک فرنچ عورت کو دیا گیا۔ اس نے اسی وقت اسے پڑھنا شروع کر دیا اور ساتھ ساتھ کہتی جاتی تھی کہ بہت اچھا ہے آپ لوگ اس کام کو جاری رکھیں اور پورے فرانس میں اس کو تقسیم کریں۔ مجھے بھی ایک پیکٹ دیں میں اس عمارت کی گارڈین ہوں میں بھی سب کو دوں گی۔ چنانچہ پمفلٹس کی مدد سے اس عورت کے ذریعہ آگے اس عمارت میں کام کرنے والے تمام لوگوں تک جماعت کا پیغام پہنچ گیا۔

صدر صاحب جماعت نیپال لکھتے ہیں کہ لیف لیٹس کی تقسیم کے دوران کاٹھمنڈو کے ایک زیر تبلیغ ہندو دوست سے رابطہ ہوا اور وہ جمعہ کی نماز کے لئے ہماری مسجد میں آنا شروع ہو گئے۔ انہوں نے بتایا کہ جماعت کا تعارف ہونے سے پہلے میں نے خواب میں دیکھا تھا کہ میں ایک مندر کے اندر داخل ہو رہا ہوں اور اچانک مندر کے دروازے پر ایک بورڈ آ کر گرتا ہے جس سے میں مندر کے اندر جا نہیں پایا۔ چنانچہ اس خواب کے بعد انہوں نے مندر جانا بند کر دیا۔ جب ان کا جماعت سے تعارف ہوا تو انہوں نے ایک اور خواب دیکھی کہ آسمان پر تمام مذاہب کی نشانیاں دکھائی دے رہی ہیں اور ان symbols کے اوپر ایک چمکتی ہوئی روشنی دکھائی دے رہی ہے اور خواب میں اس روشنی کی طرف جانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس خواب کا ان پر گہرا اثر ہوا۔ کہنے لگے اب جو میں نے اسلام احمدیت کی طرف سفر شروع کیا ہے وہ میری روشنی کی طرف جانے کی کوشش کی تعبیر ہے۔ اس خواب کے بعد موصوف مسلسل جماعت کے ساتھ رابطے میں ہیں اور اسلام کے متعلق مزید معلومات حاصل کر رہے ہیں جمعہ کی نماز بھی پڑھنے آتے ہیں۔

اس طرح کے بہت سارے واقعات ہیں۔

وکالت تعمیل و تنفیذ لندن

وکالت تعمیل و تنفیذ لندن کے ذریعہ سے انڈیا بھوٹان نیپال میں کام ہو رہا ہے۔ اور قادیان میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جو کام ہو رہا ہے اس میں نظارت نشر و اشاعت میں تین مقامی زبانوں بنگلہ، اڑیہ، اور تامل کے ڈیسکوں کا قیام عمل میں آ چکا ہے۔ لٹریچر کا ترجمہ ان زبانوں میں ہو رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے ہندی تراجم کا کام جاری ہے۔ بائیس کتب کے ہندی تراجم مکمل ہو چکے ہیں۔ نور ہسپتال کے قیام پر سو سال پورا ہونے پر وہاں بھی ایک صد سالہ تقریب منعقد ہوئی۔ اس کا بھی علاقے کے لوگوں پر بڑا اچھا اثر ہوا۔ فضل عمر پریس قادیان میں نئی مشینیں لگائی گئیں ہیں۔ اللہ کے فضل سے وہاں کافی اچھا کام ہو رہا ہے۔ اسی طرح رینوویشن کا کام ہوا۔ دار البیعت لدھیانہ کی رینوویشن ہوئی۔ چلہ کشی ہوشیارپور والے مکان کی ہوئی۔ گیسٹ ہاؤسز کی ہوئی اور اللہ کے فضل سے وہاں دوسرے بھی تعمیری کام ہو رہے ہیں۔

عربک ڈیسک

عربک ڈیسک کے تحت گذشتہ سال تک جو کتب اور پمفلٹس عربی زبان میں تیار ہو کر شائع ہوئیں ان کی تعداد 125 ہے۔ جو کتب اس سال پرنٹنگ کے لئے بھجوائی گئی ہیں ان میں ایک کتاب البریہ، روحانی خزائن کی جلد 12 اس میں جتنی کتابیں ہیں اور روحانی خزائن کی جلد 15، پھر روحانی خزائن کی جلد 18، روحانی خزائن کی جلد 19 یہ اللہ کے فضل سے ترجمہ ہو چکی ہیں اور حضرت مصلح موعودؓ کی کتب اور بعض دوسری کتابیں بھی ترجمہ کے پراسیس میں ہیں انشاء اللہ تعالیٰ وہ ہو جائیں گی۔ اس کے علاوہ اور بہت ساری کتب کا ترجمہ یہ کر رہے ہیں۔

عربوں میں قبول احمدیت کے واقعات

عربوں میں قبول احمدیت کے واقعات بھی ہیں۔ مراکش سے ایک دوست محمد العواصی صاحب لکھتے ہیں کہ احمدیت سے میرا تعارف ایک احمدی دوست کے ذریعہ سے ہوا۔ اس دوست نے مجھے ابتدائی امور کے بارے میں بتانے کے بعد جماعت کے ٹی وی چینل کو مسلسل دیکھنے کا مشورہ دیا۔ مَیں نے ایم ٹی اے دیکھنا شروع کیا تو محض چند روز میں ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا قائل ہو گیا لیکن بیعت کرنے سے کسی قدر خائف تھا۔ اس بات کا اظہار جب میں نے اپنے احمدی دوست سے کیا تو اس نے کہا کہ تم استخارہ کیوں نہیں کر لیتے۔ مجھے اس کی تجویز پسند آئی۔ مَیں نے استخارہ کیا تو خواب میں دیکھا کہ میری پیدائش ہوئی ہے اور میں جلدی جلدی بڑا ہو کر نوجوان ہو گیا ہوں۔ اس رؤیا کے باوجود مجھے خوف دامنگیر رہا۔ ایک رات اچانک میری آنکھ کھل گئی تو میں نے خدا تعالیٰ سے دعا کی کہ مجھے حق دکھا دے اور اس کی پیروی کی توفیق عطا فرما۔ اسی رات میں نے خواب میں دیکھا کہ میں جماعت احمدیہ کی سلطنت میں ہوں۔ اس میں لوگ جگہ جگہ جمع ہیں اور مختلف علاقوں کے فتح کرنے کی باتیں ہو رہی ہیں۔ میں دیکھتا ہوں کہ ان کے پاس کوئی ظاہری اسلحہ نہیں ہے پھر بھی ایسی بڑی بڑی باتیں کر رہے ہیں۔ احمدیوں کی اس سلطنت میں مَیں ایک بلند و بالا زیر تعمیر عمارت دیکھتا ہوں۔ ایک شخص مجھے کہتا ہے کہ جب اس کی تعمیر مکمل ہو جائے گی تو دنیا کی سب سے بلند ترین عمارت کہلائے گی۔ میں نے اپنے احمدی دوست کو یہ رؤیا سنایا تو اس نے کہا اب اس کے بعد تو آپ کا ہر شک دور ہو جانا چاہیے اور بیعت کر لینی چاہیے اور میں خود بھی اب اس نتیجہ پر پہنچا تھا۔

اسی طرح اور بہت سارے واقعات ہیں۔

سیریا کے محمد الحاج عبداللہ صاحب آجکل کینیڈا میں ہیں۔ کہتے ہیں میں ایک سیلز مین کی جاب کرتا تھا۔ میرے گاہکوں میں سے ایک شخص کے بیٹے محمد کیّال صاحب سے میرا تعارف ہوا۔ یہ نوجوان احمدی تھا۔ اس سے تعلق بڑھا تو اس نے مجھے جماعت کے بنیادی عقائد اور اس کے تجدیدی مفاہیم کے بارے میں بتایا۔ اس نے مجھے اسلامی اصول کی فلاسفی کا عربی میں ترجمہ دیا۔ میں اس کتاب کو پڑھ کر بہت متاثر ہوا اور اس میں پائی جانے والی معقول باتیں بہت پسند آئیں۔ پھر تقریباً ایک سال تک میں جماعت کی مختلف کتب پڑھتا رہا۔ نیز ایم ٹی اے العربیہ بھی دیکھنا شروع کر دیا۔ ایک سال کے بعد مطالعہ اور ایم ٹی اے دیکھنے اور جماعت کے عقائد کا موازنہ کرنے کے بعد میرے دل میں جماعت احمدیہ میں شامل ہونے کی خواہش جنم لینے لگی۔ لیکن میں اپنی باطنی طہارت کے حوالے سے اپنے آپ کو اس پاکیزہ جماعت کے قابل نہ سمجھتا تھا۔ اس مقام تک پہنچنے کی راہوں سے نا آشنا تھا۔ لہٰذا میں نے محمد کیّال سے کہا کہ مجھے بعض احمدیوں سے ملوا دو۔ اس نے اپنے گھر پر ہی چند احمدیوں کے ساتھ ملاقات کا بندوبست کروایا اور میں نے ان کے ساتھ روحانی ارتقاء کے ذرائع کے بارے میں بات کر کے محسوس کیا کہ جیسے میری روحانی پیاس کی تسکین ہونے لگی ہے کیونکہ مجھے رؤیائے صالحہ وغیرہ کی بنا پر یہ یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ مجھے ضائع نہیں کرے گا اور ضرور مجھے ہدایت دے گا۔ لہٰذا یہ سوچ کر میں نے استخارہ کرنا شروع کیا۔ میں اپنے کام کے سلسلہ میں دمشق میں تھا۔ جب کہ میری بیوی حلب میں دیگر اہل خانہ کے ساتھ رہتی تھی۔ میں نے استخارہ شروع کرنے کے بعد اپنی بیوی کو فون کر کے کہا کہ اس عرصہ میں اگر کوئی خواب آئے تو مجھے ضرور بتانا۔ چند ایام کے بعد آنے والی ایک رات میرے لئے لیلۃ القدر ثابت ہوئی جس میں مَیں نے ایک نہایت عظیم رؤیا دیکھا۔ میں نے اپنے ایک نیک و پارسا رشتہ دار کو خواب میں دیکھا اس نے مجھے ایک ورق دیتے ہوئے کہا کہ یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہے۔ میں نے وفور شوق سے اسے بسُرعت کھولا تو اس میں لکھا تھا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں بیدار ہوا تو بہت خوش تھا اور میری زبان پر یہ آیت کریمہ جاری تھی اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِيْنَ۔ جماعت میں داخل ہونے کے لئے یہ ایک واضح پیغام تھا۔ گو یہ رؤیا تو آنے والے امام مہدی اور مسیح موعود کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سلام پہنچانے کی طرف بھی اشارہ کر رہا تھا لیکن اس وقت مجھے اس بات کا علم نہ تھا۔ بہرحال مجھے یقین تھا کہ یہ میرے استخارہ کا جواب ہے۔ اس کے بعد میں نے بیعت کر لی۔ ان عربوں کے بھی اس طرح کے بہت سارے واقعات ہیں۔

بنگلہ ڈیسک

بنگلہ ڈیسک میں بھی ترجمہ کا کام اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہو رہا ہے۔ خطبات کا بھی ترجمہ کرتے ہیں۔

فرنچ ڈیسک

فرنچ ڈیسک کی طرف سے بھی یہاں ٹرانسلیشن کا کام ہو رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابیں بھی اور دوسرا لٹریچر بھی یہ لوگ ترجمہ کر رہے ہیں۔

رشین ڈیسک

رشین ڈیسک میں بھی ترجمہ کا کام ہو رہا ہے۔ خطبات کا ترجمہ بھی ایم ٹی اے پر باقاعدہ سنایا جاتا ہے۔ بہت سارے روسی احمدی دوستوں کے مجھے خط آتے ہیں کہ جب سے خطبہ کا ترجمہ شروع ہوا ہے ہمارے ایمان میں بڑا اضافہ ہو رہا ہے۔ اسی طرح مختلف ویب سائٹس بھی جاری ہیں۔

ٹرکش ڈیسک

ٹرکش ڈیسک کے ذریعہ سے بھی شہادۃ القرآن، روئداد جلسہ دعا اور توضیح مرام کا ترکی زبان میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ اور دوسری کتابوں کا ترجمہ ہو رہا ہے۔ اسی طرح ایم ٹی اے پروگرام بھی جاری ہیں۔

چینی ڈیسک

چینی ڈیسک کے ذریعہ سے بھی ترجمہ کا کام جاری ہے۔

جلسہ سالانہ یو کے 2018ء دوسرے دن بعد دوپہر کے اجلاس کا روح پرور منظر (04/ اگست 2018ء)

انڈونیشین ڈیسک

انڈونیشین ڈیسک۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب لائیو ترجمہ یہاں سے انڈونیشین زبان میں شروع ہو چکا ہے اور دوسرے ترجمانی کے کام بھی یہ کر رہے ہیں۔

وقف نَو کی تحریک

وقف نو کی تحریک کے تحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس وقت دنیا بھر میں واقفین نو کی کل تعداد چھیاسٹھ ہزار پانچ سو پچیس ہے جس میں سے انتالیس ہزار آٹھ سو چودہ لڑکے ہیں اور چھبیس ہزار سات سو گیارہ لڑکیاں ہیں۔ اس سال جو واقفین نو میں شامل ہوئے ان کی تعداد تین ہزار چار سو اڑتالیس ہے۔ پندرہ سال سے زائد عمر کے واقفین نو کی تعداد ستائیس ہزار نو سو ستائیس ہے جس میں لڑکے اٹھارہ ہزار چار سو نوے اور لڑکیاں نو ہزار چار سو سینتیس ہیں۔ اور ان میں پاکستان اول نمبر پر ہے۔ پھر جرمنی۔ پھر یُوکے۔ پھر انڈیا۔ پھر کینیڈا۔ اللہ کے فضل سے یہ نظام بھی اب کافی آرگنائز ہو گیا ہے۔

مخزن تصاویر

مخزن تصاویر کا شعبہ ہے۔ جماعتی تاریخ تصویروں کی صورت میں جمع کی جاتی ہے اور ان کی ایک نمائش بھی ہے۔ آجکل یہاں جلسے پر بھی نمائش لگی ہو گی۔

اَلاِسلام ویب سائٹ

الاسلام ویب سائٹ۔ یہ امریکہ سے کام ہو رہا ہے لیکن کام کرنے والے رضا کار پاکستان، کینیڈا، بھارت، یُوکے اور جرمنی وغیرہ سب جگہ سے شامل ہیں اور قرآن کریم کے نئے ایڈوانس سرچ انجن کا اجراء کیا گیا ہے۔ اس سرچ انجن کے ذریعہ سے عربی، اردو، انگریزی، جرمن، فرنچ اور سپینش زبانوں میں سرچ کیا جا سکتا ہے۔ قرآن کریم کے اڑتالیس تراجم اور تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نیا ایڈیشن ویب سائٹ پر ڈال دیا گیا ہے۔ دوران سال ساٹھ سے زائد اردو اور انگریزی کتب کا اضافہ کیا گیا ہے۔ اٹھارہ کتب کا آئی بکس اور کِنڈل (Kindle) پر اجراء کیا گیا ہے۔ کُل کتب کی تعداد انتالیس ہو چکی ہے۔ خطبات جمعہ پوڈ کاسٹ پر دستیاب ہے۔ اسی طرح Friday Sermon کا نیا ورژن بھی آچکا ہے۔ خطبات جمعہ اٹھارہ زبانوں میں آڈیو اور وڈیو کی صورت میں آن لائن دستیاب ہیں۔ اور اس کے علاوہ دوسری بہت ساری چیزیں ہیں۔ آئی فون پر نئی قرآن اَیپ انگریزی، عربی سرچ کے ساتھ لانچ ہوئی ہے۔

ریویو آف ریلیجنز

ریویو آف ریلیجنز۔ اس کا پہلا شمارہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے زمانے میں جنوری 1902ء میں شائع ہوا تھا۔ اس رسالے کا ایک سو سترہواں (117) سال ہے اور اس وقت انٹرنیشنل میگزین کے طور پر ملٹی پلیٹ فارم بن کر یقیناً ایک موثر ذریعہ بن چکا ہے۔ ایک گلوبل میگزین آرگنائزیشن F.I.P.P ہے جو دنیا بھر کے میگزین کے اِیونٹس اور نیٹ ورکنگ کو کرنے میں مدد کرتی ہے۔ اس تنظیم میں ٹائم اکانومسٹ، نیشنل جیوگرافک وغیرہ کے علاوہ دنیا بھر کے سینکڑوں میگزین شامل ہیں۔ یہ تنظیم ہر سال دو سال بعد ورلڈ میگزین کانگرس منعقد کرتی ہے جو دنیا میں میگزین کا سب سے بڑا اِیونٹ شمار ہوتا ہے۔ اکتوبر 2017ء میں اکتالیسویں ورلڈ کانگرس لندن میں منعقد ہوئی جس میں دنیا بھر سے میگزین کے سات سو سے زائد سینئر نمائندوں نے شرکت کی۔ اس میں برطانیہ کے گیارہ میگزین کے نمائندوں کو منتخب کیا گیا جن میں نیوسائنٹسٹ جیسے نامور رسالوں کے ساتھ ریویو آف ریلیجنز کو بھی منتخب کیا گیا۔ چنانچہ اس موقع پر دنیا بھر سے آئے ہوئے میگزین کے سینئر ایڈیٹرز اور پبلشرز کو ریویو کا تعارف پیش کرنے کا موقع ملا۔ اس تنظیم کے صدر جیمز ہیوز کہتے ہیں کہ میرا دنیا بھر کی میگزین کمپنیوں سے واسطہ پڑتا ہے مگر ریویو آف ریلیجنز کی ایک منفرد حیثیت ہے کیونکہ اس کا شمار ان چند رسالوں میں ہوتا ہے جو مذہب کے بارے میں اور عصر حاضر کے مسائل پر مشتمل ہیں۔ اسی طرح سوشل میڈیا پر بھی ڈالا گیا ہے اور گزشتہ سال سوشل میڈیا کے مختلف ذرائع سے ریویو آف ریلیجنز کی نوے لاکھ سے زائد پوسٹس دیکھی گئی ہیں۔ اس کا فرنچ اور جرمن ایڈیشن بھی شائع ہو رہا ہے اور اسی طرح یہاں آج کل ان کے دوسرے پراجیکٹ، القلم پراجیکٹ وغیرہ بھی ہیں۔

الحکم (ہفت روزہ)

پھر الحکم ہفت روزہ جو ہے اس کا بھی اجراء کیا گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ بھی اب جاری ہے اور انگلش میں انگریزی دان طبقہ کے لئے اچھا اخبار ہے۔ آن لائن بھی دستیاب ہے اور کچھ سو کاپیاں پرنٹ بھی کی جاتی ہیں۔

احمدیہ آرکائیوز اینڈ ریسرچ سینٹر

احمدیہ آرکائیوز اینڈ ریسرچ سینٹر ہے۔ اس میں بھی ریسرچ کے حوالے سے اللہ کے فضل سے پرانی باتیں جمع کی جارہی ہیں اور ریسرچ کی جارہی ہے۔ اچھا کام ہو رہا ہے۔

پریس اینڈ میڈیا آفس

پریس اینڈ میڈیا آفس ہے۔ یہ بھی اپنے روابط بڑھا کر اچھا کام کر رہا ہے۔

ایم ٹی اے انٹرنیشنل

ایم ٹی اے انٹرنیشنل۔ اللہ کے فضل سے اس کے اب سولہ ڈیپارٹمنٹ ہیں اور اس کا کام بھی بڑا وسیع ہو گیا ہے۔ کارکنوں کی تعداد بھی سینکڑوں میں چلی گئی ہے۔ ایم ٹی اے اولیٰ، ایم ٹی اے ثانیہ، ایم ٹی اے العربیۃ، ایم ٹی اے افریقہ ایک اور ایم ٹی اے افریقہ دو، اور ان چینلز پر سترہ مختلف زبانوں میں رواں ترجمے کیے جا رہے ہیں جن میں انگریزی، عربی، فرنچ، جرمن، بنگلہ، سواحیلی، افریقن، انگریزی، انڈونیشین، ترکش، بلغارین، بوسنین، ملیالم، تامل اور رشین، پشتو، سپینش اور سندھی زبانیں شامل ہیں۔

اس وقت ایم ٹی اے کی نشریات تمام دنیا میں کل بارہ سیٹلائٹس پر دیکھی جا سکتی ہیں اور دنیا کا کوئی کونہ ایسا نہیں ہے جہاں اس روحانی مائدے کا فیض نہ پہنچ رہا ہو۔ اس سال پانچ سیٹلائٹس معاہدوں کی تجدید کی گئی جبکہ ایک نئے سیٹلائٹ کا معاہدہ کیا گیا ہے۔ برصغیر پاک و ہند اور بنگلہ دیش وغیرہ میں ایم ٹی اے کی نشریات ہائی ڈیفی نیشن (High Defination) میں بھی نشر ہو رہی ہے۔ ایم ٹی اے نیوز وغیرہ کے کام میں بھی وسعت پیدا ہوئی ہے اور اس طرح کافی ساری اس میں وسعت پیدا ہو چکی ہے۔

ایم ٹی اے افریقہ

ایم ٹی اے افریقہ کا 2016ء میں اجراء ہوا تھا اس پر روزانہ چوبیس گھنٹے مختلف لوکل زبانوں میں نشریات جاری ہیں اور کافی اس کی توسیع ہوئی ہے۔ آٹھ ممالک میں ایم ٹی اے افریقہ کی شاخیں باقاعدہ کام کر رہی ہیں اور لوکل زبانوں میں سواحیلی، یوروبا، ہاؤسا، چُوئی میں پروگرام تیار کیے جا رہے ہیں۔ دوران سال ان سٹوڈیوز میں 400 سے زائد پروگرام تیار کیے گئے۔ اسی طرح تنزانیہ میں نیا سٹوڈیو تعمیر ہوا۔ گھانا میں پہلے تعمیر ہو چکا ہے۔ جلسہ سالانہ قادیان کے موقع پر ایم ٹی اے افریقہ پر قادیان سٹوڈیو سے خصوصی لائیو نشریات چلائی گئی تھیں۔ جلسہ سالانہ یُوکے مشرقی اور مغربی افریقہ میں گیارہ چینلز کے ذریعہ نشر ہو رہا ہے اور اللہ کے فضل سے کافی ان میں کام ہوا ہے۔

بورکینا فاسو کے شہر
بوبو جلاسو میں ایم ٹی اے کا اجراء

بورکینا فاسو کے شہر بوبو جلاسو میں بھی ایم ٹی اے کا اجراء ہوا ہے اور وہاں خطبات کو جُولا زبان میں ترجمہ کر کے نشر کیا گیا ہے۔ ایم ٹی اے بوبو جلاسو ڈش کے ساتھ نہیں بلکہ انٹینا کے ساتھ ہے اور سو کلومیٹر کی ریڈئیس (Radius) میں دیکھا جاتا ہے۔ بارہ گھنٹے اس کی نشریات چلتی ہیں۔ ایم ٹی اے افریقہ کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیعتیں بھی ہوئی ہیں۔

ایم ٹی اے افریقہ کے ذریعہ بیعتیں۔
عوام و خواص میں نمایاں تبدیلی

مبلغ انچارج کیمرون لکھتے ہیں کہ شمالی کیمرون کے ریجن اڈماوا کے دار الحکومت گُوَونڈیرے (Ngaoundere) میں سے ایک شخص نے ہمارے مبلغ ابوبکر صاحب کو فون کیا کہ میرا نام سلیمان احمد و ہے۔ مَیں یہاں ایم ٹی اے ڈش کے ذریعہ دیکھتا ہوں۔ ایم ٹی اے العربیۃ اس علاقے میں بہت لوگ دیکھتے ہیں۔ آپ جب بھی ہمارے شہر آئیں تو مجھے ضرور ملیں۔ اس سال جب معلم ابوبکر صاحب اس شہر میں کیبل والوں کو ایم ٹی اے فیس دینے کے لئے گئے تو کیبل آپریٹر اُن کو سلیمان احمد و کے گھر لے گیا جس پر وہ بہت خوش ہوئے اور کہا کہ میں ایم ٹی اے کے ذریعہ جماعت کے عقائد جان چکا ہوں اور آج بیعت فارم فِل (Fill) کر کے احمدیت میں داخل ہوتا ہوں اور جماعت کو مسجد کے لئے جگہ بھی دی۔ سلیمان احمد و صاحب کے والد علاقے کے بہت بڑے عالم ہیں انہوں نے بھی بیعت کر کے جماعت میں شمولیت اختیار کی۔ انہوں نے کہا کہ میں خلیفہ وقت کے خطبات عربی اور فرنچ سُن کر فولانی میں ترجمہ کر کے ٹی وی پر نشر کرنا چاہتا ہوں۔ خدا تعالیٰ کے فضل

جلسہ سالانہ یو کے 2018ء دوسرے دن بعد دوپہر کے اجلاس کا روح پرور منظر (04/ اگست 2018ء)

سے اب لوکل ٹی وی چینل Canal Maroua کے ذریعہ سے فولانی زبان میں بھی خطبہ کا ترجمہ نشر ہوتا ہے۔ خدا کے فضل سے اب شمالی کیمرون کے چھ شہروں میں کیبل کے ذریعہ سے ایم ٹی اے افریقہ اور ایم ٹی اے العربیۃ دیکھے جا رہے ہیں اور تین شہروں میں لوکل ٹی وی چینل کے ذریعہ سے خطبات کا فولانی زبان میں ترجمہ نشر ہو رہا ہے۔

شمالی کیمرون کے تیسرے ریجن Extreme North کے کیپٹل مَرُوۃ میں بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے ایم ٹی اے افریقہ اور ایم ٹی اے العربیۃ کی نشریات کیبل سسٹم کے ذریعہ سے شروع ہو چکی ہیں۔ یہ کہتے ہیں جب ہمارے معلم ابو بکر صاحب وہاں پہنچے اور کیبل آپریٹر سے رابطہ کیا تو اس نے بتایا کہ میں یہاں پر کوئی بھی مذہبی چینل چیف امام اور پیرا ماؤنٹ چیف کی اجازت کے بغیر نہیں چلا سکتا۔ پہلے ہم نے پیرا ماؤنٹ چیف اور پھر چیف امام کے حکم پر اپنے کیبل سسٹم سے مشہور مسلم چینل TV Sunna اور پیس ٹی وی اور عیسائی چینل Emmanuel Tv ہٹا دیے ہیں کیونکہ وہ ایک دوسرے کو برا بھلا کہتے تھے اور لڑتے تھے۔ کیبل آپریٹر کہنے لگا کہ میں آپ کو پیرا ماؤنٹ چیف الحاجی ابو بکر صاحب کے پاس لے جاتا ہوں وہاں پر چیف امام اور دوسرے امام بھی موجود ہوں گے آپ ان سے بات کر لیں۔ جب پیرا ماؤنٹ چیف کے پَیلس میں پہنچے، محل پہنچے تو وہاں چیف امام اور دوسرے امام بھی موجود تھے۔ ان کے ساتھ سوال و جواب ہوتے رہے اور خاتم النبیین کے متعلق بھی کافی بحث ہوئی اور اس کے تسلی بخش جوابات دیے گئے۔ ان اماموں سے ایک امام نوح صاحب بولے کہ یہ جو کہہ رہے ہیں بالکل صحیح کہہ رہے ہیں۔ میں بھی ایم ٹی اے العربیۃ ڈش کے ذریعہ سے دیکھتا ہوں اور ایم ٹی اے پر ہر وقت آیت خاتم النبیین کی تلاوت ہو رہی ہوتی ہے۔ اگر جماعت احمدیہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتی تو یہ آیت کیوں ایم ٹی اے پر تلاوت کی جاتی ہے۔ اس پر سارے امام مطمئن ہو گئے اور یہ ساری کارروائی پیرا ماؤنٹ چیف کی موجودگی میں ہوئی۔ اس مجلس میں اماموں اور چیف کو جماعتی کاغذ دیے گئے جن پر جماعت کی خدمات کی اور میری تصاویر تھیں اس سے وہ بڑے متاثر ہوئے۔ پیرا ماؤنٹ چیف نے ایم ٹی اے افریقہ اور ایم ٹی اے العربیۃ کو کیبل پر نشر کرنے کی اجازت دے دی۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے پیرا ماؤنٹ چیف اپنی فیملی اور ہزاروں لوگوں کے ساتھ جماعت میں شامل ہو چکے ہیں۔ اب مَرُوۃ شہر میں کیبل پر ایم ٹی اے افریقہ اور عربیہ کے علاوہ فولانی زبان میں خطبات کا ترجمہ بھی نشر ہوتا ہے۔ اللہ کے فضل سے ایم ٹی اے العربیۃ اور افریقہ کے ذریعہ سے افریقہ میں بھی بہت ساری بیعتیں ہو رہی ہیں۔

حضور انور کے خطبات سے نمایاں تبدیلی، بیعتیں

خطبات کے ذریعہ سن کے بھی لوگ کافی بیعتیں کر رہے ہیں اور اللہ کے فضل سے خاص طور پر کیمرون اور فرنچ ملکوں میں اس ذریعہ سے یہاں کافی کام ہو رہا ہے۔

احمدیہ ریڈیو کے ذریعہ قبول احمدیت کے دلچسپ واقعات۔ نمایاں تبدیلی

احمدیہ ریڈیو کے ذریعہ سے بھی کافی تعداد میں بیعتیں ہو رہی ہیں۔

بینن کے ریجن بوہیکوں سے عارف محمود صاحب لکھتے ہیں کہ بوہیکوں ریجن میں دو ریڈیوز پر ہفتہ وار جماعتی تبلیغی پروگرام ہوتا ہے۔ وہاں ایک قریبی گاؤں توئے (Toue) سے تعلق رکھنے والے ایک دوست نے اپنے گاؤں کے لئے ہمیں دعوت دی۔ جب ہمارے معلم ان کے گاؤں پہنچے تو پتہ چلا کہ تقریباً تین سال قبل اس گاؤں میں کویت کی مدد سے ایک مسجد تعمیر ہوئی تھی اور فون کرنے والے دوست اس مسجد کے امام ہیں۔ جب انہیں تبلیغ شروع کی گئی تو کہنے لگے کہ ہم ریڈیو پر آپ لوگوں کی تبلیغ باقاعدگی سے پہلے ہی سنتے ہیں۔ آج تو ہم نے آپ کو اس لئے بلایا ہے کہ ہم بیعت کرنا چاہتے ہیں۔ وہ امام صاحب سمیت 65 افراد بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہو گئے۔

اسی طرح برکینا فاسو اور مختلف جگہوں کی رپورٹیں ہیں جہاں اللہ کے فضل سے ریڈیو اور ٹی وی سن کے لوگ بیعت کر کے شامل ہو رہے ہیں۔

تنزانیہ ایسٹ افریقہ ہے۔ مٹوارا ریجن میں احمدیہ ریڈیو 24 گھنٹے ٹیسٹ ٹرانسمیشن جاری ہے۔ ایک احمدی دوست عثمان اونگیلے صاحب نے بیان کیا کہ میں نے ایک آدمی کو جب احمدیہ ریڈیو سنتے دیکھا تو اس کو اپنا تعارف کروایا۔ اس پر یہ آدمی کہنے لگا کہ میں ہمیشہ یہی ریڈیو سنتا ہوں۔ دوسرے لوگ اس کو روکتے ہیں کہ کافروں کا ریڈیو ہے نہ سنا کرو۔ میں ان کو یہی جواب دیتا ہوں کہ اس ریڈیو میں نہ گانا بجانا ہے نہ میوزک ہے نہ دوسرا گند ہے۔ اس میں تو صرف قرآن، قصیدے اور اسلامی تعلیمات کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔ اگر یہ اسلام نہیں تو پھر ہر جگہ کفر ہی کفر ہے۔

دیگر ٹی وی اور ریڈیو پروگرام

ایم ٹی اے کے علاوہ جو دیگر ٹی وی پروگرام ہیں۔ 69 ممالک میں ٹی وی اور ریڈیو چینلز پر جماعت کا جو پیغام ہے وہ پہنچانے کی توفیق مل رہی ہے۔ اس سال دو ہزار تین سو بائیس ٹی وی پروگراموں کے ذریعہ دو ہزار تین سو چھپن گھنٹے وقت ملا۔

جماعتی ریڈیوز کے علاوہ مختلف ریڈیوز پر پندرہ ہزار چھ سو چوہتر گھنٹے پر مشتمل سولہ ہزار نوے پروگرام نشر کیے گئے۔ ٹی وی اور ریڈیو کے پروگراموں کے ذریعہ محتاط اندازے کے مطابق اکہتّر کروڑ اکتیس لاکھ سے زائد افراد تک پیغام پہنچا اور اس میں افریقہ وغیرہ کے زیادہ ممالک شامل ہیں۔

اخبارات میں جماعتی خبروں اور مضامین کی اشاعت

اخبارات میں جماعتی خبروں اور مضامین کی اشاعت بھی ہوئی۔ مجموعی طور پر چار ہزار سات سو اکاسی اخبارات نے تین ہزار تین سو چھبیس جماعتی مضامین آرٹیکل اور خبریں وغیرہ شائع کیں۔ ان اخبارات کے قارئین کی مجموعی تعداد تقریباً پینتالیس کروڑ سے زائد ہے۔

نائیجر سے مشنری لکھتے ہیں کہ نائیجر کے مشہور اخبار نائیجر ٹائمز میں میرے خطبہ کا فرنچ زبان میں خلاصہ بعنوان اسلام کے خلیفہ کی آواز سے شائع کرنا شروع کیا گیا ہے۔ اس کا بہت عمدہ رسپانس مل رہا ہے۔ اس اخبار کے ایڈیٹر نے جماعت کو خط لکھا کہ جماعت احمدیہ کے خلیفہ کے خطبہ کا خلاصہ اپنی اخبار میں شائع کرنا ہمارے لئے باعث عزت ہے۔ ہمارے اخبار کا یہ صفحہ بہت سراہا جاتا ہے۔ بہت سے قارئین نے ہمیں بتایا کہ اسلام کے خلیفہ درست اسلامی تعلیمات کی طرف ہماری رہنمائی کر رہے ہیں۔ ہم جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ روشنی پھیلانے کا یہ سفر ہم اکٹھے جاری رکھیں گے۔

مجلس نصرت جہاں

مجلس نصرت جہاں کے تحت اس وقت افریقہ کے بارہ ممالک میں چھتیس ہسپتال اور کلینک ہیں۔ ان ہسپتالوں میں بیالیس مرکزی اور تیرہ مقامی ڈاکٹر خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔ ہسپتالوں سے دوران سال پانچ لاکھ دس ہزار سے زائد مریضوں کا علاج کیا گیا۔ بہت سارے مستحقین کا فری علاج کیا گیا۔ بارہ ممالک میں ہمارے چھ سو چوراسی ہائر سیکنڈری سکول اور جونیئر سیکنڈری سکول اور پرائمری سکول کام کر رہے ہیں جس میں انیس مرکزی اساتذہ خدمت کر رہے ہیں۔ اور اس میں بھی غیر معمولی طور پر تبلیغ کا کام بھی ان کے ذریعہ سے ہو رہا ہے۔

فری میڈیکل کیمپس، خون کے عطیات اور آنکھوں کے فری آپریشنز

فری میڈیکل کیمپس بھی جاری ہیں۔ یہ بھی بڑا اچھا کردار ادا کر رہے ہیں۔ خون کے عطیہ کا بھی مختلف ملکوں نے کام شروع کیا ہوا ہے اور اللہ کے فضل سے اس کے بڑے اچھے نیک نتائج نکل رہے ہیں۔ آنکھوں کے فری آپریشنز بھی ہو رہے ہیں۔ کُل چودہ ہزار اکانوے افراد کے آپریشن کیے جا چکے ہیں۔ برکینا فاسو میں آٹھ ہزار ستہتّر، سب سے زیادہ کام یہاں ہو رہا ہے۔

انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدیہ آرکیٹکٹس اینڈ انجینئرز

انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدیہ آرکیٹکٹس کے ذریعہ سے بھی جو کام ہو رہا ہے اس میں واٹر فار لائف کے ذریعہ ہینڈ پمپ لگائے جا رہے ہیں۔ نلکے لگائے جا رہے ہیں۔ نائیجر کے علاقے، بینن کے علاقے میں بھی، بورکینا فاسو میں، تنزانیہ میں، زیمبیا میں اور کہتے ہیں اب تک کُل دو ہزار پانچ سو پمپ پندرہ ممالک میں لگائے جا چکے ہیں۔ اس کے علاوہ سات سولر واٹر پمپ بھی لگوائے گئے ہیں۔ اور اللہ کے فضل سے تعمیراتی پروجیکٹس بھی اس کے ذریعہ سے جاری ہیں جو وہاں کام کر رہے ہیں۔ مالی میں بھی بڑی خوبصورت مسجد ان کے زیر نگرانی بن رہی ہے۔

باقی آئندہ..............................

تعارف کتاب

''نورِ ہدایت''

نصیر احمد قمر۔ایڈیشنل وکیل الاشاعت (طباعت)

تعداد صفحات: 1200

شائع کردہ: اسلام انٹرنیشنل پبلیکیشنز

18/ مئی 1996ء کو ہیمبرگ (جرمنی) میں واقفینِ نَو بچوں اور بچیوں کی ایک کلاس حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے ساتھ منعقد ہوئی۔ اس کلاس کے دوران حضور رحمہ اللہ نے ان سے پوچھا کہ اذان کے بعد کی دعا کس کو آتی ہے توسوائے ایک آدھ کے کسی کو بھی یہ دعا یاد نہیں تھی اور اس کا ترجمہ بھی کسی کو نہیں آتا تھا۔حضور رحمہ اللہ نے اچھی طرح سمجھا کر اذان کے بعد کی دعا اور اس کا ترجمہ سکھایا اور تاکید فرمائی کہ آپ نظمیں یا دعائیں جو کچھ بھی یاد کریں اس کے ترجمہ و مفہوم کو بھی اچھی طرح یاد کریں۔ اسی تسلسل میں آپؒ نے یہ بھی فرمایا کہ

''بچوں کو خصوصیت سے اور بڑوں کو بھی وہ آیتیں یاد کرنی چاہئیں جن کی نمازوں میں تلاوت کرتا ہوں اور اکثر مَیں فجر، مغرب اور عشاء کی نمازوں میں بدل بدل کر تلاوت کرتا ہوں۔''

حضور رحمہ اللہ نے فرمایا کہ

''یہ آیتیں جو مَیں نے چُنی ہیں کسی مقصد کے لئے چُنی ہیں۔ اگر ان کا ترجمہ آتا ہو تو اس کا دل پر اثر پڑے گا۔ اگر مطلب نہ آتا ہو تو اس کا کوئی فائدہ نہیں۔''

اسی طرح حضور رحمہ اللہ نے تاکیدی ہدایت فرمائی کہ

''جو سورت تلاوت کریں اس کا ترجمہ ضرور آنا چاہیے۔ ترجمہ کو غور سے پڑھیں اور یاد کریں اور اتنا یاد کریں کہ اِدھر تلاوت ہو رہی ہو اور اُدھر آپ کے دل میں اس کا مضمون اتر رہا ہو حتیٰ کہ آپ کا دل قرآن کی عظمت سے بھر جائے۔''

(الفضل انٹرنیشنل 7 تا 13 جون 1996ء صفحہ 9)

اپریل 1997ء میں لجنہ اماءاللہ مقامی ربوہ نے حضور رحمہ اللہ کی نمازوں میں تلاوت فرمودہ آیات کو یکجا کر کے مع ترجمہ شائع کیا۔ 2015ء کے آخر پر انہوں نے اس کا دوسرا ایڈیشن تیار کیا جس کے آغاز میں ایک تحقیقی اور معلوماتی نوٹ بھی شامل کیا گیا جس میں اُن آیات وسُوَرِ قرآنی کی تفصیل درج کی گئی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ، حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ جہری تلاوت والی نمازوں میں تلاوت فرماتے تھے۔ اسی طرح جو آیات و سُوَر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نمازوں میں تلاوت فرماتے ہیں ان کی تفصیل بھی درج کی گئی۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے یہ تحقیقی نوٹ اس کتاب میں بھی شامل ہے۔ اس کے علاوہ امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت پر وہ تمام آیات وسُوَرِ قرآنی جن کی حضورِ انور ایدہ اللہ جہری تلاوت والی نمازوں (یعنی فجر، مغرب، عشاء اور جمعہ) میں تلاوت فرماتے ہیں ان کا عربی متن مع ترجمہ اور اسی طرح ان کی مختصر تشریح وتفسیر کو شامل کیا گیا ہے تا کہ افرادِ جماعت جب ان آیات وسُوَر کی تلاوت کریں یا سنیں تو ان کے مضامین بھی ان کے پیشِ نظر رہیں اور ان کے دل قرآن کی عظمت سے بھر جائیں۔

اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظلِّ کامل اور آپؐ کے عظیم روحانی فرزند حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس لئے مبعوث فرمایا کہ تا تعلیماتِ حقّہ قرآنی کو ہر قوم اور ہر ملک میں شائع اور رائج فرماوے۔حضورؑ فرماتے ہیں:

''خداوند تعالیٰ نے اس احقر العباد کو اس زمانہ میں پیدا کر کے اور صدہا نشانِ آسمانی اور خوارق غیبی اور معارف و حقائق مرحمت فرما کر اور صدہا دلائل عقلیہ قطعیہ پر علم بخش کر یہ ارادہ فرمایا ہے کہ تا تعلیماتِ حقّہ قرآنی کو ہر قوم اور ہر ملک میں شائع اور رائج فرماوے اور اپنی حجت ان پر پوری کرے۔''

(براہینِ احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد اوّل صفحہ 596 حاشیہ در حاشیہ نمبر 3)

اسی طرح آپؑ نے فرمایا:

''جاننا چاہئے کہ کھلا کھلا اعجاز قرآنِ شریف کا جو ہر ایک قوم اور ہر ایک اہلِ زبان پر روشن ہوسکتا ہے جس کو پیش کر کے ہم ہر ایک ملک کے آدمی کو خواہ ہندی ہو یا پارسی یا یوروپین یا امریکن یا کسی اور ملک کا ہو ملزم و ساکت و لاجواب کر سکتے ہیں، وہ غیر محدود معارف و حقائق و علوم حکمیہ قرآنیہ ہیں جو ہر زمانہ میں اُس زمانہ کی حاجت کے موافق کھلتے جاتے ہیں اور ہر ایک زمانہ کے خیالات کا مقابلہ کرنے کے لئے مسلّح سپاہیوں کی طرح کھڑے ہیں... کھلا کھلا اعجاز اس کا تو یہی ہے کہ وہ غیر محدود معارف و دقائق اپنے اندر رکھتا ہے۔ جو شخص قرآنِ شریف کے اس اعجاز کو نہیں مانتا وہ علم قرآن سے سخت بے نصیب ہے۔... قرآن شریف کے عجائبات کبھی ختم نہیں ہو سکتے اور جس طرح صحیفۂ فطرت کے عجائب و غرائب خواص کسی پہلے زمانہ تک ختم نہیں ہو چکے بلکہ جدید در جدید پیدا ہوتے جاتے ہیں یہی حال ان صُحُفِ مطہّرہ کا ہے تا خدائے تعالیٰ کے قول اور فعل میں مطابقت ثابت ہو۔''

اسی طرح فرمایا:

''قرآن شریف کے عجائبات اکثر بذریعہ الہام میرے پر کھلتے رہتے ہیں۔ اور اکثر ایسے ہوتے ہیں کہ تفسیروں میں ان کا نام و نشان نہیں پایا جاتا۔... یہ بھی یاد رکھیں کہ قرآن شریف کے ایک معنے کے ساتھ اگر دوسرے معنے بھی ہوں تو ان دونوں معنوں میں کوئی تناقض پیدا نہیں ہوتا اور نہ ہدایت قرآنی میں کوئی نقص عائد حال ہوتا ہے۔ بلکہ ایک نور کے ساتھ دوسرا نور مل کر عظمتِ فرقانی کی روشنی نمایاں طور پر دکھائی دیتی ہے۔ اور چونکہ زمانہ غیر محدود انقلابات کی وجہ سے غیر محدود خیالات کا بالطبع محرّک ہے لہٰذا اس کا نئے پیرایہ میں ہو کر جلوہ گر ہونا یا نئے نئے علوم کو بمنصّۂ ظہور لانا، نئے نئے بدعات اور محدثات کو دکھلانا ایک ضروری امر اس کے لئے پڑا ہوا ہے۔... قرآن بلا ریب غیر محدود معارف پر مشتمل ہے اور ہر یک زمانہ کی ضرورات لاحقہ کا کامل طور پر متکفّل ہے۔''

(ازالہٗ اوہام۔ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 255 تا 264)

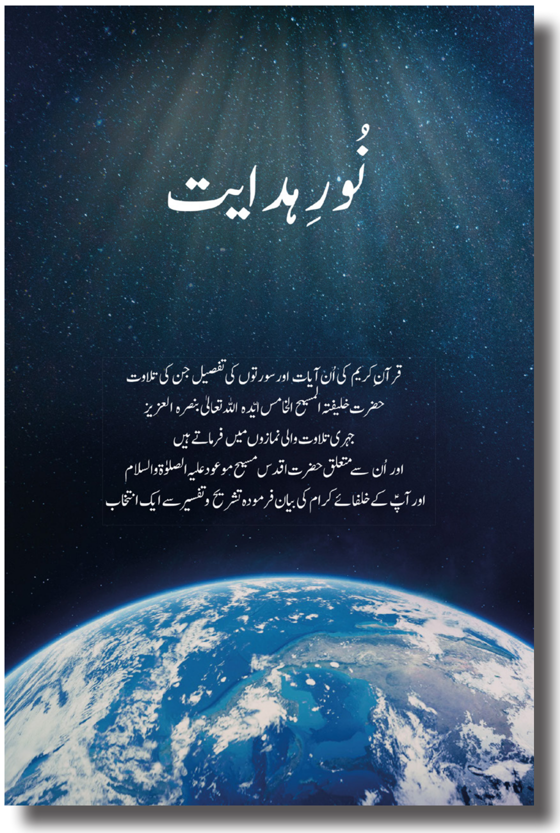

الغرض قرآن مجید اور احادیث نبویہ ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق تمکنتِ دین اسلام اور تعلیماتِ حقّہ قرآنی کی اشاعت وترویج کے لئے اِس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا۔چنانچہ آپؑ اور آپؑ کے بعد آپؑ کے خلفائے کرام ہی وہ مقدّس اور مبارک وجود ہیں جن کے ذریعہ سے تعلیمِ کتاب وحکمت اور اشاعتِ نورِ ہدایتِ قرآنی کا کام ساری دنیا میں جاری ہے۔ اس لئے ان آیات وسُوَرِ قرآنی کی تشریح وتفسیر کے لئے اِنہیں مطہّر و مقدّس وجودوں کی بیان فرمودہ تفاسیر سے استفادہ کیا گیا ہے۔حقائق و معارف قرآنی پر مشتمل جواہرات کے یہ خزانے اپنے حسن و رعنائی اور چمک دمک میں بے نظیر اور اپنی وسعت و گہرائی میں بیکراں اور لازوال اور لامتناہی ہیں۔ اور ضرورتِ زمانہ اور اقتضائے حال کے مطابق ان کا ظہور ہوتا چلا جاتا ہے۔ان پاک وجودوں کی بیان فرمودہ آسمانی اور نورانی تفسیر القرآن کے ہزارہا صفحات پر مشتمل مواد میں سے یہ انتخاب محض بطور نمونہ کے ہے۔

امید ہے کہ اس کا مطالعہ افرادِ جماعت کے دلوں میں نہ صرف قرآن کریم کی محبت اور اس کے عرفان میں اضافہ کا موجب ہو گا بلکہ ان کے اندر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفائے کرام کے فرمودات اور تحریرات کے بالاستیعاب مطالعہ اور تدبّرِ قرآن اور فہم وتعلیمِ قرآن کے لئے ایک ذوق اور شوق پیدا ہو گا اور وہ انوارِ قرآنی سے اپنے قلوب و اذہان اور اپنے وجودوں کو منوّر کر کے اس نورِ ہدایت کو آگے پھیلاتے ہوئے خیر الرُّسُل، خاتم الانبیاء حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس نہایت ہی مبشّر و مبارک نوید کا مصداق بننے کی ہر ممکن سعی کریں گے جس میں آپؐ نے اپنی اُمّت سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا تھا کہ خَیْرُکُمْ مَّنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَہٗ یعنی تم میں سے سب سے بہتر وہ ہے جو پہلے خود قرآن سیکھے اور پھر دوسروں کو بھی سکھائے۔

اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو۔

....

اس کتاب کے حصول کے لئے اپنے ملک کے مرکزی شعبہ اشاعت سے رابطہ فرمائیں۔

نیشنل سیکرٹریان اشاعت/امراء جماعت اپنے آرڈرز ایڈیشنل وکالت اشاعت (ترسیل) کو بھجوا سکتے ہیں۔

بقیہ: عائلی زندگی

..................از صفحہ نمبر 12

غمِ دنیا کی ہے دَوا غمِ عشق
دمِ عیسیٰ نہیں سوا دمِ عشق
بحرِ عالَم میں اک بپا کر دو
پیار کا غُلغُلہ، تلاطُمِ عشق

حضرت اقدس مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''میری تمام جماعت جو اس جگہ حاضر ہیں یا اپنے مقامات میں بود و باش رکھتے ہیں۔ اس وصیت کو توجہ سے سنیں کہ وہ جو اس سلسلہ میں داخل ہو کر میرے ساتھ تعلق ارادت اور مریدی کا رکھتے ہیں۔ اس سے غرض یہ ہے کہ تا وہ نیک چلنی اور نیک بختی اور تقویٰ کے اعلیٰ درجہ تک پہنچ جائیں۔ اور کوئی فساد اور شرارت اور بدچلنی ان کے نزدیک نہ آسکے۔ وہ پنجوقتہ نماز کے پابند ہوں۔ وہ جھوٹ نہ بولیں۔ وہ کسی کو زبان سے ایذا نہ دیں۔ وہ کسی قسم کی بدکاری کے مرتکب نہ ہوں۔ اور کسی شرارت اور ظلم اور فساد اور فتنہ کا خیال بھی دل میں نہ لاویں... اور خدا تعالیٰ کے پاک دل اور بے شر اور غریب مزاج بندے بن جائیں۔ اور کوئی زہریلا خمیر ان کے وجود میں نہ رہے... خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ تمہیں ایک ایسی جماعت بناوے کہ تم تمام دنیا کے لیے نیکی اور راستبازی کا نمونہ ٹھہرو ... سو تم ہوشیار ہو جاؤ اور واقعی نیک دل اور غریب مزاج اور راستباز بن جاؤ۔تم پنجوقتہ نماز اور اخلاقی حالت سے شناخت کیے جاؤ گے... اور میں جانتا ہوں کہ لوگ جو حقیقی طور پر میری جماعت میں داخل ہیں ان کے دل خدا تعالیٰ نے ایسے رکھے ہیں کہ وہ طبعاً بدی سے متنفّر اور نیکی سے پیار کرتے ہیں اور میں اُمید رکھتا ہوں کہ وہ اپنی زندگی کا بہت اچھا نمونہ لوگوں کے لیے ظاہر کریں۔'' (تبلیغ رسالت جلد 7 صفحہ 42 تا 45)

پس اے شمع احمدیت کے پروانو! آج روئے زمین پر آپ ہیں جو دنیا کے لیے نمونہ ہیں۔ آئیں آج ہم یہ عہد کریں ہم نے اپنی عائلی زندگی کو الفت و مودت سے مزین کرنا ہے۔ تمام رنجشیں، تمام کدورتیں بھول کر اپنے گھروں کو جنت کا نمونہ بنا دیں۔ ایسے بن جائیں کہ آسمان کے فرشتے ہم پر رشک کریں اور حضرت مسیح موعودؑ کی یہ دعا ہمارے حق میں بڑی شان کے ساتھ قبول و مقبول ہو کہ:

''اے میرے خدا مجھ سے ایسا راضی ہو جا کہ پھر کبھی ناراض نہ ہو اور اس طرح معاف فرما دے کہ بعد ازاں کوئی مواخذہ نہ ہو۔'' آمین ثم آمین

وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین

☆...☆...☆

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ: محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیر انتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

....

حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کا نشان (کانگڑہ کا زلزلہ 1905ء)

ماہنامہ ’’خالد‘‘ ربوہ جنوری 2012ء میں حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئیوں کے مطابق آپؑ کی زندگی میں ہی آنے والے اُس شدید زلزلہ کے حوالہ سے مکرم مبارک احمد منیر صاحب کے قلم سے مضمون شامل اشاعت ہے جس کا مرکز کانگڑہ میں تھا لیکن اس کی وجہ سے زیر زمین دو سو کلومیٹر لمبا شگاف پڑ گیا۔

1905ء میں آنے والے اس زلزلہ کی شدّت رِکٹر سکیل پر 8.0 تھی۔ اس کے نتیجہ میں ہندوؤں کا کانگڑہ میں کئی سو سال پرانا مندر بھی مکمل طور پر تباہ ہوگیا۔ مندر کی عمارت نہایت مضبوط تھی۔ پنجاب بھر میں جو تباہی پھیلی اُس میں مرنے والوں کا اندازہ پچیس ہزار اور مالی نقصان کا تخمینہ اربوں میں تھا۔

1903ء میں جب طاعون کی تباہی عروج پر تھی اور لاکھوں آدمی ہر سال اس قہری نشان کا شکار ہو رہے تھے۔ اُس وقت حضورؑ کو بار بار الہامات سے یہ خبر دی گئی کہ خدا تعالیٰ کا ایک اَور انذاری نشان زلزلے کی صورت میں ظاہر ہونے والا ہے۔ الحکم اور بدر میں 19/دسمبر 1903ء میں ہونے والا یہ رؤیا شاملِ اشاعت ہوا کہ ’’کوئی کہتا ہے زلزلے کا دھکّا‘‘۔ پھر آپؑ فرماتے ہیں: ’’بعد ازاں الہام ہوا...... یعنی اللہ تعالیٰ ضرر نہیں پہنچائے گا۔ اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے جو تقویٰ اختیار کریں اور جو نیکوکار ہوں۔ تُو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد دیکھے گا اور وہ بہکتے رہیں گے‘‘۔

(تذکرہ صفحہ 418)

یکم جون 1904ء کو الہام ہوا ’’عَفَتِ الدِّیَارُ مَحَلُّھَا وَ مُقَامُھَا یعنی عارضی رہائش کے مکانات بھی مِٹ جائیں گے اور مستقل رہائش کے بھی‘‘۔ اس کے ساتھ ہی الہام ہوا: ’’زلزلہ کا دھکّا‘‘۔ اس کے سات روز بعد پھر یہ الہام ہوا: ’’خدا تیرا دوست ہے اسی کے صلاح و مشورہ پر چل۔ عَفَتِ الدِّیَارُ مَحَلُّھَا وَ مُقَامُھَا، اِنِّی اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ‘‘۔ عربی الفاظ کا ترجمہ ہے: عارضی رہائش کے مکانات بھی مِٹ جائیں گے اور مستقل رہائش کے بھی۔ مَیں تمام اُن لوگوں کی جو اس گھر میں رہتے ہیں حفاظت کروں گا۔ (تذکرہ صفحہ 432-433)

27/فروری 1905ء کو حضور علیہ السلام نے کشف دیکھا کہ دردناک موتوں سے عجیب طرح پرشورِ قیامت برپا ہے۔ پھر زبان مبارک پر الہام جاری ہوا: ’’موتا موتی لگ رہی ہے‘‘۔ 3/اپریل 1905ء کو الہاماً بتایا گیا کہ ’’موت دروازے پر کھڑی ہے‘‘۔ اگلے ہی روز صبح سوا چھ بجے زمین زوردار جھٹکے کھانے لگی۔ جب زمین کسی قدر سکون میں آئی تو حضرت مسیح موعودؑ اپنے اہل خانہ کے ہمراہ باغ میں منتقل ہوگئے۔

اس زلزلے کے عینی شاہدین نے کانگڑہ میں تین منٹ کے اندر سارے شہر کی عمارتوں کو زمین بوس ہوتے ہوئے دیکھا۔ انگریز ڈپٹی کمشنر وارنگ مع فیملی، تحصیلدار رام داس اور نائب تحصیلدار نذیر حسین بھی شہر کے بیس ہزار مرنے والوں میں شامل تھے۔ شہر کے مندر اور شہر سے باہر قلعہ بھی ملبے کا ڈھیر بن گئے۔

ضلع کانگڑہ کا صدر مقام دھرم سالہ بھی مکمل طور پر تباہ ہوگیا۔ پورے شہر میں صرف ایک مکان سلامت بچا تھا۔ فوجیوں کی بیرکوں کی تباہی کے نتیجہ میں قریباً 90 فوجی بھی ہلاک ہوگئے۔ پولیس کے عملے میں صرف چار سپاہی زندہ بچے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے ہر احمدی کی معجزانہ حفاظت کی۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں: ’’دھرم سالہ میں ایک احمدی پر جھوٹا مقدمہ تھا۔ وہ اکثر حضرت مسیح موعودؑ کو دعا کے لئے لکھا کرتا تھا۔ اس زلزلے میں مدعی، مجسٹریٹ، وکیل سب دب کر مر گئے مگر اس احمدی کو کوئی نقصان نہیں پہنچا‘‘۔

اس زلزلے میں تحصیل پالم پور میں بھی بڑے پیمانے پر تباہی آئی اور تین ہزار افراد ہلاک ہوئے۔ کانگڑہ سے 35 میل دُور جوالا مکھی کا بہت پرانا مندر ہے۔ سال میں دو مرتبہ یہاں میلہ لگتا ہے۔ مندر میں کوئی بت نہیں ہے لیکن اس کی دیواروں کی دراڑوں سے شعلے نکلتے ہیں۔ سائنسی طور پر یہاں سے گیس کا اخراج ہوتا ہے جسے آگ لگانے پر وہ جلنے لگتی ہے۔ زلزلے سے قبل یہاں سے شعلے نکلنا بند ہوگئے تو لوگوں کو خیال آیا کہ دیوی ناراض ہوگئی ہے۔ چنانچہ 80 بکروں کی قربانی دی گئی۔ چند روز بعد شعلے پہلے سے بڑھ کر نکلنے لگے۔ عقیدت مند خوش ہوگئے لیکن ابھی یہ خوشی جاری تھی کہ زلزلہ سے مندر کا ایک حصہ منہدم ہوگیا جس کے نتیجہ میں کئی پجاری ہلاک ہوگئے۔ جوالا مکھی میں سب مکانات تباہ ہوئے اور چار سو افراد ہلاک ہوگئے۔

غرض یہ زلزلہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا عظیم الشان نشان ہے۔

☆...☆...☆

مسئلہ عاق اور ایک اعتراض کا جواب

1974ء میں پاکستان میں قومی اسمبلی کی کارروائی کے دوران یہ سوال بھی اٹھایا گیا تھا کہ ’مرزا صاحب (حضرت مسیح موعودؑ) نے اپنے بیٹے مرزا سلطان احمد کو عاق کر دیا اور دوسرے بیٹے مرزا فضل احمد سے بھی کہا کہ وہ اپنی بیوی کو طلاق دیں‘۔ ماہنامہ ’’انصاراللہ‘‘ ربوہ جنوری 2012ء میں مذکورہ اعتراض کے حوالہ سے مکرم حافظ مظفر احمد صاحب کا ایک تحقیقی جواب شامل اشاعت ہے۔

عاق کرنے سے مراد کسی کو حق ورثہ سے محروم کرنا ہے جو شرعاً جائز نہیں کیونکہ حقوق وراثت خود خدائے خبیر نے مقرر فرمائے ہیں اور قرآن شریف میں ان کی تفصیل بیان فرمادی ہے۔ چنانچہ کسی کو کلیۃً اس حق سے محروم کرنے یا کمی بیشی کرنے کا اختیار نہیں دیا گیا۔ چنانچہ جماعت احمدیہ کا یہی موقف تھا اور ہے۔ حضرت مرزا صاحب نے اپنے کسی بیٹے کو بھی عاق نہیں فرمایا۔ مرزا سلطان احمد صاحب نے تو حضورؑ کی زندگی میں ہی اپنے حصّہ کی نصف جائیداد حاصل کرلی تھی جبکہ مرزا فضل احمد صاحب حضورؑ کے حین حیات ہی لاولد فوت ہوگئے تھے اس لئے عاق کا سوال ہی پیدا نہیں ہوا۔

حضرت مسیح موعودؑ مامور من اللہ تھے جن کی صداقت کے لئے اللہ تعالیٰ نے بے شمار نشان دکھائے۔ زیر بحث نشان کا تعلق آپ کے خویش واقارب سے ہے جو اسلام سے نہ صرف دُور بلکہ اس کے مخالف تھے۔ سنّت مامورین کے مطابق ان رشتہ داروں کو قریب تر لانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو انذارِ اقربین کا یہ نشان عطا فرمایا کہ آپؑ اپنی چچازاد بہن کی بڑی بیٹی محمدی بیگم بنت مرزا احمد بیگ کے رشتہ کے لئے سلسلہ جنبانی کریں۔

دراصل مرزا احمد بیگ نے آپؑ کو ملنے والی ایک موروثی زمین کے حصّہ سے دستبرداری کا مطالبہ کیا تھا اور حضورؑ نے حسبِ منشائے الٰہی اس رشتہ کی شرط رکھی۔ آپؑ کی بہو (اہلیہ مرزا فضل احمد) مرزا احمد بیگ کی بھانجی جبکہ آپؑ کی تائی اُس کی بیوی کی بہن (یعنی محمدی بیگم کی خالہ) تھیں جنہوں نے آپؑ کے بڑے بیٹے مرزا سلطان احمد صاحب کو اپنا متبنّٰی بنایا ہوا تھا۔ اسی طرح احمد بیگ کے بڑے بھائی کی شادی حضورؑ کی ہمشیرہ سے ہوئی تھی۔

مرزا احمد بیگ نے اس حکم الٰہی کی تعمیل کی بجائے حضورؑ کے قریبی عزیزوں کو اپنے ساتھ ملاکر اپنی بیٹی کے دوسری جگہ جلد نکاح کی تجویز کی۔ اس پر حضرت اقدسؑ نے سنّت انبیاء کے مطابق خدائی پیشگوئی کو پورا کرنے کے لئے دعا کے ساتھ عملی تدبیر کے طور پر یہ اقدام کیا کہ اپنی عزیز اولاد کو اس مخالفتِ دینی سے روکنے اور اس کے مضمرات سے بچانے کے لئے بطور انذار ایک اشتہار تحریر فرمایا جس کا عنوان ’’اشتہار نصرت دین وقطع تعلق از اقارب مخالف دین‘‘ تھا۔ اس عنوان کے نیچے یہ معنی خیز عربی جملہ درج فرمایا: ’’عَلٰی مِلَّۃِ اِبْرَاھِیْمَ حَنِیْفًا‘‘۔ یعنی آپؑ کا یہ اقدام دین ابراہیمی کی پیروی میں ہے۔ حضرت ابراہیمؑ نے رؤیا میں اپنے بیٹے کو ذبح کرتے دیکھا تو خدا کی خاطر اسے ظاہری طور پر بھی پورا کرنے کیلئے تیار ہوگئے حالانکہ انسانی جان کی قربانی جائز نہیں۔

اس اشتہار میں حضورؑ نے واضح فرمایا کہ اگر لڑکی کا نکاح کر دیا گیا تو اُسی دن سے سلطان احمد عاق اور محروم الارث ہوگا اور اسی دن سے اس کی والدہ پر میری طرف سے طلاق ہے اور اس نکاح کی خبر ہونے پر اگر فضل احمد اپنی بیوی کو طلاق نہ دیوے تو پھر وہ بھی عاق اور محروم الارث ہوگا۔

اس اشتہار میں حق وراثت سے محروم کرنے کے انذار سے یہ خیال نہیں کرنا چاہئے کہ حضرت مسیح موعودؑ کے نزدیک ایسا کرنا جائز تھا۔ بلکہ اپنا مسلک جو آپؑ نے بیان فرمایا یہی تھا کہ حق وراثت برحق ہے اور کسی گناہ یا معصیت سے یہ حق باطل نہیں ہوتا۔ چنانچہ ایک دفعہ کسی فاسق عورت کے حق وراثت کے بارہ میں سوال کیا گیا تو حضورؑ نے فرمایا: اس کو شرعی حصہ ملنا چاہئے اور فاسق ہوجانے سے اس کا حق وراثت باطل نہیں ہوتا۔ باقی معاملہ اس کا خدا کے ساتھ ہے۔

رہا یہ سوال کہ پھر حضرت اقدسؑ نے ایسے ناجائز امر سے ڈرایا ہی کیوں؟ اس بارہ میں یاد رکھنا چاہئے کہ دلی ہمدردی اور نفع رسانی کی خاطر ایسا کرنا ناجائز نہیں۔ جیسے آنحضور ﷺ نے ایک موقع پر نماز عشاء میں پیچھے رہ جانے والوں کے متعلق یہ تنبیہ فرمائی کہ ’’مَیں نے ارادہ کیا کہ لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں اور پھر نماز کھڑی کرواکر کسی اَور شخص کو نماز پڑھانے کے لئے کہوں اور خود ان لوگوں کی طرف جاؤں جو نماز میں نہیں آئے اور اُن کے گھروں سمیت آگ لگا کر اُنہیں جلا ڈالوں۔

ہم جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اور آنحضور ﷺ نے آگ کا عذاب دینے سے اپنی اُمّت کو بطور خاص منع فرمایا لیکن خود ہمدردیٔ خلق کی خاطر اسی آگ سے انہیں ڈرایا ہے۔ مگر عملاً کبھی ایسا کرنا پسند نہیں فرمایا۔

حضور علیہ السلام کے انذار کے حوالہ سے حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں: وہ ایک خاص الہامی بات تھی جس کی وجہ سے قرآن کریم کے حکم وراثت کو منسوخ نہیں کرسکتے۔ دراصل حضرت مسیح موعودؑ کو اس سے ڈرانا مقصود تھا... کیونکہ سرکاری قانون اس قسم کا بنا ہوا ہے۔

جیسا کہ بعد کے واقعات سے ثابت ہے کہ اس انذار پر عملدرآمد کی کبھی نوبت نہیں آئی۔ چنانچہ حضرت امّاں جانؓ نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کو بتایا کہ تمہارے تایا (مرزا غلام قادر صاحب) جب لاولد فوت ہوگئے تو تمہاری تائی حضرت صاحب کے پاس روئیں اور کہا کہ اپنے بھائی کی جائیداد سلطان احمد کے نام بطور متبنّٰی کے کرادو، وہ ویسے بھی تمہاری ہے اور اس طرح بھی تمہاری رہے گی۔ چنانچہ تمہاری تائی کی خوشی کے لئے حضرت نے تمہارے تایا کی جائیداد مرزا سلطان احمد صاحب کے نام داخل خارج کرادی اور اپنے نام نہیں کرائی۔

اسی طرح مرزا فضل احمد صاحب کو جب حضورؑ کا عاق کرنے کا انذار کرنے والا خط ملا تو انہوں نے حضورؑ کی خدمت میں لکھا کہ میرا تو آپؑ کے ساتھ ہی تعلق ہے، ان کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ اس پر حضرت صاحب نے جواب دیا کہ اگر یہ درست ہے تو اپنی بیوی بنت مرزا علی شیر (جو کہ سخت مخالف تھی اور مرزا احمد بیگ کی بھانجی تھی) کو طلاق دے دو۔ مرزا فضل احمد نے فوراً طلاق نامہ لکھ کر آپؑ کو روانہ کر دیا۔

حضرت امّاں جانؓ فرماتی تھیں کہ باقی صفحہ نمبر 17 پر

ماہنامہ ’’احمدیہ گزٹ‘‘ کینیڈا جنوری 2012ء میں شامل اشاعت مکرم انصر رضا صاحب کی ایک نظم میں سے انتخاب درج ذیل ہے:

عکسِ خورشید لئے پھر سے زمانے آئے
ظلمتیں دُور ہوئیں دَور پرانے آئے
تھا جنہیں زُعم کہ ہستی کو مٹادیں گے مری
مٹ گئے خود کہ جو تھے مجھ کو مٹانے آئے
وہ جنہیں وسعتِ افلاک بھی کم پڑتی ہے
میرے محدود سے سینے میں سمانے آئے
مجھ سے ہوتا نہیں شکوہ نہ ہو داد و فریاد
کوئی تو ان کو مرے زخم دکھانے آئے
ایک مدّت سے ہے صحرا میں خموشی طاری
قیس جیسا کوئی اب بزم سجانے آئے

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

March 15, 2019 – March 21, 2019

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 3875 6040

Friday March 15, 2019

00:00	World News
00:20	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
00:55	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 12.
01:20	Reception At Maryam Mosque: Recorded on September 26, 2014.
02:25	In His Own Words: divine Manifestations
03:00	Spanish Service
03:30	Pushto Muzakarah
04:10	Quran Class: Surah Al Hajj, verses 50 - 65 by Khalifatul-Masih IV (ra). Rec. February 11, 1997.
05:35	Qur'an Sab Se Acha
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 13.
06:55	Beacon Of Truth: Recorded on March 18, 2018.
07:55	Attraction of Australia
08:25	Masih Hindustan Main: Programme no. 05.
09:10	Jamia Ahmadiyya UK Convocation: Recorded on December 13, 2014.
10:05	In His Own Words
10:35	Tours Of Hazrat Musleh Ma'ood
11:05	Deeni-O-Fiqahi Masail
11:45	Islam Ahmadiyya In America
12:10	Tilawat [R]
12:30	Live From Baitul Futuh Mosque
13:00	Live Friday Sermon
14:00	Live From Baitul Futuh Mosque
14:30	Shotter Shondhane
15:35	Qur'anic Archaeology: Programme no. 05.
16:30	Friday Sermon [R]
17:40	The Life Of Holy Prophet Muhammad (SAW)
18:00	World News
18:15	Tilawat
18:30	Beacon Of Truth
19:20	Jamia Ahmadiyya UK Convocation 2014[R]
20:05	Deeni-O-Fiqahi Masail [R]
20:50	In His Own Words [R]
21:30	Friday Sermon [R]
22:40	Attraction of Australia [R]
23:05	Masih Hindustan Main [R]

Saturday March 16, 2019

00:00	World News
00:30	Tilawat & Islam Ahmadiyya In America
01:15	Yassarnal Qur'an
01:35	Jamia Ahmadiyya UK Convocation 2014
02:25	In His Own Words
03:00	Beacon Of Truth
04:00	Friday Sermon
05:15	Hazrat Khalifatul-Masih I (ra): the first successor of the Promised Messiah (as).
05:25	Deeni-O-Fiqahi Masail
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:35	Al-Tarteel: Lesson no. 16.
07:00	Islami Mahino ka Ta'aruf
07:25	Open Forum
08:05	International Jama'at News
09:00	Friday Sermon: Recorded on March 15, 2019.
10:10	In His Own Words: 'Lecture Lahore'.
10:45	Bachon Ki Duniya: Programme 8.
11:15	Indonesian Service
12:15	Tilawat & Al-Tarteel [R]
13:00	Live Intikhab-e-Sukhan
14:05	Shotter Shondhane
15:15	Khazain-ul-Mahdi (as)
15:40	Hazrat Khalifatul Masih IV (ra): the fourth successor of the Promised Messiah (as).
17:30	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:20	Tilawat & Islami Mahino ka Ta'aruf
19:00	Open Forum [R]
19:30	Dua-e-Mustaja'ab [R]
20:00	Huzoor's (aba) Jalsa Salana Germany Concluding Address: Recorded on June 26, 2011.
21:00	International Jama'at News
21:55	Khazain-ul-Mahdi (as) [R]
22:30	Friday Sermon [R]
23:40	Bachon Ki Duniya [R]

Sunday March 17, 2019

00:00	World News
00:25	Tilawat & Dars-e-Hadith
01:00	Al-Tarteel
01:30	Huzoor's (aba) Jalsa Salana Germany Concluding Address 2011
02:30	In His Own Words
03:05	Islami Mahino ka Ta'aruf
03:25	Open Forum
04:00	Friday Sermon
05:10	Khazain-ul-Mahdi (as)
05:45	The Prophecy Of Khilafat
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:35	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 13.
07:00	Rah-e-Huda: Recorded on March 16, 2019.
08:35	Roots To Branches: Programme no. 06.
09:00	Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna And Nasirat: Rec. May 13, 2016.
10:00	In His Own Words
10:40	Aao Urdu Seekhain: Programme no. 06.
11:00	Indonesian Service
12:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
12:35	Yassarnal Qur'an
13:00	Friday Sermon: Recorded on March 15, 2019.
14:10	Shotter Shondhane:
15:10	Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna And Nasirat 2016 [R]
16:00	Aao Urdu Seekhain: Programme no. 06.
16:30	Ghazwat-e-Nabi (SAW): Programme no. 04.
17:30	Yassarnal Qur'an [R]
17:55	World News
18:10	Tilawat & Story Time: Programme no. 65.
19:00	Live Beacon Of Truth
20:00	Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna And Nasirat 2016 [R]
21:00	In His Own Words [R]
21:35	Ghazwat-e-Nabi (SAW) [R]
22:35	Friday Sermon [R]
23:45	Roots To Branches [R]

Monday March 18, 2019

00:10	World News
00:30	Tilawat & Dars-e-Hadith
01:05	Yassarnal Qur'an
01:30	Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna And Nasirat 2016
02:15	In His Own Words
02:55	Seekers Of Treasure
03:35	Ghazwat-e-Nabi (SAW)
04:35	Friday Sermon: Recorded on March 15, 2019.
05:40	Roots To Branches
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	Al-Tarteel: Lesson no. 16.
07:00	Rencontre Avec Les Francophones: Session no. 26. Recorded on April 6, 1998.
08:00	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood (as)
08:20	Malayalam Service: Programme no. 12.
08:50	Huzoor's (aba) Interview by LBC Radio: recorded on January 20, 2015.
09:25	In His Own Words: 'The Blessings Of Prayer'.
09:55	Qur'anic Archaeology: Programme no. 06.
10:30	Swahili Service: Programme no. 32.
11:00	Friday Sermon: Recorded on October 5, 2018.
12:05	Tilawat & Dars-e-Hadith
12:35	Al-Tarteel
13:00	Friday Sermon: Recorded on April 5, 2013.
14:10	Shotter Shondhane
15:15	Huzoor's Interview by LBC Radio [R]
16:00	In His Own Words [R]
16:30	International Jama'at News
17:20	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:15	Tilawat & Somali Service
19:15	Malayalam Service: Programme no. 12.
19:45	Ashab-e-Ahmad (as)
20:15	Huzoor's (aba) Interview by LBC Radio 2015 [R]
20:50	In His Own Words [R]
21:15	Tehrik-e-Waqfe Nau
21:40	Ashab-e-Ahmad (as) [R]
22:15	Qur'anic Archaeology: Programme no. 06.
22:40	Rencontre Avec Les Francophones [R]
23:45	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood (as) [R]

Tuesday March 19, 2019

00:05	World News
00:25	Tilawat & Dars-e-Hadith
01:00	Al-Tarteel
01:40	Huzoor's (aba) Interview by LBC Radio 2015
02:20	In His Own Words
02:45	Introduction To Waqf-e-Jadid
03:05	International Jama'at News
03:55	Rencontre Avec Les Francophones
05:05	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood (as)
05:30	Malayalam Service
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 14.
07:00	Liqa Maal Arab: recorded on July 09, 1996.
08:05	Story Time: Programme no. 66.
08:30	Attractions of Australia: Under the sea, Part 2.
09:00	Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna And Nasirat: Rec. May 13, 2016.
09:50	In His Own Words: 'Lecture Sialkot'.
10:25	Kasre Saleeb: Programme no. 19.
11:00	Indonesian Service
12:00	Tilawat & Dars-e-Hadith [R]
12:30	Yassarnal Qur'an [R]
13:00	Friday Sermon: Recorded on March 15, 2019.
14:00	Shotter Shondhane
15:00	Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna And Nasirat 2016[R]
15:55	In His Own Words [R]
16:30	Beacon Of Truth
17:30	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	World News
18:20	Tilawat
18:35	Rah-e-Huda
20:05	Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna And Nasirat 2016[R]
21:00	In His Own Words [R]
21:35	Kasre Saleeb [R]
22:25	Liqa Maal Arab [R]
23:40	Coming of the Messiah(as) - The True Concept: Is Jesus(as) still alive in heaven? Or has he (as) already returned? We briefly explain the true concept of the Messiah(as).

Wednesday March 20, 2019

00:00	World News
00:20	Tilawat & Dars-e-Hadith
01:00	Yassarnal Qur'an
01:30	Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna And Nasirat 2016
02:20	In His Own Words
03:00	Beacon Of Truth
04:00	Liqa Maal Arab: Session no. 182.
05:15	Love Of Khilafat
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	Al-Tarteel: Lesson no. 16.
07:00	Question and Answer Session: Recorded on September 7, 1991.
07:55	Bachon Ki Dunya: Programme 8.
09:00	Huzoor's (aba) Jalsa UK Ladies Address: Rec. July 23, 2011.
10:05	Masjid-e-Aqsa Qadian
10:20	Deeni-O-Fiqahi Masail
10:55	Indonesian Service
12:00	Tilawat & Dars-e-Hadith [R]
12:30	Al-Tarteel [R]
13:00	Friday Sermon: Recorded on March 15, 2019.
14:05	Shotter Shondhane: Rec. February 3, 2019.
15:10	Jalsa Salana UK Address [R]
16:20	Bachon Ki Dunya [R]
17:30	Al-Tarteel [R]
18:00	World News & Tilawat
18:40	French Service: Programme no. 11.
19:30	Deeni-O-Fiqahi Masail [R]
20:05	Jalsa Salana UK Ladies Address 2011
21:20	Khilafat Centenary Mosha'airah
22:30	Question and Answer Session [R]
23:25	Living Witness for Allah

Thursday March 21, 2019

00:00	World News
00:20	Tilawat & Dars-e-Hadith & Al-Tarteel
01:30	Jalsa Salana UK Ladies Address 2011
02:35	Masjid-e-Aqsa Qadian
02:55	Qisas-ul-Ambiyaa
04:00	Question and Answer Session
04:55	Bachon Ki Dunya
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:35	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 14.
07:00	Quran Class: recorded on February 24, 1997.
08:05	Islamic Jurisprudence
09:00	Humanity First Conference Rec. January 24, 2015.
09:50	In His Own Words & Ashab-e-Ahmad
11:00	Japanese Service: Programme no. 06.
11:30	Hazrat Masih Nasri Ka Asal Pegham
12:00	Tilawat & Dars-e-Hadith [R]
12:35	Yassarnal Qur'an [R]
13:00	Friday Sermon: Recorded on March 15, 2019.
14:05	Islamic Jurisprudence [R]
15:00	In His Own Words [R]
15:35	Persian Service: Programme no. 80.
16:05	Friday Sermon [R]
17:10	Qur'an Sab Se Acha & Yassarnal Qur'an [R]
18:00	World News
18:15	Tilawat & Ashab-e-Ahmad & Open Forum
19:30	Hazrat Masih Nasri Ka Asal Pegham
20:00	Friday Sermon [R]
21:05	In His Own Words & Qur'an Sab Se Acha [R]
22:20	Quran Class [R]

Please note MTA2 will be showing French service at 16:00, German service at 17:00 (GMT) & LIVE Turkish Service will be shown at 18:30 (Saturdays only).

Translations for Huzoor's (may Allah be his Helper) Programmes are available.
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:info@alfazlintl.org

Vol 26 Friday 15 March 2019 Issue No. 11

2017-2018ء میں اللہ تعالیٰ کے جماعت احمدیہ پر نازل ہونے والے بے انتہا فضلوں اور نصرت و تائید کے عظیم الشان نشانات میں سے بعض کا ایمان افروز تذکرہ

82 ممالک میں 488 نئی لائبریریز کا قیام، 63 زبانوں میں ڈیڑھ کروڑ سے زائد مختلف کتب، پمفلٹ اور فولڈرز وغیرہ کی طباعت،

سوا کروڑ سے زائد لیف لیٹس کے ذریعہ اڑھائی کروڑ سے زائد افراد تک احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے پیغام کی تبلیغ

لندن سے ہفتہ وار 'الحکم' (انگریزی) کا اجراء

دنیا بھر میں اسلام کے پُرامن اور حقیقی پیغام کی اشاعت کے لئے ایم ٹی اے کی بے مثال خدمات کا تذکرہ

جماعت احمدیہ برطانیہ کے جلسہ سالانہ کے موقع پر 04/ اگست 2018ء بروز ہفتہ (بعد دوپہر کے اجلاس میں)
امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا حدیقۃ المہدی (آلٹن) میں خطاب

(اس خطاب کا متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

قسط نمبر 2

وکالت اشاعت (طباعت)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال 123 ممالک سے موصولہ رپورٹ کے مطابق 784 مختلف کتب، پمفلٹ اور فولڈرز وغیرہ 63 زبانوں میں ایک کروڑ 62 لاکھ 16 ہزار 407 کی تعداد میں طبع ہوئے۔

وکالت اشاعت (ترسیل)

وکالت اشاعت ترسیل کا کام ہے۔ یہ میں نے نئی قائم کی تھی کہ جو جماعتی لٹریچر مختلف ممالک میں چھپتا ہے اس کی ترسیل ہو اور اس کا نکاس بھی آگے ہوتا کہ پھر زیادہ سے زیادہ کتابیں بکیں اور لوگوں تک پہنچیں۔ باون مختلف زبانوں میں تین لاکھ پانچ سو سے زائد کتب دنیا کے مختلف ممالک کو بھجوائی گئیں۔ ان کتب کی کل مالیت چار لاکھ پچاس ہزار ہے۔ مالیت سے ہمیں غرض نہیں اصل چیز یہ ہے کہ بھجوائی جائیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس میں اضافہ ہو رہا ہے۔

قادیان سے بیرون ممالک کو کتب کی ترسیل

قادیان سے بھی بیرونی ممالک کو کتب کی ترسیل ہوتی ہے۔ دوران سال قادیان سے بیرونی ممالک کی لائبریریز اور دیگر ضروریات کے لئے اڑتالیس ہزار سے زائد کتب بھجوائی گئیں۔ اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھا پریس ہے جو وہاں سے شائع کر کے اچھی کمائی کر رہا ہے۔

جماعتوں کے ذریعہ فری لٹریچر کی تقسیم

مختلف ممالک میں فری لٹریچر کی جو تقسیم ہوئی ان میں مختلف عناوین پر مشتمل چھ ہزار چار سو باون کتب فولڈرز اور پمفلٹس اٹھاون لاکھ انہتر ہزار پانچ سو بانوے کی تعداد میں مفت تقسیم کیے گئے۔ اس طرح کل ایک کروڑ 42 لاکھ ستائیس ہزار آٹھ سو ترانوے افراد تک پیغام پہنچایا گیا۔

جماعتوں میں ریجنل اور مرکزی لائبریری کے قیام

جماعتوں میں ریجنل اور مرکزی لائبریری کے قیام کے لئے دنیا کے بیاسی ممالک کی آمدہ رپورٹ کے مطابق 488 سے زائد ریجنل اور مرکزی لائبریریوں کا مختلف جماعتوں میں قیام ہو چکا ہے۔

نمائشیں، بک سٹالز، بک فیئرز

نمائشیں اور بک سٹالز اور بک فیئرز۔ اس سال مختلف ممالک میں بکثرت قرآن مجید اور جماعتی لٹریچر کی نمائشوں کا اہتمام کیا گیا۔ موصولہ رپورٹس کے مطابق 6967 نمائشوں کے ذریعہ اڑتیس لاکھ پچاسی ہزار 367 افراد تک اسلام احمدیت کا پیغام پہنچا۔ اس کے علاوہ پندرہ ہزار پچیس (15025) بک سٹالز اور بک فیئرز کے ذریعہ 41 لاکھ 93 ہزار 994 افراد تک پیغام پہنچانے کی توفیق ملی۔

نمائشوں کے حوالے سے واقعات اور تاثرات

امیر صاحب فرانس لکھتے ہیں کہ ایک فرنچ خاتون قرآن کریم کی نمائش پر آئی۔ کہنے لگی کہ کیا میں قرآن کریم کو ہاتھ لگا سکتی ہوں؟ میرے بعض مسلمان جاننے والے کہتے ہیں کہ کوئی بھی غیر مسلم قرآن کریم کو ہاتھ نہیں لگا سکتا۔ اس پر میں نے کہا کہ اگر ہاتھ نہیں لگائیں گے تو پڑھیں گے کیسے۔ ہم تو چاہتے ہیں کہ آپ لوگ قرآن کریم کا خود مطالعہ کریں۔ عورت بہت حیران ہوئی اور قرآن کریم کا نسخہ خرید کر لے گئی۔

امیر صاحب آسٹریلیا لکھتے ہیں کہ ایک مسلمان نے ہماری قرآن کریم کی نمائش میں اپنے کومینٹس (Comments) میں لکھا کہ آپ لوگ مسلمان نہیں ہیں اور عام لوگوں کو دھوکہ دے رہے ہیں۔ پاکستان میں آپ لوگوں کو غیر مسلم قرار دیا ہے۔ تم لوگ اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہہ سکتے کیونکہ تم لوگ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی نہیں مانتے اور یہ کہتے ہو کہ وحی کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ چنانچہ ان کے اس کومنٹ (Comment) پر ایک غیر از جماعت مہمان نے Comments Book میں یہ بھی جواب لکھا کہ تمام مذاہب ایک ہیں۔ یہ تمام کائنات ایک ہی ہے۔ اسی طرح احمدیت اور دیگر تمام مذاہب سب ایک لافانی ذات کی طرف سے ہیں۔ ہمیں اس بات کا ادراک ہونا چاہیے کہ ہم سب اُس ایک ذات ایک خدا کے بندے ہیں بالکل اسی طرح جس طرح ہم مختلف یونیورسٹیز میں جا سکتے ہیں اور ایک ہی ڈگری حاصل کر سکتے ہیں۔ اسی طرح پر ہم اپنے مذاہب پر عمل کر کے خدا کی شناخت کر سکتے ہیں۔ چنانچہ اپنے طور پر اس نے خود ہی اس کا جواب دے دیا۔

بُک سٹالز اور بُک فیئرز کے حوالے سے ایمان افروز واقعات

بک سٹالز اور بک فیئرز کے حوالے سے بعض واقعات ہیں۔ آسٹریا کے مبلغ لکھتے ہیں کہ یہاں بک فیئرز میں جماعت نے اپنی کتب کا سٹال لگایا۔ سینکڑوں لوگوں نے وزٹ کیا۔ ایک خاتون جماعت کی تعلیم سے متاثر ہو کے کہنے لگی کہ اب تو میں اپنے حلقہ احباب میں صرف احمدیہ احمدیہ ہی کہوں گی اور آپ کی جماعت کا تعارف ہر ایک جاننے والے کو کراؤں گی۔

سپین میں بک سٹالز پر انڈیا کے دوست آئے ہوئے تھے۔ کہنے لگے کہ آپ لوگ تو دھرم لُوٹ لیں گے۔ میں کئی ملکوں میں گیا ہوں لیکن کہیں بھی کوئی مسلمان بات کرنے تک راضی نہیں لیکن احمدیوں کے رویّوں سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ آپ لوگ واقعی بہت پیار کرنے والے لوگ ہیں۔ اگر ہر مسلمان آپ جیسا ہو جائے تو مذہبی جھگڑے ہی ختم ہو جائیں۔

اسی طرح اور بہت سارے واقعات ہیں۔

مختلف ممالک میں مقامی طور پر جماعتی رسالوں کی اشاعت

مختلف ممالک میں مقامی طور پر جماعتی رسالوں کی اشاعت۔ اس سال 123 ممالک سے موصول ہونے والی رپورٹ کے مطابق دنیا بھر میں جماعتوں اور ذیلی تنظیموں کے تحت 26 زبانوں میں 103 تعلیمی تربیتی اور معلوماتی مضامین پر مشتمل رسائل و جرائد مقامی طور پر شائع کیے جا رہے ہیں۔

باقی صفحہ نمبر 18 پر